قرآن کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

1 ۔ قرآن میں اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

قرآن میں محمد لفظ مُنَوَّن ہے لفظ نِدا نہیں ہے

قرآن میں لفظ
محمد اسم معرفہ
ہے
لفظ محمد صیغہ
غائب میں ہے
صیغہ حال میں
نہیں

حرفِ نِدا جیسے

اَے شعیب ،اَے موسیٰ ،اَے ھارون کی بہن ،اَے یحییٰ ،اَے زکریا ،اَے مریم ،اَے عیسیٰ

قرآن میں حرفِ نِدا جیسے

سورۃ الاعراف ،آیت 88 میں (يَا شُعَيْبُ)

القصص ،آیت 19 (يَا مُوْسٰٓى) مریم ،آیت 12 (يَا يَحْيٰى) مریم ،آیت 7 (يَا زَكَرِيَّآ) آل عمران ،آیت 43/42 (يَا مَرْيَمُ) آل عمران ،آیت 55 (يَا عِيسٰٓى)

سورۃ الاعراف

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ

قَرْيَتِنَـآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِىْ مِلَّتِنَا ۚ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا
كَارِهِيْنَ (88)

سورة القصص

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّـذِىْ هُوَ عَدُوٌّ
لَّـهُمَاۙ قَالَ يَا مُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا
قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ
تَكُـوْنَ
جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُـوْنَ مِنَ
الْمُصْلِحِيْنَ (19)

سورة مريم

يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَّاٰتَيْنَاهُ الْحُكْمَ
صَبِيًّا (12)

سورة مريم

يَا زَكَرِيَّـآ اِنَّا نُـبَشِّرُكَ بِغُلَامِ ۨ اسْمُهٗ
يَحْيٰىۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّـهٗ مِنْ قَبْلُ سَـمِيًّا (7)

سورة آل عمران

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَآءِ
(42) الْعَالَمِيْنَ

سورة آل عمران

يَا مَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ
(43) الرَّاكِعِيْنَ

سورة آل عمران

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ
اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا
(55) كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

قرآن میں اسلام کے نبی
محمد کا نام صرف چار مرتبہ
آیا ہے
جبکہ قرآن میں عیسیٰ اور
موسیٰ کا نام بے انتہا بار آیا
ہے

سورۃ آل عمران آیت 144، سورۃ

الاحزاب آیت 40 ،سورۃ محمد آیت 2 اور

سورۃ الفتح آیت 29

سورۃ آل عمران

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ ۚ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

يَّضُرَّ اللّٰـهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِى اللّٰـهُ الشَّاكِرِيْنَ (144)

سورة الاحزاب

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰـهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰـهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا (40)

سورة محمد

وَالَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاٰمَنُـوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِـمْ ۙ كَفَّرَ عَنْـهُـمْ سَيِّئَاتِـهِـمْ وَاَصْلَحَ بَالَـهُمْ (2)

سورة الفتح

مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ ۚ وَالَّـذِيْنَ مَعَهٝٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَـهُـمْ ۖ تَـرَاهُـمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰـهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ

ذٰلِكَ مَثَلُـهُـمْ فِى التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُـهُـمْ فِى
الْاِنْجِيْلِۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ
بِـهِـمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّـٰهُ الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْـهُـمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِيْمًا (29)

پورے قرآن میں اسلام کے نبی محمد کو کہیں نبی نہیں کہا گیا ہے

صرف رسول کہا گیا ہے

قرآن، سورة، محمد آیت 2 میں نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ آیا ہے

لیکن یہاں علماء نے نُزِّلَ ہونے کا غلط مطلب لیا ہے

جیسے سورة الحدید آیت 25 میں وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ آیا ہے

سورۃ، محمد

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (2)

سورة الحدید

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ (25)

سورة الحدید آیت 25 کا یہ مطلب نہیں ہے کہ

چودہ سو سال پہلے لُوہا، جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے تھے

لُوہا، زمین کی مِٹّی میں اربوں سال سے موجود ہے

33 سو سال پہلے سے انسان لوہے کا اوزار بنانا شروع کر دیا تھا

سورة الحديد

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّـٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٝ وَرُسُلَـهٝ بِالْغَيْبِ ۚ اِنَّ اللّـٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ (25)

جیسے سورۃ الزمر میں لفظ
(وَاَنْزَلَ) آیا ہے
اِس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ
جبرائیل علیہ السلام آسمان سے
نازل ہو کے
ہر ماں کے رحم میں بچّوں کے
ولادت میں
ہمیشہ دخل اندازی کرتے رہتے ہیں
قرآن، سورۃ الزمر میں
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْـهَا
زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ
اَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ
خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ

ذٰلِكُمُ اللّٰـهُ رَبُّكُمْ لَـهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا
هُوَ ؕ فَاَنّٰـى تُصْرَفُـوْنَ 6/29

اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا
کیا پھر اس نے اس سے اس کی
بیوی بنائی اور تمہارے لیے آٹھ نر
اور مادہ چارپایوں کے پیدا کیے،
وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں
میں ایک کیفیت کے بعد دوسری
کیفیت پر تین اندھیروں میں بناتا
ہے، یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی
بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی
معبود نہیں پس تم کہاں پھرے جا
رہے ہو

سورة ،الاحزاب آیت 40 میں لفظ

'خَاتَمَ، آیا ہے. نا کہ لفظ' خاتِم،

علماء نے قرآن کا 1968 میں

جھوٹا ترجمہ کیا ہے

سورة، الاحزاب

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّـٰهِ وَخَاتَـمَ النَّبِيِّيْنَ ۗ وَكَانَ اللّـٰهُ
بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا (40)

قرآن، سورة، الاحزاب، آیت 40

میں خَاتَمَ کے معنی ہوتے ہیں

انگوٹھی، مُہر، اسٹیمپ ،تصدیق

کرنا ،اِنڈوز کرنا ناکہ نبوت ختم

کرنے کی بات ہو رہی ہے

سورة ،الاحزاب آیت 40 کے بارے میں
علماء ایک واقعہ فِٹ کر دیتے ہیں کہ
جب رسول اللہ نے حضرت زینب سے
نکاح کر لیا تو کفار اور منافقین یہ
کہنے لگے کہ

محمد نے اپنے بیٹے کی بیوی سے
نکاح کرلیا ہے

جبکہ یہ جھوٹ ہے

اِس آیت میں ماضی کی بات ہو رہی ہے
حال کی نہیں

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّـٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۗ وَكَانَ اللّـٰهُ
بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا (40)

پورے قرآن میں اسلام کے
نبی 'محمد، کو کہیں نہیں لکھا
ہے کہ

میں نے' محمد، کو قرآن دیا

یا میں نے 'محمد، کو کتاب
دیا

جیسے سورۃ ،المائدہ آیت 46
میں قرآن کا اللّٰہَ کہتا ہے کہ
میں نے عیسیٰ کو انجیل دی

سورۃ ،الانعام آیت 154 میں قرآن کا
اللّٰہَ کہتا ہے کہ
میں نے موسیٰ کو کتاب دی

سورۃ ،المائدہ

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَاٰتَيْنَاهُ
الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ
(46)

سورۃ، الانعام

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیٓ
اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَرَحْمَةً
(154) لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ

سورۃ، آل عمران آیت 144 میں علماء نے لکھا ہے کہ
یہ آیت جنگ اُحد کے بعد آئی

پہلی بات جنگ اُحد افسانہ ہے

دوسری بات اگر کسی مار پیٹ میں جو بھی یہاں قیادت کر رہا

تھا۔ یہ اُس کا ٹائٹل (محمد) ہے نہ کہ اسلام کے نبی محمد

سورۃ، آلِ عمران

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِـهِ الرُّسُلُ ۚ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُـمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (144)

دوسری بات قدیم عرب میں قبیلے کے سرداروں کو محمد بھی بولا جاتا تھا

ایسے بھی ثبوت محکمہ آثار قدیمہ کو دستیاب ہو چکے ہیں

تیسری بات

قرآن کے جدید محققین اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ

قرآن شام میں لکھا گیا ہے. نا کہ سعودی عرب میں

چوتھی بات

ملک شام میں بارہ سو سال پہلے عیسائیوں کی انجیل میں
عیسیٰ کو محمد جیسا لکھا جاتا تھا

پانچویں بات

قدیم شامی زبان میں جس زبان میں قدیم قرآن لکھے ملیں ہیں.
اُسی زبان میں شام کے لوقا کی انجیل، سورۃ دو ،آیت 21 میں
عیسیٰ کو ہوبہو محمد لکھا موجود ہے

JESUS

Hebrew	יֵשׁוּעַ	Yeshua	Nehemiah 8:17
Greek	Ἰεσοῦς	Iesous	Matthew 4:17
Latin	Iesus	Iesus	Mark 1:9
Syriac	ܝܶܫܽܘܥ	Yeshua	Luke 2:21
Arabic	يَسُوعَ	Yasu'a	John 1:29

سورۃ آل عمران آیت 144 میں
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَّسُوْلٌ میں محمد ایک
ٹائٹل ہے نا کہ۔ کوئی محمد نامی
شخص

جیسے وزیراعظم، وزیر خارجہ ،وزیر داخلہ وغیرہ ،وغیرہ

خلاصہ

گویا کہ بارہ سو سال پہلے شامی زبان کی انجیل میں محمد جیسے لکھے عیسیٰ کے نام پر ہی اسلام کا کھیل، کھیلا گیا

اسلام کے نبی محمد حقیقت میں عیسائیوں کے عیسیٰ، علیہ السلام ہیں

میرے مضمون
کا قطعاً یہ
مطلب نہیں ہے
کہ میں نے
عیسیٰ کو
تاریخی شخیت
تسلیم کر لیا ہے

میں نے صرف
اور صرف اسلام
کے نبی محمد
کی قرآن میں
حقیقت مسلمانوں
کے سامنے لائی
ہے

2 - اسلامی کُتب

میں درج رسول اللّٰہؑ اور صحابہ کرام کے ٹوٹل 28 قرآن ایسے غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ

حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن جمع کر کے کتابی شکل دینے کی تجویز پیش کی.

اس لئے کہ مختلف جنگوں میں بہت سے صحابہ کرام ہلاک ہو چکے تھے.

خاص طور پر جنگ یمامہ میں تقریباً پانچ سو صحابہ کرام ہلاک ہو گئے تھے
حضرت ابو بکر صدیق نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ

جو کام اللّٰہَ کے رسول نے خود نہیں کیا، وہ کام ہم نہیں کریں گے.

لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دباؤ میں حضرت ابو بکر صدیق کو حضرت عمر کی بات، ماننی پڑی

حضرت ابوبکر نے کاتبین وحی رسول اللّٰہَ حضرت زید بن ثابت کو بلوا کر ذمہ داری سونپنی چاہی

لیکن حضرت زید بن ثابت تیار نہیں ہوئے کہ جو کام رسول اللّٰہَ نے خود نہیں کیا

وہ کام ہم نہیں کریں گے

لیکن حضرت ابوبکر صدیق کی طرح

حضرت عمر کی بات زید بن ثابت کو ماننی پڑی

حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن جمع کرنے کے لئے بہت سے صحابہ کرام کو منتخب کیا جس کی سربراہی حضرت زید بن ثابت کر رہے تھے

اُبی بن کعب ،عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی بھی اپنا، اپنا قرآن خود لکھ رہے تھے

پہلی بار جمع قرآن

دور خلافت حضرت ابو
بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ہوا

دوسری بار جمع قرآن

حضرت عثمان غنی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں
جب ضرورت پڑی

حضرت ابی بن کعب
کا انتقال ہو گیا تھا

اُبئی بن کعب کاتبین وہی
رسول اللّٰہَ میں سے ہیں.
ایک دفعہ اللّٰہَ کے
رسول سے پوچھ لیا تھا
کی کیا اللّٰہَ نے کہا ہے.
ہم سے لکھوانے کے
لئے
رسول اللّٰہَ نے جواب دیا
کہ اللّٰہَ نے نام لے کر
کہا ہے (بخاری)

عبداللہ بن مسعود نے اپنا
قرآن دیا نہیں
حضرت علی کا قرآن
عثمان غنی نے لیا نہیں
جو قرآن حضرت ابو بکر
صدیق نے لکھوایا تھا۔
حضرت ابوبکر صدیق کے
انتقال کے بعد حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے پاس تھا۔ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے انتقال کے بعد
اُن کی صاحبزادی، اُم
المومنین حضرت حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس تھا۔ حضرت حفصہ
کے یہاں سے وہ قرآن
منگوا کر سات قرآن نقل
کرائے گئے

ایک قرآن خلیفہ، حضرت
عثمان غنی نے اپنے
پاس رکھّا، باقی ایک،
ایک قرآن ملکوں اور
صوبوں کے گورنروں کو
بھیجا گی
مکّہ اور مدینہ، عراق
کے کوفہ اور بصرہ ،شام
کا دارالخلافہ، دمشق اور
مصر کا دارالخلافہ فسطاط

باقی تمام قرآنوں کو حضرت عثمان غنی نے جلانے کا حکم دے دیا

تیسری بار جمع قرآن مروان بن حکم نے کرایا

ساات قرآن ملکوں اور صوبوں کے گورنروں کو بھیجا

اپنا قرآن چھوڑ کر تمام قرآنوں کو جلوا دیا

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد مروان بن حکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ، سے دھمکی دے
کر وہ قرآن، منگوا
لیا۔ جو حضرت حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے پاس تھا
اُس قرآن کو
مروان بن حکم نے
پھاڑ کر ریزہ،
ریزہ کر دیا

چوتھی بار جمع قرآن

عبدالملک بن مروان کے کہنے پر حجاج بن یوسف نے کرایا

9 قرآن

جو ملکوں اور صوبوں کے گورنروں کو بھیجا

باقی تمام قرآنوں کو جلوا دیا

نمبر ایک

وہ قرآن جو رسول اللّٰہ اسلامی کاتبین وہی سے کسی آیت کے نازل ہونے پر زید بن ثابت اور اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھواتے تھے غائب ہے

نمبر دو

أُبی بن کعب کا قرآن
غائب ہے

نمبر تین

عبداللہ بن مسعود کا قرآن
غائب ہے

نمبر چار

حضرت علی کا قرآن
غائب ہے

نمبر پانچ

حضرت ابو بکر صدیق نے جو قرآن لکھوائے تھے غائب ہے

نمبر چھ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو سات قرآن لکھوائے تھے غائب ہے

نمبر سات

مروان بن حکم نے جو
سات قرآن لکھوائے تھے
غائب ہے

نمبر آٹھ

عبدالملک بن مروان کے
کہنے پر حجاج بن یوسف
نے
جو نَو قرآن لکھوائے
تھے
غائب ہے

اسلامی کُتب میں درج

رسول اللّٰہ اور صحابہ کرام کے ٹوٹل 28 قرآن ایسے غائب ہیں

جیسے گدھے کے سر سے سینگ

انشاءاللہ یہ ایک
بھی قرآن قیامت
تک نہیں ملیں
گے
جب تھے ہی
نہیں تو ملیں گے
کہاں سے

3 - علماء

نے خود

درجنوں مختلف

قرآنوں کی

تفصیل لکھ

رکھّیں ہیں

اور کون سا قرآن
کس ملک کے کس
علاقے میں پڑھا جا
رہا ہے
اعلیٰ علماء نے
درجنوں ،مختلف،
جُدا، جُدا قرآن کے
نام اپنے پاس تفصیل
سے لکھ رکھّیں ہیں

قراء سبعہ اور قراء عشرہ کے نام سے

مختلف قرآنوں کو قراء کے نام پر قوم کو دھوکہ دیتے رہے. جبکہ جسے قراء لکھا ہے، وہ مختلف قرآن ہیں

اگر مولانا مودودی کی زندگی
میں کوئی بھی مسلمان مولانا
مودودی سے سوال کر لیتا تو
اُسے فوراً جواب دیتے کہ میں
نے تو تمام قرآنوں کو تحریر
کر دیا ہے

آج مولانا محمد تقی
عثمانی سے کوئی بھی
مسلمان ہمت کر کے
پوچھ لے گا تو

وہی جواب ملے گا جو
میں نے لکھا ہے کہ
میں نے تو تمام
قرآنوں ، کو تحریر کر
دیا ہے
علماء قوم سے
جھوٹ بولتے ہیں
کہ قرآنوں میں زَبر
زِیر کا فرق نہیں

ہے قرآنوں ،میں جگہ، جگہ پر کلمات، اعراب، زَبر،زِیر،پیِش مُختلف ہیں

17 مختلف قرآنوں کی تفصیل

عبداللہ بن کثیر داری مکّی کا قنبل اور بزی قرآن

عبداللہ بن عامر یحصبی شامی
کا ہشام اور ابن ذکوان قرآن

عاصم بن ابی النجود اسدی
کوفی کا عیاض اور حفص
قرآن

ابو عمرو بن علاء بصری کا
دوری اور شوشی قرآن

حمزہ بن حبیب الزیات کوفی
کا خلف اور خلاد قرآن

نافع بن عبدالرحمن بن ابی
نعیم مدنی کا قالون اور ورش
قرآن

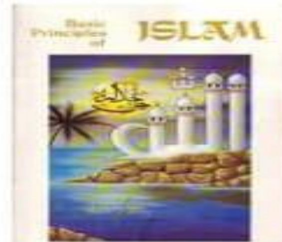
ابو الحسن علی بن حمزہ
کسائی نحوی کوفی کا دوری
اور ابو الحارث قرآن
ابو جعفر یزید بن القعقاء، قرآن
یعقوب بن اسحاق الحضرمی
قرآن،
خلف بن ہشام ، قرآن وغیرہ،
وغیرہ

وہ قرآن جو
مسلم دنیا

میں آج
پڑھے جا
رہے ہیں کی
تفصیل

INTRODUCTION

Many Muslims have told me that the Qur'an has been perfectly preserved and that all Qur'ans around the world are absolutely identical. They have said this in order to prove that the Qur'an is superior to the Bible. Maybe a Muslim has said this to you, or maybe you are a Muslim and have said this yourself.



It is common for Muslims to believe this because this is what Islamic leaders teach.

> No other book in the world can match the Qur'an ... The astonishing fact about this book of ALLAH is that it has remained unchanged, even to a dot, over the last fourteen hundred years. ... No variation of text can be found in it. You can check this for yourself by listening to the recitation of Muslims from different parts of the world. (*Basic Principles of Islam*, p. 4)

The above claim is that all Qur'ans around the world are identical and that "no variation of text can be found". In fact the author issues a challenge saying, "You can check this for yourself by listening to the recitation of Muslims from different parts of the world". In this article I will take up this challenge and see if all Qur'ans are

LINK HERE https://www.answering-islam.org/Green/seven.htm

Therefore, we need to realise that the Qur'an has been passed down to us from men called the "Readers". They were famous reciters of the Qur'an in the early centuries of Islam. The way these men recited the Qur'an was formally recorded in textual form by other men called the "Transmitters". There are in fact more Readers and Transmitters than those listed above. The table below lists the ten commonly accepted Readers, their transmitted versions, and their current area of use.

The Reader	The Transmitter	Current Area of Use
	"The Seven"	
Nafi`	Warsh	Algeria, Morocco, parts of Tunisia, West Africa and Sudan
	Qalun	Libya, Tunisia and parts of Qatar
Ibn Kathir	al-Bazzi	
	Qunbul	
Abu `Amr al-'Ala'	al-Duri	Parts of Sudan and West Africa
	al-Suri	
Ibn `Amir	Hisham	Parts of Yemen
	Ibn Dhakwan	
Hamzah	Khalaf	
	Khallad	
al-Kisa'i	al-Duri	
	Abu'l-Harith	
Abu Bakr `Asim	Hafs	Muslim world in general
	Ibn `Ayyash	
	"The Three"	
Abu Ja`far	Ibn Wardan	
	Ibn Jamaz	
Ya`qub al-Hashimi	Ruways	
	Rawh	
Khalaf al-Bazzar	Ishaq	
	Idris al-Haddad	

Abu Ammaar Yasir Qadhi. *An Introduction to the Sciences of the Qur'aan*, p. 199.

What the above means is that the Qur'an has come to us through many transmitted versions. If you recite or read the Qur'an it will be according to one of these. Each one has its own chain of narrators (isnad) like a

ورش , قرآن الجزائر ،
مراکش ، تیونس کے کچھ
حصے ، مغربی افریقہ اور
سوڈان میں پڑھے جا رہے
ہیں
قالون، قرآن لیبیا ، تیونس
اور قطر کے کچھ حصے
میں پڑھے جا رہے ہیں
الدوری، قرآن پارٹس آف،
سوڈان اور مغربی افریقہ
میں پڑھے جا رہے ہیں

ہشام، قرآن اور ابن ذکوان،
قرآن پارٹ آف یمن میں
پڑھے جا رہے ہیں
حفص قرآن عام طور پر
تمام، مسلم دنیا میں پڑھے
جا رہے ہیں
خصوصاً ہندوستان، پاکستان
اور بنگلہ دیش میں پڑھے
جاتے ہیں
مسلمانوں کو یہی نہیں
معلوم ہے کہ وہ کون سا
قرآن پڑھ رہیں ہیں

مسجدوں کے امام تک
نہیں بتا سکتے کہ
اُن کے ہاتھ میں جو قرآن
ہے اُس کا نام کیا ہے

حفص قرآن کو ہی

یہود و نصاریٰ

نے 10 جولائی

1924 کو

جامع ازہر ،مصر
کے علماؤں سے
ساری دنیا میں
پلانٹ کرایا تھا

سعودی عرب نے آٹھ
مختلف قرآنوں کی تلاوت
کی منظوری دے دی ہے
سعودی عرب کی آفیشل
ویب سائٹ پر

آٹھ قرآنوں کی تفصیل موجود ہے سعودی عرب کی آفیشل ویب سائٹ کا لنک

LINK HERE

https://qurancomplex.gov.sa/

آخر الأخبار:

إدارة الأمن والسلامة بمجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف







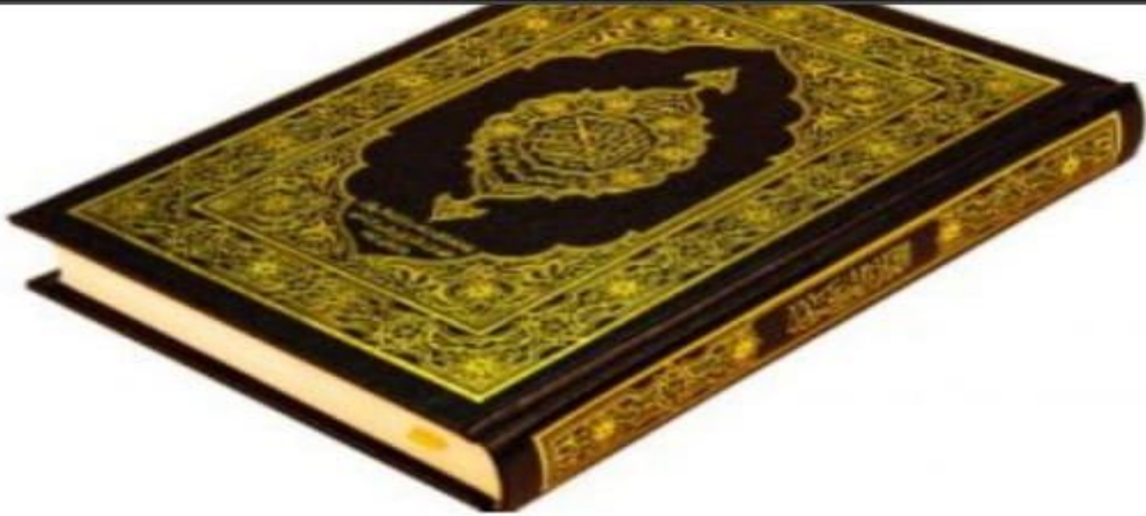

مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
بالمدينة المنورة

رؤية VISION 2030
المملكة العربية السعودية
KINGDOM OF SAUDI ARABIA

 English







مصحف قالون

مصاحف الروايات مصحف قالون

مصحف الدوري



مصحف السوسي



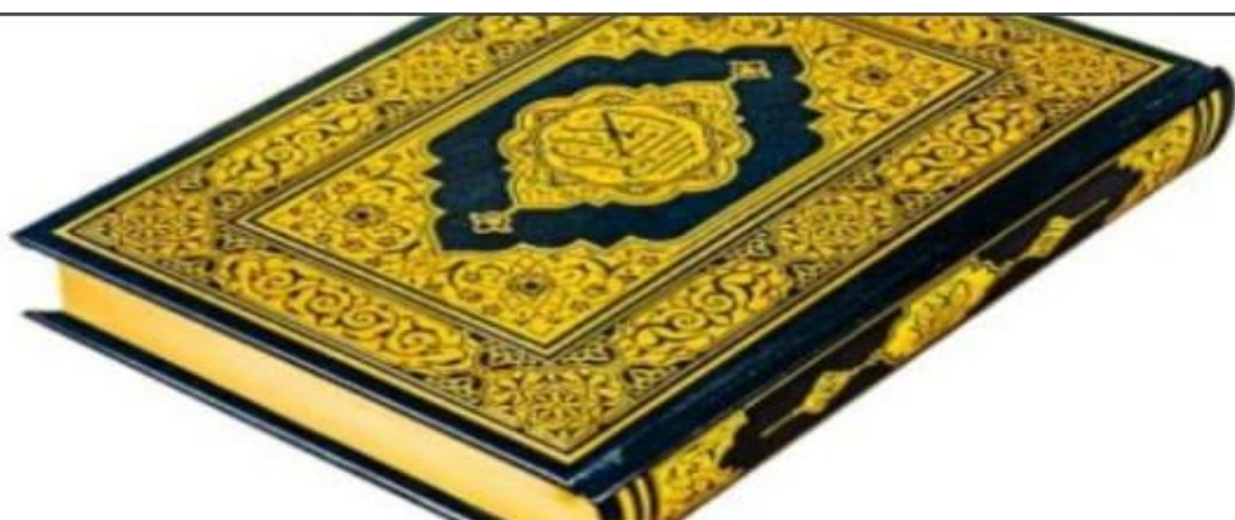
مصحف شعبة



مصحف ورش







المصحف الممتاز

إصدارات مصحف حفص المصحف الممتاز



المصحف الكبير ٢



جزء تبارك



جزء قد سمع



مصحف الجيب



سعودی عرب کے
ماہرین علماء کرام
کو قرآن میں
2500 غلطیاں
ملیں ہیں
غلطیاں درست
کرائیں جائیں گیں

WORLD

Articles In Saudi Press Call To Amend Thousands Of Scribal Errors In The Quran, Reexamine Islamic Texts In Light Of Modern Perceptions

By **Web Desk** *August 20, 2020* 0



سعودی پریس نے قرآن میں اسلامی اصلاحات اور ترامیم کا مطالبہ کیا ہے۔



نیوز ڈیسک کی طرف سے — اگست 2020 20

اے اے

حفص قرآن اور ورش قرآن میں 5000 فرق موجود ہے



Hafs vs Warsh, do their 5,000 differences change anything?

LINK https://youtu.be/OFXRYsRuGnA



Hafs vs Warsh: 5,000 differences in reading

اگست 2018 تک دنیا بھر سے 31 مختلف جُدا جُدا قرآن دستیاب ہو چکے تھے



The Quran's Many Problems 09 - Thirty-One Different Qurans! 31!

CIRA International · 1 lakh views · 3 years ago

LINK https://youtu.be/9lqQBVtUWvo

ہمارے دوست سچ والا نے قرآن ،سورۃ البقرہ آیت 23 کا چیلنج کو قبول کر کے

سورۃ ،البقرہ آیت 23

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

درجنوں سورتیں بنا کر اور تلاوت کر کے دیکھا دیں ہیں

AASK
Emancipation from Ignorance

SACH WALA

AL-Baqarah aayat 23-24 :-
Challenge Accepted by Sachwala

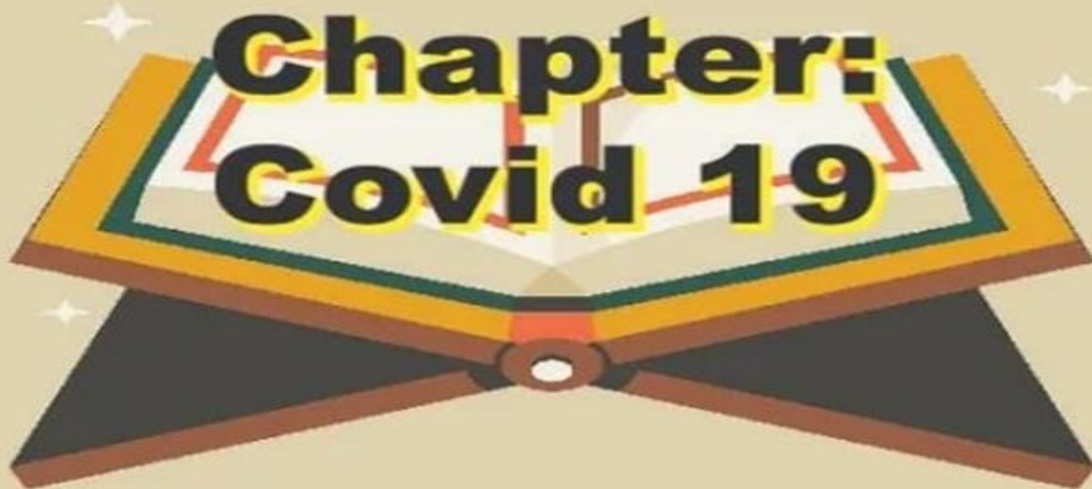
2:42



Produce An Ayaat Like This | Sachwala Impeccable Articulation



LINK https://youtu.be/0ApNfg-OoZk



2:58

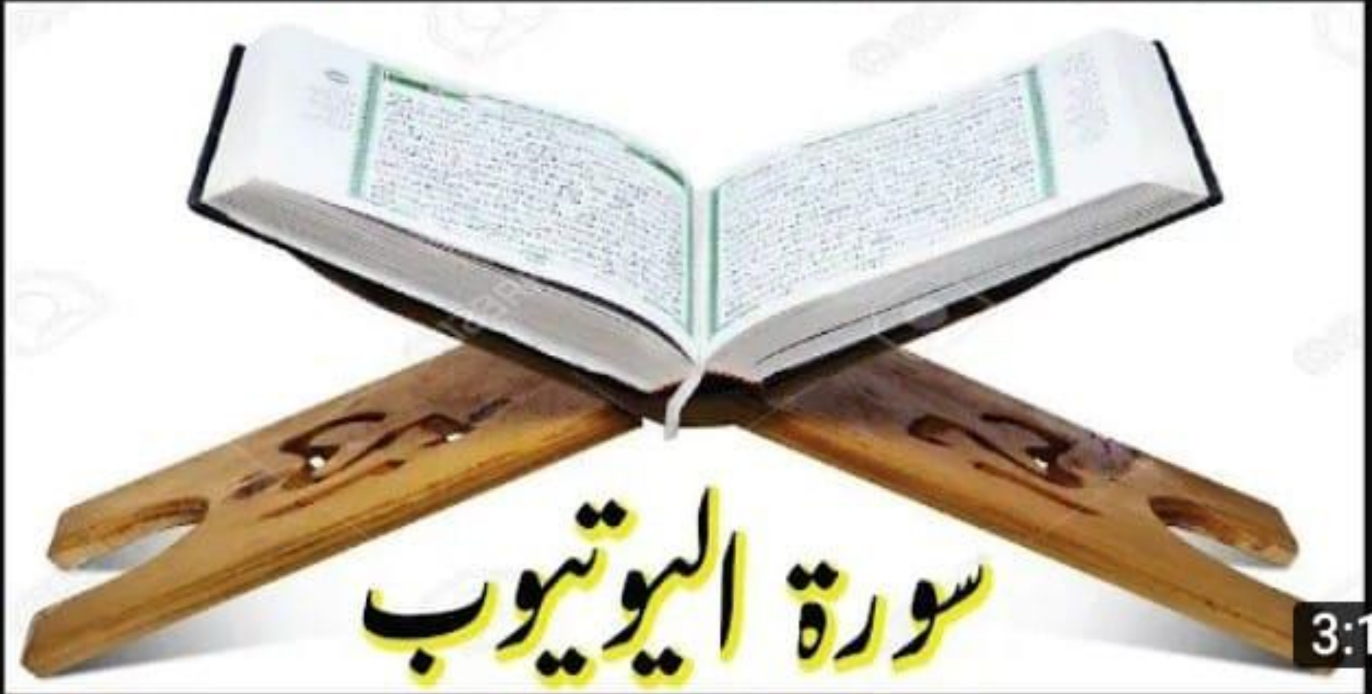


Produce A Surah Like This | Sachwala Impeccable Articulation | Part -2 | Surah ...



LINK https://youtu.be/ucs9hKcnauo

chapter YouTube





Produce An Ayaat Like This Part -3 | Surah YouTube #Sachwala

LINK https://youtu.be/D-j7QzbShos

سورة کووڈ 19،سورة الیوتیوب اور سورة امریکہ وغیرہ





Hafs Version *Warsh Version*

Narration of
Hafs on
the Reading
of 'Asem





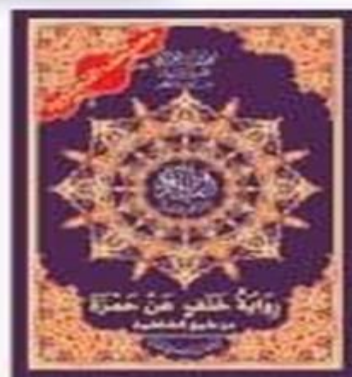
Narration of
Warsh on the
Reading of
Nafe'



Narration of
Qaloun on
the Reading
of Nafe'



Narration of
Al-Douri on
the Reading
of Abi 'Amr



Narration of
Khalaf on
the Reading
of Hamzah

www.daralfiker.com

دار الفكر
ناشرون وموزعون



Dar AL-Fiker
Publishers & Distributers

Al Al Hajeeri Complex,
Rashid Al Madfai St A3,
Amman 11118, Jordan

24 Arabic versions of the Qur'an





وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ٦٧ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ
وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَثِيرًا ٦٨ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟
كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ
وَجِيهًا ٦٩ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ٧٠

فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ٦٧ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ
وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ٦٨ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ
ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا ٦٩

Hafs version Q.2:219

ٱللَّهِ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ
وَٱلْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ

*They ask you about wine and gambling. Say: 'In them is a **BIG** sin and benefits for the people ...'*

alDuri version Q.2:219

ٱللَّهِ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ
وَٱلْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَثِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ

*They ask you about wine and gambling. Say: 'In them is **A LOT OF** sin and benefits for the people ...'*

48:17   hafs version 

he makes him enter

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا
عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ
جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ

---

warsh version

we make him enter

يُطِعِ اِ۬للَّهَ وَرَسُولَهُۥ نُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِے مِن تَحْتِهَا اَلَا
يَتَوَلَّ نُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيمًا ﴿17﴾ لَقَدْ رَضِيَ اَللَّهُ

33:68   hafs version 

رَبَّنَآ ءَاتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ ٱلۡعَذَابِ وَٱلۡعَنۡهُمۡ لَعۡنٗا

كَبِيرٗا  ٦٨

mighty

---

warsh version

أَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا (67) رَبَّنَا ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَا

ٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَثِيرًا (68) يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِ

multitudinous

The writing of the Quran according to Hafs



يَرْتَدَّ

surah *5:54* (yartad**da**)

وَلَا يَخَافُ

surah *91:15* (**wa** la yakhaafu)

وَسَارِعُوٓا

surah *3:133* (**wa**saari'uu)

وَوَصَّىٰ

surah *2:132* (wawassaa)

تَقُولُونَ

surah *2:140* (taquluna)

نُنشِزُهَا

surah *2:259* (nunshi**z**uhaa)

ءَاتَيْتُكُم

surah *3:81* (atay**t**ukum)

هِمُ

surah *2:132* (himu)

يَقُولَ

surah *2:214* (yaquul**a**)

The writing of the Quran according to Warsh



يَرْتَدِدْ

surah *5:54* (yartad**id**)

فَلَا يَخَافُ

surah *91:15* (**fa** la yakhaafu)

سَارِعُوٓا

surah *3:133* (saari'uu)

وَأَوْصَىٰ

surah *2:132* (wa'**aw**saa)

يَقُولُونَ

surah *2:140* (**y**aquluna)

نُنشِرُهَا

surah *2:259* (nunshi**r**uhaa)

ءَاتَيْنَٰكُم

surah *3:81* (atay**na**kum)

هِيمُ

surah *2:132* (hiimu)

يَقُولُ

surah *2:214* (yaquul**u**)

HAFS		WARSH
ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ Allah huwa l-ghaniyu Allah is the self-sufficient ... 57:24	**EXTRA WORDS**	ٱللَّهَ ٱلْغَنِيُّ Allah l-ghaniyu Allah, the self-sufficient ... 57:23
وَوَصَّىٰ wawassaa And Ibrahim enjoined (wawassaa) on his sons ... 2:132	**GRAPHICAL/BASIC LETTER DIFFERENCES**	وَأَوْصَىٰ wa'awsaa And Ibrahim instructed/made (wa'awsaa) his sons ... 2:131
نَّغْفِرْ nagfir ... we give mercy ... 2:58	**DIACRITICAL DIFFERENCES**	يُغْفَرْ yughfar ... he gives mercy ... 2:57
مَٰلِكِ يَوْمِ maaliki yawmi Owner of the Day ... 1:4	**VOWEL DIFFERENCES**	مَلِكِ يَوْمِ maliki yawmi King of the Day ... 1:3

4 - علماء کا کہنا ہے کہ
اگر قرآن اللّٰہَ کے سوا کسی
اور کی طرف سے ہوتا تو
اس میں بہت سارا اختلاف پاتے
قرآن ،سورة النساء
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (82)
جبکہ قرآن اختلافات سے
بھرا پڑا ہے
قرآن میں قرآن کے اللّٰہَ
کے ایک سو سے زائد
تضادات

1- قسمیں کھانے والے ذلیل
کی بات نہ ماننا (قلم10)
اللہ نے خود بار بار قسمیں
کھائیں(شمس1تا7)

2 - اگر تمہیں قرآن کے آسمانی کتاب
ہونے پر شک ہے تو یہودیوں اور
مسیح کے ماننے والوں سے پوچھ لو
(یونس94)

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک
نہیں (البقرہ 3)

3- جو شخص اسلام کے سوا کسی
اور دین کو تلاش کرے اسکا دین ہر گز
قبول نہ کیا جائے گا (آل عمران85)

مسلمان یہودی صابی عیسائی جو بھی
اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور
نیک عمل کرے تو اسے آخرت میں بے
خوف ہو گا اور کوئی رنج و غم نہ ہوگا

(البقرہ62)5.69

4 - مشرق اور مغرب (البقرہ142)

دو مشرق اور دو مغرب (الرحمن17)

مشرقوں اور مغربوں (المعارج40)

5 - جو تجھے برائی پہنچے اللہ کی

طرف سے آتی ہے(نساء79)

جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف

سے ہے (نساء80)

6 - تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جواللہ

چاہے (التکویر29)

اب جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر

کرے (کہف29)

7 - رب کے ہاں ایک دن ہزار سال کے

برابر ہے (حج47)

ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے

(المعارج4)

8 - نبی دنیا کیلئے رحمت

تھےچ(انبیاء107)

نبی گناہ گار تھے اپنے گناہوں کی

(معافی مانگیں (غافر55)19-47)2-48

9 - پہلے مسلمان محمد تھے
(تحریم12)

ابراہیم اور اسکی اولاد تھی (بقرہ132)

عیسی اور اسکے حواری تھے (ال
عمران52)

10 - اور جو کچھ آسمانوں اور زمین
میں ہے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں
اور تکبر نہیں کرتے (نحل49)

اور جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے
ہیں جو زمین و آسمان میں سے کچھ
نہیں دے سکتے (نحل73)

11 - اور ان سے جنگ کرویہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں (توبہ29)

رسول کے ذمہ تو صاف پہنچا دینا ہی ہے (تغابن64)

12- نبی اور مومنوں کے شایان شان نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں (توبہ113)

ابراہیم نے اپنے(مشرک)باپ کیلئے دعائےمغفرت کی (توبہ114)

13- کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے
اپنے ہاتھ سے ان کے لیے چوپائے پیدا
کیے (یسین73)

جب اللہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو
کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے
(یسین82)

14- اے نبی کہہ دو مجھے اللہ ہی کافی
ہے (توبہ129)

اے لوگو نبی کی مدد کرو (آل
عمران81)

15 - عمران کی بیٹی(عیسی کی ماں)کو
مریم کہا گیا (تحریم12)

موسی ہارون کا بھائی (اعراف142)

(1400پرانے) ہارون کی بہن بنا دیا اللہ

نے (مریم28)

16- اور چاند کو (مصنوعی روشنی

والا) نور بنایا (نوح16)

اللہ زمین و آسمان کا نور ہے (نور35)

17 - اللہ زندگی اور موت دیتا ہے

(اعراف58)

فرعونی جو تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے
تھے اور بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے

(بقرہ49)

18- اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں کل

جاندار اور فرشتے (نحل49)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب

نے سجدہ کیا (بقرہ34)

19 - اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمان اور

زمین میں

(آل عمران189)

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے

(بقرہ245)

20 - ایک مسلمان مومن 10 کافروں پر

بھاری ہے

(انفال65)

ایک مسلمان مومن دو کافروں پر بھاری ہے (انفال66)

21 - جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان سے درگزر کرو (جاثیہ14)

جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان سے جنگ کرو (توبہ29)

22 - قرآن عربوں کے لیےہے(فصلت44) زخرف3) یوسف2

قرآن ساری دنیا کے لیے ھے (نساء174)

قرآن انسانوں اور جنوں کیلیے ہے (رحمن33)

23 - محمد سے پہلے

کوئی(نبی)ڈرانےوالانہیں آیا (سبا44)

ہر ایک امت کے لئے ایک رسول آیا

(یونس47)

24 - قوم عاد کو ایک دن میں تباہ کیا

(قمر19)

قوم عاد کو کئی دنوں میں تباہ کیا

(فصلت16)

25 - وہی (ایک) اللہ ھے جو پروردگار

ہے (غافر62)

اللہ بہترین ہے زیادہ خالقوں میں سے

(مومنون14)

26- اللہ شرک ہرگز معاف نہیں کرے گا

(نساء48۔نساء116)

قوم موسی نے بچھڑے کو پوجا معاف کردیا (نساء153)

27 - فرعون کے بدن کو دریا میں غرق ہونے سے بچایا (یونس92)

فرعون اور اسکے ساتھیوں کو غرق کر دیا گیا (اسراء103)

28 - تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے(یسین6)

اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانے
والا بھیجتے (فرقان25)
کوئی امت نہیں گذری جس میں ڈرانے
والا نہ آیا ہو (فاطر24)

29 - یہ روشن واضع کتاب کی آیات ہیں
(قصص2)
کچھ آیات محکم اور کچھ متشابہات ہیں
(العمران7)

30 - جھوٹ بولنے والے پر اللہ نے
لعنت کی (ال العمران61)(نور7)

(مریم کو اللہ نے خود جھوٹ بولنے کا
کہا)کہ تو کھا اور پی کوئی نظر آئے تو

کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ھے (مریم26)

31 - اللہ آسمان میں ہے (ملک16)

اللہ عرش پر ھے (طہ5) (یونس3)

اسکا عرش پانی پر تھا (ھود7)

اللہ ہرجگہ ھے (بقرہ115)

اللہ شہ رگ سے بھی قریب ھے (ق16)

32 - غیب پر ایمان لانے کا کہا (بقرہ3)

غور و فکر کرنے کا کہا (بقرہ266)

33 - قیامت والے دن ایک صور پھونکا جائیگا (الحاقہ13)

اس وقت دو صور پھونکے جائینگے (نازعات7)

34 - قیامت والے دن پہاڑ روئی کی طرح ہو جائیں گے (معارج9)

پہاڑ چلائے(مٹ)جائیں گے سراب کی طرح ہو جانے (نبا20)

35 - روز قیامت کفار نہیں بول سکیں گے (نمل85)

ان کے ہاتھ بولیں گے (یسین65)

36 - اللہ ہدایت کے بعد گمراہ نہیں کرتا (توبہ115)

جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دیتا (رعد33)

37 - اور کوئی اس(اللہ)جیسا نہیں

(اخلاص4)

اللہ کی آنکھیں ہیں(طہ20) اللہ کے ہاتھ ہیں(مائدہ64)ص75

38 - اللہ رحیم و مہربان ھے

(فاتحہ3)

جنہوں نے آیتوں کو جھٹلایا انہیں آگ میں ڈالے گا۔اور نئی چمڑی دے گا

(نساء56)

39 - اللہ ڈائریکٹ بات نہیں کرتا بلکہ وحی سے کرتا ہے یا پردے کے پیچھے سے (شوری51)

آدم سے بات کی(بقرہ36)

موسی سے ہمکلام ہوا (نساء164)

40 - تیرا رب ظلم سے بستیوں کو تباہ نہیں کرتا (انعام131) پھر ہم بستیوں کو تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں (اسراء16)

41 - مریم سے ایک فرشتے نے کلام کیا (مریم16-19)

مریم سے کئی فرشتوں نے کلام کیا (آل عمران42 اور45)

42 - قوم ثمود کو ہولناک آواز کے عذاب سے تباہ کیا گیا (ھود67)

قوم ثمود کو زلزلے کے عذاب سے تباہ کیا گیا (الاعراف78)

قوم ثمود کو بجلی کے عذاب سے تباہ گیا (الزاریات 44)

43 - زمین بنائے جانے کا ذکر پہلے آیا (البقرہ29) حم سجدہ9تا12

آسمان کا ذکر پہلے آیا (نازعات 27-30)

44 - استطاعت رکھتے ہوئے بھی روزہ
چھوڑاجاسکتا ہے فدیہ دے کر
(بقرہ184)

استطاعت رکھتے ہوئے روزہ نہیں
چھوڑا جا سکتا چھوڑے روزے بعد میں
رکھنے ہونگے (بقرہ185)

45 - زمین اور آسمان چھے دن میں
بنائے گئے (الاعراف آیت 54)

زمین اور آسمان آٹھ دن میں بنائے گئے
(فصلت 9-12)

46 - اور جو مر جائیں اور بیویاں
چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار

مہینے دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہیے (بقرہ234)

جو لوگ مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو بیویوں کو سال بھر کے لیے گھروں سے نہیں نکلنا چاهیے
(بقرہ240)

47 - بدکار عورت کو گھر میں بند کر

دو موت تک (النساء15) بدکار عورت

کو سو کوڑے مارو (النور آیت 2)

48 - بیشک نبی اچھے اخلاق والے ہیں

(القلم آیت 4)

اور نبی نے تیوری چڑھائی اور منہ

پھیر لیا جب ایک نابینا آیا (عبس1-2)

نبی کو نہیں چاھیے کہ قیدی بنائے جب تک زمین میں خوب خونریزی نہ کر لے (انفال67)

49 - دین میں کوئی جبر نہیں (البقرہ 256)

تمہارے لیے تمہارا دین(کافرون6)

ان سے لڑو جو سچا دین قبول نہیں کرتے (توبہ 29)

انکی گرنوں پر ضرب لگاو اور پور پور توڑو (انفال12)

50 - میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اسلیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں (الذاریات56)

اللہ بے نیاز ھے (اخلاص2

51- بدر میں ایک ہزار فرشتوں نے مدد کی (انفال9)

بدر میں تین ہزار فرشتوں نےمدد کی (آلعمران 124)

52- اللہ گمراہ کرتا ھے (جاثیہ23)

شیطان گمراہ کرتا ہے (القصص15)

انسان خود کو گمراہ کرتا ہے (ق27)

قرآن گمراہ کرتا ھے (بقرہ26)

53 - بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا

(الزمر53)

اللہ شرک نہیں بخشے گا (نساء116)

54 - کوئی رب کی باتوں کو بدل نہیں

سکتا (الانعام115)

ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یابھلا
دیتے ہیں تواس سے بہتر یا اس کے

برابر لاتے ہیں (بقرہ106)

55 - ابلیس فرشتہ تھا (البقرہ آیت 34)

جن تھا (کہف50)

56 - انسان پانی سے بنایا گیا

(فرقان54)

مٹی سےبنایا(انعام2)

گارے سے(حجر26)

زمین سے سبزے کی طرح اگایا(نوح16)

جمے ہوے خون سے پیدا کیا(علق2)

کسی بھی چیز سے نہیں بنایا(مریم67)

57 - شراب شیطانی کام ہے (مائدہ90)

(بقرہ219)

جنت میں شراب کی نہریں (محمد15)

انکو مہر لگی ہوئی شراب پلائی جائیگی (مطففین25)

شراب کا ذکر اللہ کی نعمتوں کے ساتھ کیا گیا (نحل67)

58 - بیویوں میں انصاف کرسکو تو دو تین چار نکاح کرو (النساء3)

تم ہرگز بیویوں میں انصاف نہیں کر سکتے (النساء129)

59 - روز آخرت والے دن اللہ کچھ لوگوں سے کلام نہیں کرے گا (ال عمران77)

سب سے سوال کیا جائے گا (حجر 92)

60 - مصیبت اللہ کی طرف سے آتی ہے

(تغابن11)

مصیبت خود انسان کیوجہ سے آتی ہے

(شوری30)

61 - قران متقین کے لیے ہدایت ہے

(بقرہ 2)

قران سب کے لیے ہدایت ہے (انعام91)

62 - جادوگر موسی پر ایمان نہ لائے

(یونس83)

جادوگر موسی پر ایمان لے آئے (اعراف 117-120)

63 - ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنادیا ہے جو ایمان نہیں لاتے (اعراف27)

لوگوں نے خود شیطانوں کو اپنا دوست بنایا (الاعراف30)

64 - ایمان والوں رسول سے سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو (مجادلہ12)

رسول سے سرگوشی سے پہلے صدقہ نہ کرو اللہ معاف کرنے والا ہے

(مجادلہ13)

65 - آسمان اور زمین علیحدہ تھے

(فصلت11)

آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے

(الانبیاء30)

66 - اللہ کے سوا کوئی مدد گار دوست

نہیں (عنکبوت22) فرشتے دنیا میں بھی

آپکے دوست ہیں آخرت میں بھی

(فصلت31)

67 - بنی اسرائیل بچھڑے کو پوجنے پر

نادم ہوئے (اعراف149)

نادم نہیں ہوئے بلکہ اسی پر جمے رہے

(طہ91)

68 - روز آخرت کے دن برے لوگوں
کو اعمال نامہ پیٹھ پیچھے دیا جائے گا
(الانشقاق10)

بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (الحاقة25)

69 - عیسی وفات پا گئے (آل
عمران55)

عیسی کی موت مشتبہ بنا دی گئ
(نساء157)

70 - انسان کے لیے دو زندگیاں اور
تین بار موت ہے (بقرہ28)

دو بار موت اوردو بار زندگی ہے
(غافر11)

71 - زمین و آسمان کو کہا کہ بن جاؤ

تو وہ بن گئے (فصلت11)

زمین وآسمان پہلے ہی تھے ہم نے

علیحدہ کر دیے (ابرہیم30)

72 - اللہ نے زمین و آسمان کو 6 دنوں

میں پیدا کیا پھر سورج چاند ستارے

مسخر کیے (اعراف7)

زمین و آسمان کو (فوری بنادیا) کہا ہو

جاتو ہو گئے (بقرہ117)

73 - اور ہم نے مجرم لوگوں کو نبی کا

دشمن بنایا (فرقان31)

اللہ ہی ہدایت دیتا ھے (فرقان31)

74 - موسی نے جادو کی ترغیب کی

(طہ69)

جادو شر ہے (فلق4)

75 - انسان اور جن جہنم میں جائیں

گے (جانور نہیں)(اعراف179)

انسانوں اور جانوروں کی بڑی تعداد
جہنم جائیگی (حج18)

76 - قیامت کے دن لوگ قبروں سے

زندہ کیے جائینگے (حج7)

جو اللہ کے راہ میں مارے گئے وہ مردہ
نہیں بلکہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے

ہاں رزق دیے جارہے ہیں (نساء169)

77 - اس دن کوئی کسی کی سفارش

نہیں کرے گا (2-123)2-47 سوائے اس

کے جس کو اللہ نے اجازت دی ہو

(طہ109)

78 - جنت کے چوڑائی آسمانوں اور

زمین کی ہے (العمران133) جنت کی

چوڑائی(ایک)آسمان اور زمین جیسی ہے

(حدید21)

79- جنت میں مرد اپنی بیویوں کے

ساتھ ہوں گے (زخرف43)

بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے

ساتھ بیاہ ہونگے (طور20

80 - سب(مسلمان) جہنم سے گزر کر

جائیں گے (مریم71)

مومن مسلمان سیدھا جنت جائیں گے

(محمد12)

81 - کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم

میں رہیں گے (نبا23)

سوائے یہ کہ اللہ کچھ اور چاہے

(انعام128) (ہود107)

82 - اللہ کے سوا جو پوجا جائے وہ

(یسوع مسیح) جہنم میں جائیگا

(انبیاء21)

مسیح ابن مریم دنیاو آخرت میں اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہے (ال عمران45)

83 - جہنم میں کھانا خاردار سوکھی گھاس ہوگی (غاشیہ88)

صرف زخموں کا پیپ ہوگا (حاقہ36)

ان کا کھانا ایسی ٹہنیاں ہونگی جو شیطانوں کے سر کی مانند ہو (صافات65)

84 - اللہ نے آدم نوح ابراہیم اور عمران کے گھرانے کو سب جہانوں پر فضیلت دی (ال عمران33)

بنی اسرائیل کو تمام جہانوں پر فضیلت دی (بقرہ47)

سب کو ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا اور شناخت کے لیے قبیلے بنائے

(حجرات49)

85 - روز قیامت ہر کوئی اپنابوجھ

اٹھائے گا (انعام164)(فاطر35)

اپنا بوجھ اور جن کو گمراہ کیا کچھ ان کا بوجھ (نحل25)

اپنے علاوہ اور بہت سے بوجھ اٹھائیں گے (عنکبوت13)

86 - کوئی اللہ کی مرضی کےبغیر ایمان نہیں لاسکتا (یونس100)

تم میں سے جو چاہے سیدھا چلے (التکویر28)

87 - ہماری تقدیر پیدائش سےپہلے ایک کتاب میں لکھی (حدید22)

لیلۃالقدر میں اس کا نزول ہوا (الدخان3)

88 - موت کا (ایک)فرشتہ جان لیتا ہے (سجدہ11)

زیادہ فرشتے لیتے ہیں (محمد27)

اللہ جان لیتا ھے (زمر42)

ہمارے رسول جان قبض کرتے ہیں

(انعام61)

89 - ماں صرف وہی ھے جو آپکو جنم

دے (مجادلہ2)

نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں

(احزاب6)

90 - یہودیوں اور عیسائیوں کا (غیر

حلال) کھانا حلال ہے (مائدہ5)

صرف وہی کھاو جس پر اللہ کا نام لیا

گیا ہو (انعام118)

91 - حرمت والے چار مہینے ہیں

(توبہ36)

ایک مہینہ ہے (مائدہ2)

92 - اللہ مرتدوں کو سخت سزا دے گا

(غاشیہ23-24)

انکی پرواہ نہیں کرے گا (الممتحنہ6)

93 - کافروں کے سب اعمال ضائع ہیں

اور وہ جہنمی ہیں (توبہ17)

جس نےایک نیکی بھی کی وہ اسکے
اعمال دیکھے گا (99-7)

96 - جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان

سے لڑو (توبہ29)

ان سے درگذر کرو (جاثیہ14)

97 - مشرک ماں باپ کے ساتھ حسن

سلوک کرو (لقمان15)

مشرک باپوں اور بھائیوں سے دوستی

نہ رکھو (توبہ23)

98 - تم عیسائیوں کو دوستی کے قریب

پاو گے (مائدہ82)

تم عیسائیوں سے دوستی نہ رکھو

(مائدہ51)

99 - ہمارا اور تمہارا (غیر مسلم کا)

ایک ہی معبود ہے (عنکبوت46)

میرا اپنا معبود ہے اور تمہارا اپنا

معبودہے (کافرون3-4)

100 - اللہ صرف مردوں میں نبی بھیجتا

ھے (یوسف109) فرشتوں اور لوگوں

میں سے بھی (حج75)

ہم زمین سے ایک جانور نکالیں گےجو
آیات جھٹلانے والوں سے کلام کرے گا

(نمل82)

زمین بھی کلام کرے گی جوہم اسے

وحی بھیجیں گے (زلزلہ5)

101 - اللہ مرتد کو سخت سزا دے گا

(غاشیہ23-24)

کوئی مرتد ہوجائے تو اللہ بے نیاز ہے

بزرگی والا (ممتحنہ6)

102 - نبی پر کوئی معجزہ نہیں اتارا

جاتا (عنکبوت50)

ہم نے عیسی پر کھلے معجزات اتارے

(بقرہ253)

103 - ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا

(بقر135)

ابراہیم نے ستارے کو رب کہا (انعام76)

104 - اور ہم نے نوح کی اولاد کو

زندہ بچا لیا (صافات77)

ایک لہر میں ڈوبنے والوں میں شامل

ہوگیا (ھود43)

105 - یونس نبی کو کھلے میدان میں
پھینک دیا گیا
(صافات145)
اللہ کا فضل نہ ہوتا تو کھلے میدان میں
پھینکا جاتا (قلم49)

106 - اللہ نے مردو عورت کو ایک
دوسرے کے ہم جنس بنایا۔(ال
عمران195)

مرد عورتوں پر نگران ہیں (نساء34)

107 - محمد پر وحی روح القدس سے
آتی تھی (نحل102)

جبرائیل قرآن کو لیکر نازل ہوا (بقرہ97)

108 - اور ہم نے قرآن کو لیلتہ القدر

میں نازل کیا (قدر1)(دخان3)

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا

(بقرہ185)

ہم نے قرآن کو آہستہ آہستہ نازل کیا

(اسرا106)

109 - اللہ ایک ہے اسکے سوا کوئی

معبود نہیں (غافر62)

اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں

(یونس28)

مشرک معبودوں لات منات اورعزی کا

ذکر (نجم19'20)

110 - ماں کے دودھ چھڑانے کی مدت 30 ماہ ہے (احقاف15)

ماں کے دودھ چھڑانے کی مدت 2 سال ہے (لقمان14)

111 - وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ایک مکھی پیدا نہ کر سکیں (حج73)

میں(عیسی) مٹی سے پرندے کی مورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو پرندہ بن جاتا ھے (العمران49)

112 - بدکار عورتوں پر چار کی شہادت لو پھر گھر میں قید کر دو کہ موت آ جائے (نساء15)

بدکار مردوں کو ایذاء دو توبہ کریں تو چھوڑ دو (نساء16)

میں نے اپنے
سابقہ فیس بک
پوسٹوں میں
سیکڑوں ایسی آیتیں
پوسٹ کر چکا ہوں
جو اِس وقت
جھوٹی ثابت ہو گئی
ہیں

5 ـ صنعاء قرآن، دارالخلافہ ،یمن

ثمر قند قرآن ،ثمر قند ،ازبکستان

ٹوپکاپی قرآن ترکی

الحسینی قرآن ،مصر

اور نیلا قرآن ،تونسیا

اِن تمام قدیم قرآن جنہیں
عثمانی قرآن لکھا جاتا ہے

7. Blue Quran

Year Written: c. late 9th century to early 10th century

Language: Arabic

Script Type: Kufic

Current Location: Most of it is located in the National Institute of Art and Archaeology Bardo National Museum in Tunis, Tunisia; 67 folios in the Musée de la Civilisation et des Arts Islamiques in Raqqada, Tunisia; 1 folio at the Los Angeles County Museum of Art in California, USA; and the other folios are scattered worldwide at various museums



photo source: Wikimedia Commons

The Blue Quran is one of the most famous and beautiful ancient Qurans in the world. The manuscript has been dated to between the late 9th century to the early 10th century; it has been dated as late as 1020 AD. It is believed that the Blue Quran was created for the Great Mosque of Qairawan in Tunisia.

موجودہ قرآن کی طرح
28 حروف اور نقطے
والے عربی زبان میں
نہیں ہیں
تمام قرآن جنہیں
مُصحفِ عثمانی لکھا
جاتا ہے
آج جیسا مکمّل قرآن
نہیں ہے

کوئی 45 فیصد، کوئی
65 فیصد اور کوئی 85
فیصد ہیں
ثمر قند قرآن میں صرف
ایک سورة مکمّل ہے
چوبیس سورتوں کے کچھ حصے
ہی موجود ہیں
اٹھارہ سورتیں غائب ہیں
تمام ماہرین اس بات پر مکمل
اتفاق رکھتے ہیں کہ

یہ نسخے کسی اناڑی نے لکھے
ہیں
جس کو شائد عربی زبان سے
مکمل آشنائی حاصل نہیں تھی
اس میں ہجوں سے لیکر عبارت
تک میں بے شمار غلطیاں
موجود ہیں
گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ
بتدریج اضافوں کے بے شمار
ثبوت موجود ہیں
یہ قرآن تینتالیس سورتیں جو نا
مکمل ہیں
پر ہی ختم ہو جاتا ہے

ترکی کی سابقہ مزہبی امور کے پرزیڈنٹ و حافظ قرآن اور قرانی آثار قدیمہ کے مایہ ناز ماہر طیار اتاکولک

DR TAYYAR ALTIKULAC

کے مطابق یہ مُصحفِ عثمانی نہیں ہے

ترکی کے اسلامی تحقیقاتی کانفرنس تنظیم کے ڈاکٹر اکمل الدین احسان اولو، ڈاکٹر عاصمہ حلالی ،ڈاکٹر بھنام سڈگھی ،محسن گوردازی، ڈاکٹر الزبتھ پوئن ڈائرکٹر جنرل جولین کرسچین رابن کے مطابق

قدیم تمام قرآن نُصخہِ عثمانی نہیں ہیں

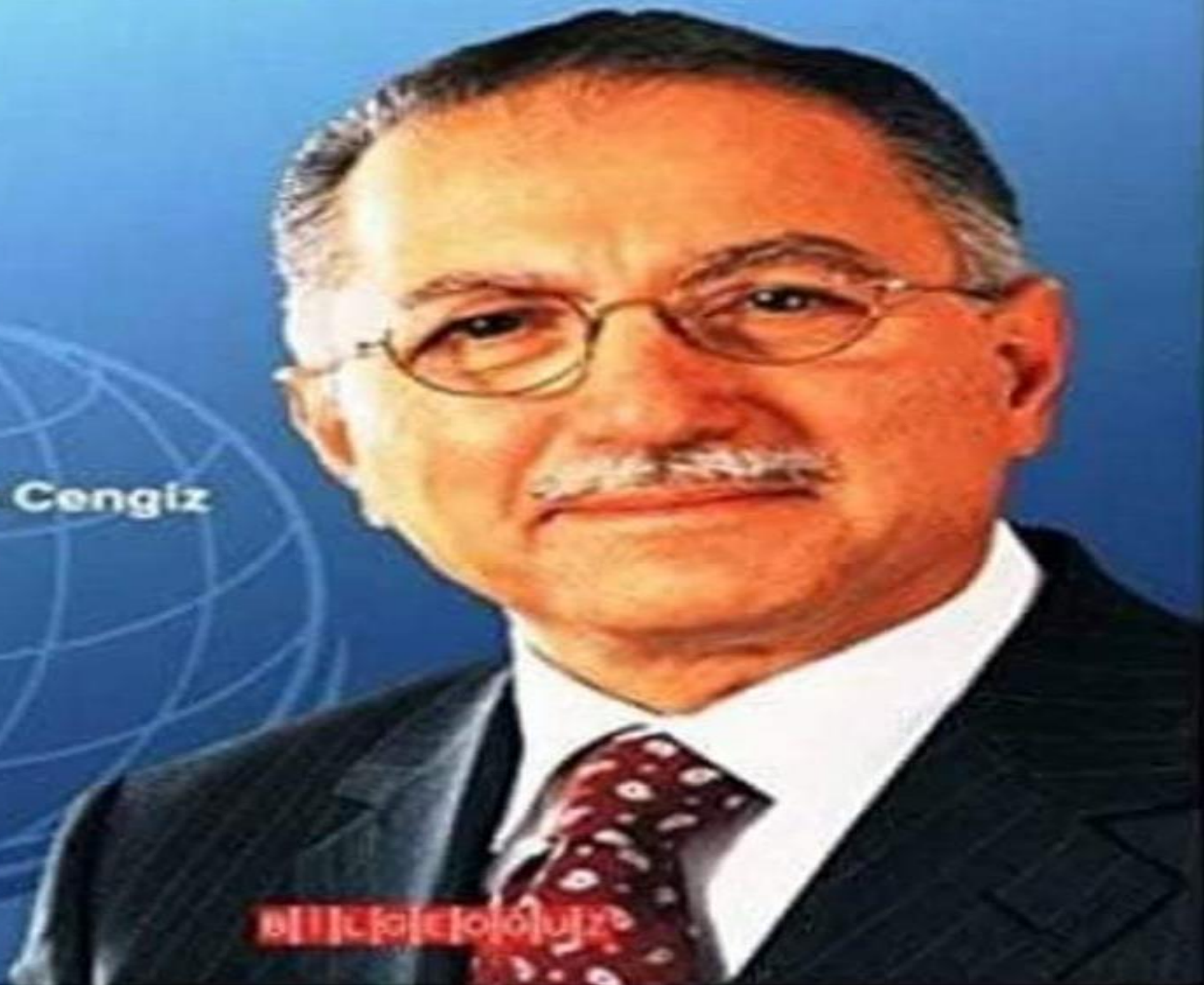
ترکی کے سابقہ مذہبی امور کے صدر و حافظِ قرآن اور آثارِ قدیمہ کے مایہ ناز ماہر مُحقق ڈاکٹر طیار اتکولاچ(Dr. Tayyar Altıkulaç)



LINK

https://tr.m.wikipedia.org/wiki/Tayyar_Alt%C4%B1kula%C3%A7

ترکی کی اسلامی تحقیقاتی کانفرنس تنظیم کے
ڈاکٹر اکمل الدین احسان اولو



LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Ekmeleddin_%C4%B0hsano%C4%9Flu



Le Palimpseste de Sanaa

Présentation de l'étude d'Asma Hilali

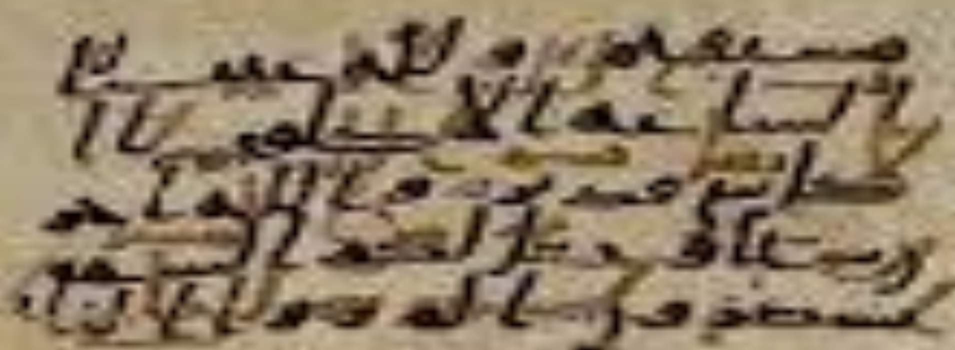
LINK

https://www.scm.uni-halle.de/_/mitwirkende/alumni/asma_hilali/?lang=en

OIC
Secretary General
TURKEY

THE SANAA PALIMPSEST

THE TRANSMISSION OF THE QUR'AN IN THE FIRST CENTURIES AH



ASMA HILALI

LINK https://global.oup.com/academic/product/the-sanaa-palimpsest-9780198793793?cc=us&lang=en&

6 - چور مچائے شور

قدیم قرآن مل گیا، سب سے
قدیم قرآن مل گیا

اور عثمان غنی کے دَور کا
قرآن مل گیا

پہلی صدی ہجری تک کا
اِس سے پہلے قرآن کا
ایک صفحہ بھی اَب تک
دستیاب نہیں ہُوا تھا

قدیم برمنگھم
قرآن
عیسائی مزہب کی
تحریروں کا
قدیم افسانہ ہے نہ
کہ مسلمانوں کا
قرآن

جسے مسلمانوں
نے 750 عیسوی
کے بعد
عیسائیوں کے
گرجا گھروں سے
لُوٹا تھا

قرآن کا 70 فیصد

عیسائی مذہب کے
تحریری افسانے ہیں
جو مسلمانوں نے گرجا
گھروں سے لُوٹ کر اپنا
قرآن بنا لیا ہے
اسلام سے پانچ سو
سال پہلے عیسائی
مذہب آیا تھا

مخطوطہ قرآن جامعہ
برمنگھم برطانیہ کی جامعہ
برمنگھم کے کتب
خانے میں
موجود قرآن جیسا
دو ورقی نسخہ جو سن
2015ء میں
برمنگھم کتب خانے سے
دریافت ہوا

جامعہ آکسفرڈ کے ریڈیو
کاربن ایکسلیریٹر یونٹ
میں کئے گئے تجزیے
سے یہ بات سامنے آئی
ہے کہ
یہ نسخہ بھیڑ یا بکری
کی کھال پر لکھا گیا ہے
جانور کے کھال پر ایک
طرف ہی لکھا جاتا تھا

نیز اس تجزیے کے
مطابق یہ

سنہ 568ء اور سنہ

645ء کے درمیان

کا نسخہ ہے

سنہ 568 عیسوی

میں اسلام کے نبی

محمد پیدا بھی نہیں
ہوئے تھے
اسلامی کُتب کے
مطابق اسلام کے
نبی

محمد 570 عیسوی
میں پیدا ہُوے

Dr Alba Fedeli ڈاکٹر البا فیڈیلی





The Birmingham
Qur'an
manuscript

Alba Fedeli
PhD student, Birmingham University

ڈاکٹر البا فیڈیلی کو
یہ مخطوطہ اس وقت ملا
جب وہ اپنی ڈاکٹریٹ کی
تحقیق کے ایک حصے
کے طور پر
مشرق وسطیٰ کے
مخطوطات کے مجموعے
میں عناصر کا مطالعہ کر
رہی تھیں

ڈاکٹر الفانسو مِنگانا







ڈاکٹر الفانسو مِنگانا (Alphonse Mingana) نے قدیم مخطوطات کو جمع کرنے کے لئے 1924، 1925 اور 1929 میں مشرقِ

وسطیٰ کے تین دورے
کئے
اَلفونس منغنا نے اپنے
مشرقِ وسطیٰ کے
دورے میں تقریباً تین
ہزار قدیم شامی اور
عربی مخطوطات
حاصل کئے

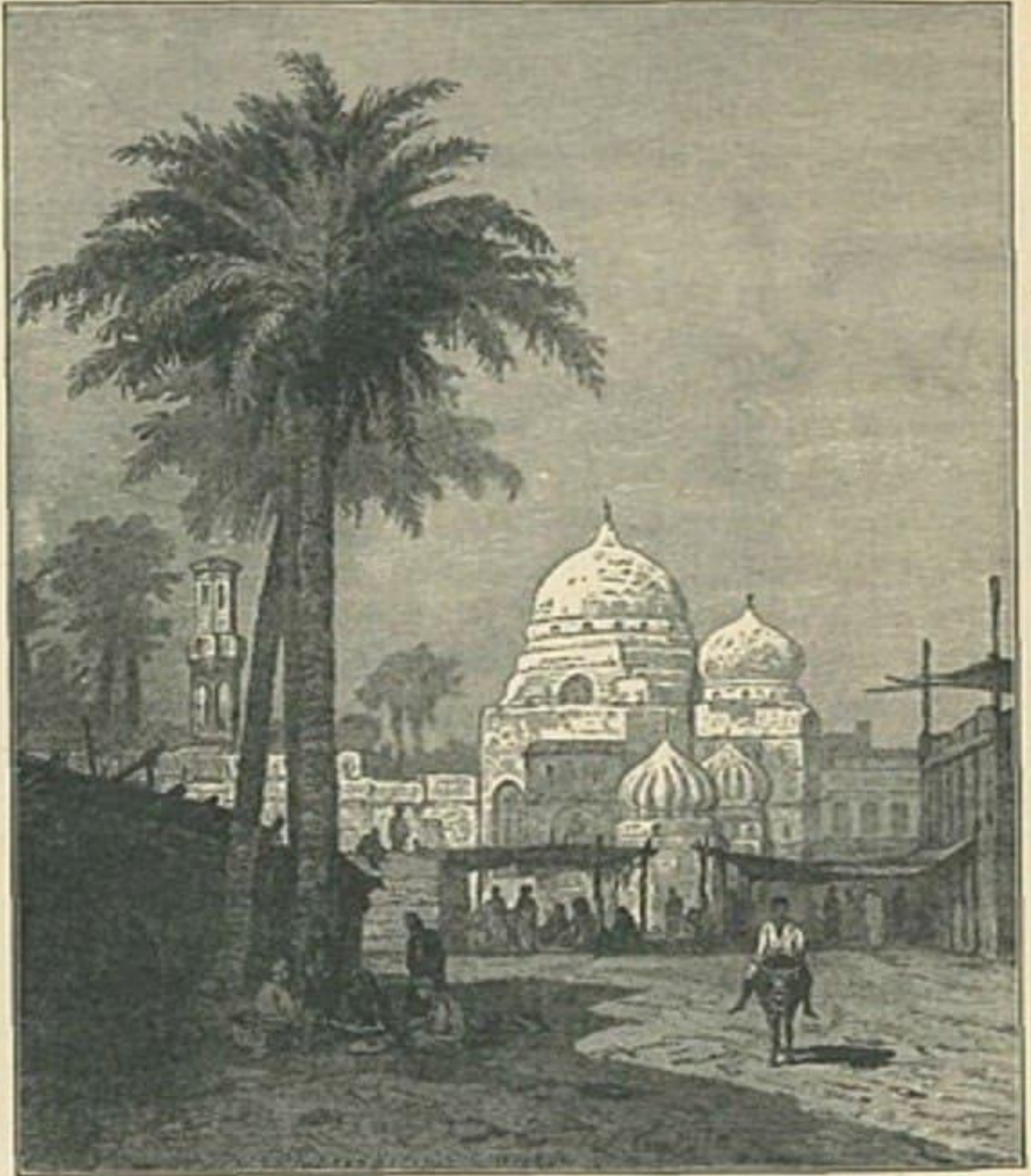
فسطاط کے
مسلمانوں نے
فسطاط کی مسجد
عمرو بن العاص
میں رکھّے
قدیم قرآنی
مخطوطات کے ایک،
ایک صفحے کو

لاکھوں لاکھوں
روپیہ لے کر یہود و
نصاریٰ کو بیچ ڈالا
فسطاط مسجد عمرو
بن العاص کے ہی
کچھ اور مخطوطات،
جرمنی اور پیرس
میں فرانس کی

قومی لائبریری (Bibliotheque nationale de France—BnF) میں بھی موجود ہے

الفسطاط

مصر کا قاہرہ سے قبل دارالحکومت



OLD CAIRO (FOSTÂT).

فسطاط مسلم مصر
کا پہلا دار الحکومت
تھا
جس کی بنیادیں
فاتح مصر
حضرت عمرو بن
عاص نے رکھی
تھی


http://islamicarchaeology.blogspot.com/

فسطاط کی مسجد
عمرو بن العاص



فسطاط

ا الله من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل
فلن تجد له وليا مرشدا ۞ وتحسبهم ايقظا وهم
رقود ونقلبهم ذات اليمين وذات ا
لشمال وكلبهم بسط ذرعيه بالوصيد ۞
لو اطلعت عليهم لوليت منهم فرارا و
لملئت منهم رعبا ۞ وكذلك بعثنهم ليتسا
لوا بينهم قال قائل منهم كم لبثتم قالوا لبثنا
يوما او بعض يوم قالوا ربكم اعلم بما
لبثتم فابعثوا احدكم بورقكم هذه
الى المدينة فلينظر ايها ازكى طعاما
فليأتكم برزق منه وليتلطف ولا يشعرن
بكم احدا ۞ انهم ان يظهروا عليكم
يرجموكم او يعيدوكم في ملتهم ولن تفلحوا
اذا ابدا ۞ وكذلك اعثرنا عليهم
ليعلموا ان وعد الله حق وان الساعة
لا ريب فيها اذ يتنزعون بينهم امرهم
فقالوا ابنوا عليهم بنينا ربهم اعلم
بهم قال الذين غلبوا على امرهم لنتخذن
عليهم مسجدا ۞ سيقولون ثلثة رابعهم
كلبهم ويقولون خمسة سادسهم كلبهم
بالغيب ويقولون سبعة وثمنهم
كلبهم قل ربي اعلم بعدتهم ما يعلمهم
الا قليل فلا تمار فيهم الا مرا ظهرا و
لا تستفت فيهم منهم احدا ۞ ولا تقو

دعوا للرحمن ولدا وما ينبغي للرحمن
ان يتخذ ولدا ان كل من في السموت و
الارض الا اتي الرحمن عبدا لقد احصيهم
وعدهم عدا وكلهم اتيه يوم القيمة
فردا ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
سيجعل لهم الرحمن ودا فانما يسرنه
بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا و
كم اهلكنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او
تسمع لهم ركزا

بسم الله الرحمن الرحيم طه ما انزلنا
عليك القران لتشقى الا تذكرة لمن يخشى
تنزيلا ممن خلق الارض والسموت العلى
الرحمن على العرش استوى له ما في السمو
ت وما في الارض وما بينهما وما تحت
الثرى وان تجهر بالقول فانه يعلم السر
واخفى الله لا اله الا هو له الاسما
ء الحسنى وهل اتيك حديث موسى اذ ر
ا نارا فقال لاهله امكثوا اني انست نا
را لعلي اتيكم منها بقبس او اجد على ا
لنار هدى فلما اتيها نودي يموسى
اني انا ربك فاخلع نعليك انك با
لواد المقدس طوى وانا اخترتك

لشاى انى فاعل ذلك غدا الا ان يشا الله
واذكر ربك اذا نسيت وقل عسى ان
يهدين ربى لاقرب من هذا رشدا ولبثوا
في كهفهم ثلث مائة سنين وازدادوا
تسعا قل الله اعلم بما لبثوا له غيب
السموت والارض ابصر به واسمع ما
لهم من دونه من ولى ولا يشرك في حكمه
احدا واتل ما اوحى اليك من كتب
ربك لا مبدل لكلمته ولن تجد من دونه
ملتحدا واصبر نفسك مع الذين يدعون
ربهم بالغدوة والعشى يريدون وجهه
ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة
الدنيا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا
واتبع هويه وكان امره فرطا وقل
الحق من ربكم فمن شا فليومن ومن شا فليكفر
انا اعتدنا للظلمين نارا احاط بهم
سرادقها وان يستغيثوا يغاثوا بما كالمهل
يشوى الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا
ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
لا نضيع اجر من احسن عملا اولئك
لهم جنت عدن تجرى من تحتهم الانهر
يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا
من سندس واستبرق متكين فيها على الارائك

دعوا للرحمن ولدا وما ينبغى للرحمن
ان يتخذ ولدا ان كل من في السموت و
الارض الا اتى الرحمن عبدا لقد احصيهم
وعدهم عدا وكلهم اتيه يوم القيمة
فردا ان الذين امنوا وعملوا الصلحت
سيجعل لهم الرحمن ودا فانما يسرنه
بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا و
كم اهلكنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او
تسمع لهم ركزا

بسم الله الرحمن الرحيم طه ما انزلنا
عليك القران لتشقى الا تذكرة لمن يخشى
تنزيلا ممن خلق الارض والسموت العلى
الرحمن على العرش استوى له ما في السموت
وما في الارض وما بينهما وما تحت
الثرى وان تجهر بالقول فانه يعلم السر
واخفى الله لا اله الا هو له الاسما
الحسنى وهل اتيك حديث موسى اذ
را نارا فقال لاهله امكثوا انى انست نا
را لعلى اتيكم منها بقبس او اجد على
النار هدى فلما اتيها نودى يموسى
انى انا ربك فاخلع نعليك انك با
لواد المقدس طوى وانا اخترتك

برمنگھم قرآنی مخطوطہ کی تفصیل سورۃ الکھف آیت 17 سے 31 میں غار والوں کا افسانہ

سورۃ مریم آیت 91 سے 98 میں عیسیٰ کے تثلیث پر بات

سورۃ طہٰ آیت ایک سے 40 تک میں موسیٰ اور ہارون کا افسانہ ہے

7 - قرآن، سورۃ الکہف، آیت 83 کا ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ بیسوصدی کی محکمہ آثار قدیمہ کی تحقیق میں بُت پرست اور ہم جنس پرست نکلا

قرآن ،سورۃ الکھف آیت

83 سے 98 تک کا

ذِی الْقَرْنَیْنِ ؐ کا افسانہ

قدیم شامی بےوقوف

عیسائیوں کا گڑھا

افسانہ ہے

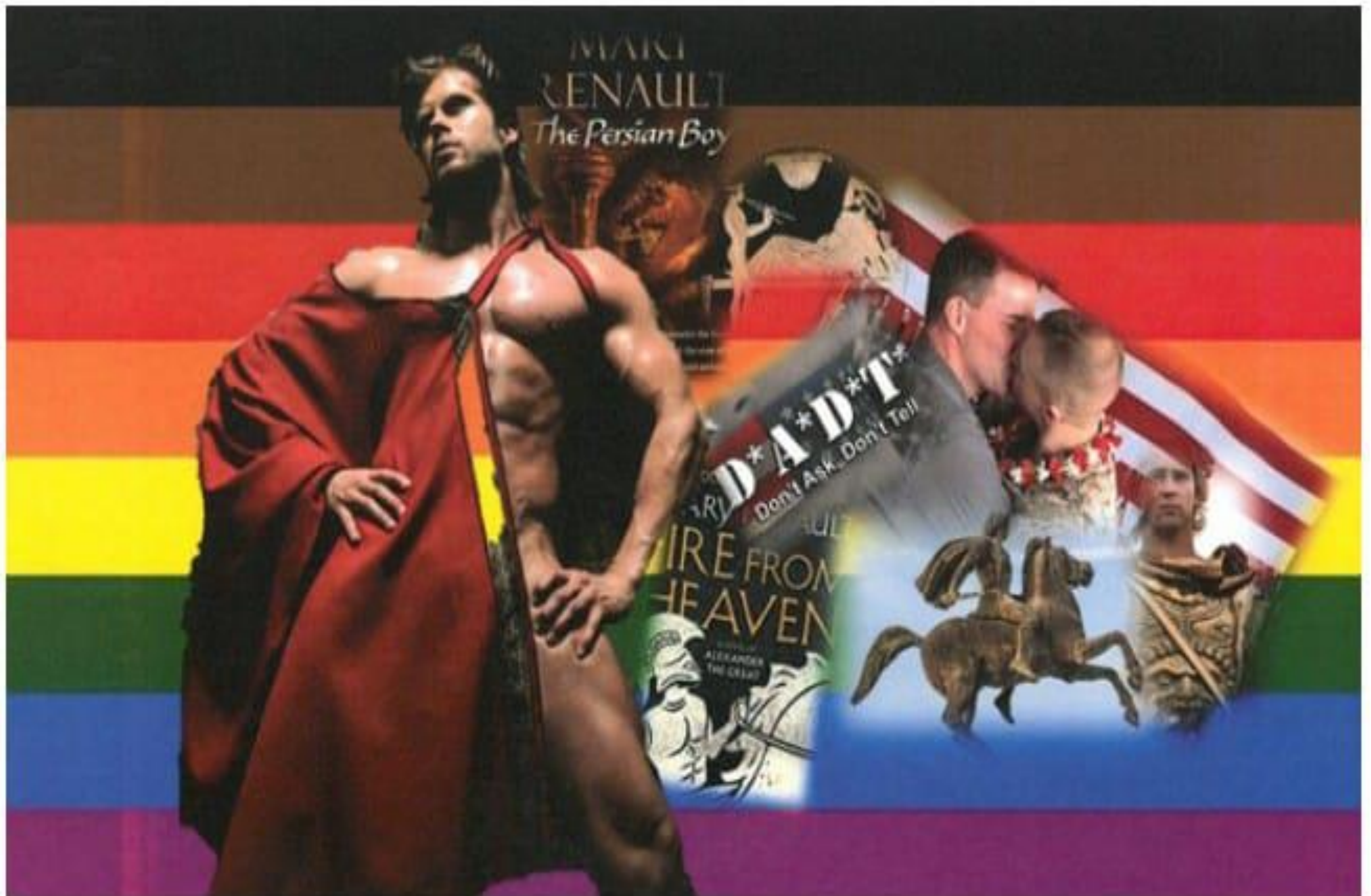
قدیم شام کے عیسائی

ذِی الْقَرْنَیْنِ ؐ کو نبی

سمجھتے تھے

Alexander the Great or Alexander the Gay?

Posted on: 19 February 2019 by Lloyd Llewellyn-Jones (Chair of Ancient History, Cardiff University) in **2019 posts**



ذِی الْقَرْنَیْنِ ؓ کے افسانے پر محقق مصنف،

Sir Ernest Alfred Thompson Wallis Budge



نے اپنی کتاب The History of the Alexander The Great Being The Suriacyversion Psuedo-Callisthenes

میں تفصیل سے لکھ دیا ہے

چائنا کی دیوار، چینیوں نے خود بنائی ہے

قرآن کے سورۃ الکھف کے افسانے میں

ذوالقرنین، سکندر اعظم کے ہاتھوں بنانا لکھا گیا ہے

The History Of Alexander The Great, Being The Suriacyversion Of The Psuedo-callisthenes



PSEUDO-CALLISTHENES, SIR ERNEST ALFRED WALLIS BUDGE

جبکہ سکندر اعظم 325
عیسوی میں پاکستان کے
ملتان قلعہ سے آگے ہی
نہیں بڑھا۔ سکندر اعظم
کے فوجیوں نے آگے
بڑھنے سے انکار کر دیا
تھا۔ مجبوراً
سکندر اعظم کو واپس
لوٹنا پڑا

قرآن کا اللّٰہَ سورۃ الکھف آیت 83
میں ذو القرنین کا واقعہ سُناتے
ہوئے کہتا ہے کہ
ہم نے اسے زمین میں حکمرانی
دی تھی اور اسے ہر طرح کا ساز
و سامان دیا تھا۔ تو اس نے ایک
ساز و سامان تیار کیا
یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی
جگہ پہنچا تو اسے ایک گرم
چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور وہاں
ایک قوم بھی پائی، ہم نے کہا اے
ذوالقرنین! یا انہیں سزا دے اور یا
ان سے نیک سلوک کر

جبکہ قرآن لکھنے
والے اِس اللّٰہ کو
معلوم ہی نہیں تھا
کہ

سورج کہیں سے
نکلتا نہیں
زمین کے گھومنے
سے ہمیں رات اور
دن ہونا دکھائی دیتے

قرآن کا اللّٰہَ آگے بتاتا ہے کہ
پھر اس نے ایک ساز و سامان
تیار کیا

یہاں تک کہ جب سورج نکلنے
کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج
کو ایک ایسی قوم پر نکلتے
ہوئے پایا کہ جس کے لیے ہم
نے سورج کے ادھر کوئی آڑ
نہیں رکھی تھی

قرآن کو جو بھی اللّٰہَ یہ سب لکھ رہا تھا

اُسے دنیا اور قانونِ قدرت کی تھوڑی سی بھی معلومات نہیں تھی

سورج کو گرم چشمے میں غروب کرا دیا۔ اُس کو جو آنکھوں سے دکھائی پڑ رہا تھا لکھتا چلا گیا

قرآن کا یہ اللّٰہَ پھر لفّاضیاں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

یہاں تک کہ جب دو
پہاڑوں کے درمیان پہنچا
ان دونوں سے اس طرف
ایک ایسی قوم کو دیکھا
جو بات نہیں سمجھ
سکتی تھی
انہوں نے کہا کہ اے
ذوالقرنین بے شک یاجوج
ماجوج اس ملک میں
فساد کرنے والے ہیں پھر
کیا ہم آپ کے لیے کچھ

محصول مقرر کر دیں اس
شرط پر کہ آپ ہمارے
اور ان کے درمیان ایک
دیوار بنا دیں

مجھے لوہے کے تختے
لا دو، یہاں تک کہ جب
دونوں سروں کے بیچ کو
برابر کر دیا تو کہا کہ
دھونکو، یہاں تک کہ جب
اسے آگ کر دیا تو کہا

کہ تم میرے پاس تانبا
لاؤ تاکہ اس پر ڈال دوں
پھر وہ نہ اس پر چڑھ
سکتے تھے اور نہ اس
میں نقب لگا سکتے تھے
کہا یہ میرے رب کی
رحمت ہے، پھر جب
میرے رب کا وعدہ آئے
گا تو اسے ریزہ ریزہ کر
دے گا، اور میرے رب کا
وعدہ سچا ہے

قرآن کا اللّٰہَ لفّاضیاں
کرتے ہوئے چین کی
دیوار ذو القرنین کے
ہاتھوں بنوا دیتا ہے
قرآن کے سورۃ الکھف کے
تمام افسانے (واقعات)
قدیم شام کے بےوقوف
عیسائیوں کے ہاتھوں گڑھے
ہوئے ہیں
جو سو فیصد جھوٹ ہے

پاکستان کے ولادت سے پہلے
تک

قرآن، سورۃ الکھف آیت 83
کی تفسیر میں
نبی ذو القرنین کو سکندر
اعظم ہی لکھا جاتا تھا
جب مولانا مودودی اور ڈاکٹر
اسرار احمد
جیسے ڈان علماء جو مسجد
میں بیٹھ کر سفید جھوٹ
بولنے والے علماء کو

محکمہ آثار قدیمہ کی تحقیق
کا پتہ چلا کہ
سکندر اعظم بُت پرست اور
ہم جنس پرست تھا تو

سورۃ الکھف آیت 83 کے

نبی
ذو القرنین کو ہٹا کر

ایرانی پارسی شہنشاہ کورش
اعظم کو

سورۃ الکھف کا نبی لکھنے
لگے

جبکہ ایرانی، پارسی، شہنشاہ

کورش اعظم بھی بُت پرست
تھا
اِس سے پہلے کہ
اِن جھوٹے علماؤں کو پتہ
چلتا
دنیا سے جا چکے تھے
ڈاکٹر اسرار احمد کی ایک
ویڈیو کلپ
ہمارے پاس موجود ہے
جس میں ڈاکٹر اسرار احمد
بےوقوف مسلمانوں کے سامنے
تقریر کر رہے ہیں کہ

پاکستان کا ذکر قرآن میں موجود ہے
سورة اور آیت کی بھی نشاندہی کر رہے ہیں

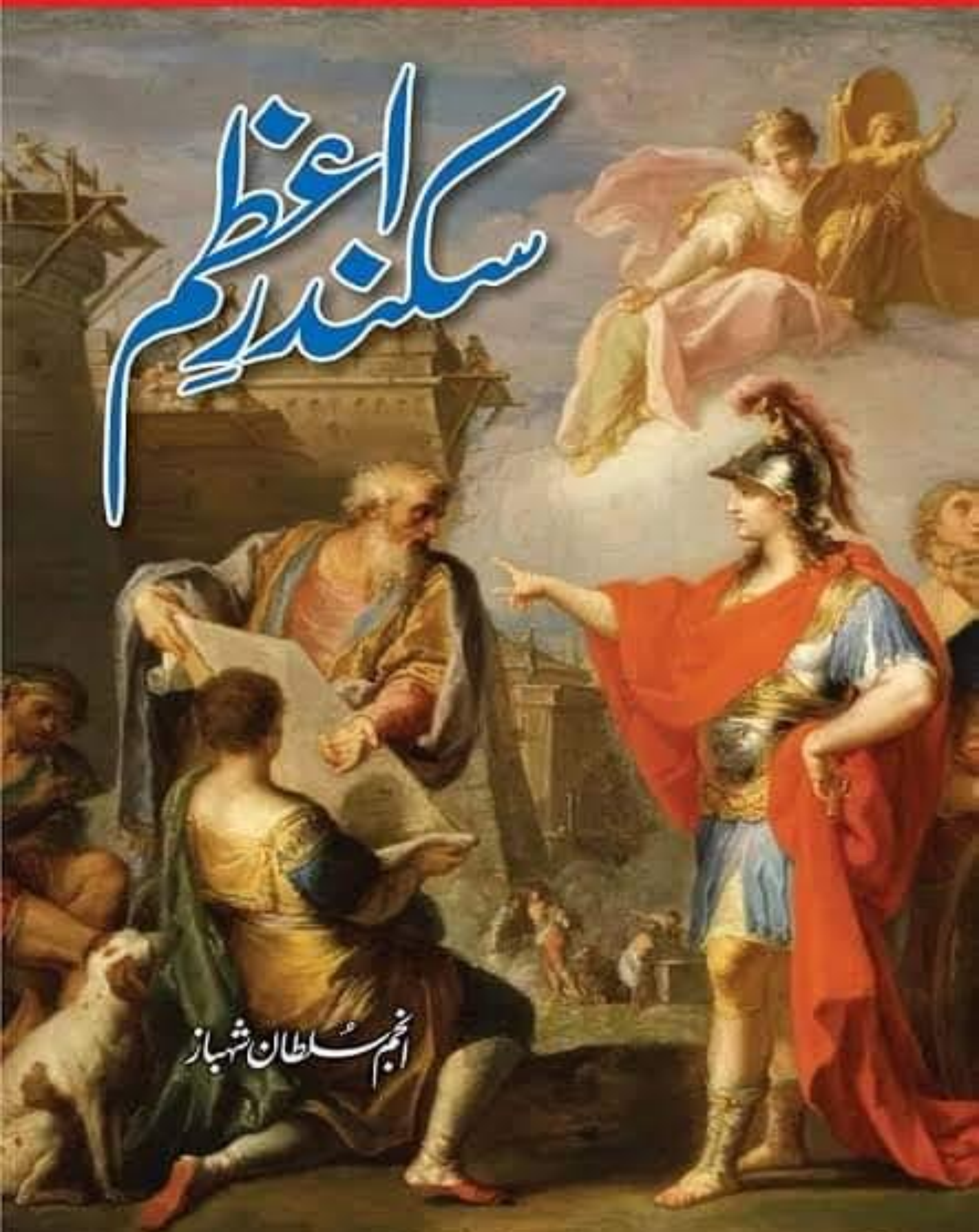





LINK

https://youtu.be/aNvyPeO4aho

ALEXANDER THE GREAT



وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا (83)

اور آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ اب میں تمہیں اس کا حال سناتا ہوں۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا (84)

ہم نے اسے زمین میں حکمرانی دی تھی اور اسے ہر طرح کا سازو سامان دیا تھا۔

فَأَتْبَعَ سَبَبًا (85)

تو اس نے ایک سازوسامان تیار کیا۔

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا (89)

پھر اس نے ایک سازوسامان تیار کیا۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلْ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا (90)

یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر نکلتے ہوئے پایا کہ جس کے لیے ہم نے سورج کے ادھر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔

قَالُوۡا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِنَّ يَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَهَلۡ نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلٰٓى اَنۡ تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ سَدًّا (94)

انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین بے شک یاجوج ماجوج اس ملک میں فساد کرنے والے ہیں پھر کیا ہم آپ کے لیے کچھ محصول مقرر کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔

قَالَ مَا مَكَّنِّىۡ فِيۡهِ رَبِّىۡ خَيۡرٌ فَاَعِيۡنُوۡنِىۡ بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا (95)

کہا جو میرے رب نے قدرت دی ہے کافی ہے سو طاقت سے میری مدد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں۔

اٰتُوۡنِىۡ زُبَـرَ الۡحَدِيۡدِ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى
بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا‌ ؕ حَتّٰٓى اِذَا
جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِىۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ
قِطۡرًا (96)

مجھے لوہے کے تختے لادو، یہاں تک کہ جب دونوں سروں کے بیچ کو برابر کر دیا تو کہا کہ دھونکو، یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس تانبا لاؤ تاکہ اس پر ڈال دوں۔

فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ وَمَا
اسۡتَطَاعُوۡا لَهٗ نَقۡبًا (97)

پھر وہ نہ اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے۔

8

GORGIAS HISTORICAL TEXTS

The History of Alexander the Great

Being the Syriac Version of Pseudo Callisthenes

E. A. Wallis Budge

gorgias press

THE HISTORY

OF

ALEXANDER THE GREAT,

BEING THE SYRIAC VERSION OF THE

PSEUDO-CALLISTHENES

EDITED FROM FIVE MANUSCRIPTS,

WITH AN

ENGLISH TRANSLATION AND NOTES

BY

ERNEST A. WALLIS BUDGE, M.A.

CAMBRIDGE:
AT THE UNIVERSITY PRESS

ܬܫܥܝܬܐ ܕܐܠܟܣܢܕܪܘܣ ܒܪ ܦܝܠܝܦܘܣ
ܡܠܟܐ ܕܡܩܕܘܢܝܐ ܀

THE HISTORY

OF

ALEXANDER THE GREAT,

BEING THE SYRIAC VERSION OF THE

PSEUDO-CALLISTHENES.

THE HISTORY

OF

ALEXANDER THE GREAT.

In the tenth century Eutychius or Sa'îd ibn-Baṭrîk[2] (died A.H. 328), the Patriarch of Alexandria, composed his universal history, in which he says that the king of Egypt, fearing to fall into the hands of Ochus, king of Persia, changed his garments, and shaved his head and beard, and fled to Macedonia. The name of this king is given as Pharaoh Shânâk فرعون شاناك[3].

Gregory abu-l-Farag or Bar Hebraeus (died A.H. 664), in his History of Dynasties says that Artaxerxes the Third, surnamed the "Black," and called Ochus by the Greeks, obtained the mastery over Egypt; that its king, Nectanebus, fled away to Macedonia, where he went about in the guise of an astrologer; that by his flattery he succeeded in seducing Olympias, the wife of Philip, the king of Macedon; and that she bore to him Alexander the "two-horned[4]."

[1] See Weismann, *Alexander*, B. 2, p. 503; and Favre, *Mélanges*, t. II., p. 90. An anonymous Hebrew version of the history of Alexander has been published by Levi in the *Sammelband*, II., of the Society מקיצי נרדמים. I owe this reference to Dr. Ad. Neubauer, but I have not been able to see the publication.

[2] The work of Eutychius was edited with a Latin translation by Edward

[illegible]
the quarters from whence the spoilers come forth." Then all the officers of his palace accepted what Alexander said to them, and straightway the trumpets sounded in Alexandria, and the troops were numbered that went forth with him, three hundred and twenty thousand men. And king Alexander bowed himself and did reverence, saying, "O God, Lord of kings and judges, thou who settest up kings and destroyest their power, I know in my mind that thou hast exalted me above all kings, and thou hast made me horns upon my head[1], wherewith I might thrust [illegible] heavens that I may receive strength greater than [that of] the kingdoms of the world and that I may humble them, and I will magnify thy name, O Lord, for ever, and thy memorial shall be from everlasting to everlasting, and I will write the name of God in the charter of my kingdom, that there may be for Thee a memorial always. And if the Messiah, who is the Son of God, [illegible]

A CHRISTIAN LEGEND CONCERNING ALEXANDER[1].

An exploit of Alexander the son of Philip the Macedonian, [shewing] how he went forth to the ends of the world, and made a gate of iron[2], and shut it in the face of the north wind, that the Hûnâyê [Huns][3] might not come forth to spoil the countries: from the manuscripts in the house of the archives of the kings of Alexandria.

In the second year, or the seventh, of the reign of Alexander, he set his crown upon his head and arranged himself in his royal apparel, and sent and called those who wore his royal

ridden to see what would happen to them, and they saw that they died the moment that they reached the sea. And king Alexander was afraid and retired, and he knew that it was

the ends of the heavens. So the whole camp mounted, and Alexander and his troops went up between the fœtid sea and the bright sea to the place where the sun enters the window of heaven; for the sun is the servant of the Lord, and neither by night nor by day does he cease from his travelling. The place of his rising is over the sea, and the people who dwell there,

sea, that they be not burnt by his rays; and he passes through the midst of the heavens to the place where he enters the window of heaven; and wherever he passes there are terrible mountains, and those who dwell there have caves hollowed out in the rocks, and as soon as they see the sun passing [over them], men and birds flee away from before him and hide in the caves.

mountains which I have seen." The old men, the natives of the country, said to the king: "Yea, by your majesty, my lord the king, neither we nor our fathers have been able to march one step in it, and men do not ascend it either on that side

and the nations within it." Alexander said, "Who are the nations within this mountain upon which we are looking?......" The natives of the land said, "They are the Huns." He said to them, "Who are their kings?" The old men said: "Gôg[1] and Mâgôg and Nâwâl the kings of the sons of Japhet; and Gig

and Shûmârdâḳ, and Glûsîḳâ, and 'Ekshâphâr, and Salgaddô, and Nisliḳ, and Âmarphil, and Ḳâ'ôzâ, these are the kings of the Huns[2]." Alexander said, "What is their appearance, and their clothing, and their languages?" The old men answered and said to the king: "Some of them have blue eyes, and their

women have but one breast apiece; and the women fight more than the men, for they wound a man with knives. They hang knives upon their thighs and arms and necks, so that, if one of them should get into a fight, wherever she stretches out her hand she can lay hold of a knife. They wear dressed skins; and they eat the raw flesh of everything which dies of theirs; and they drink the blood of men and of animals[1]. They do not besiege or fight against cities and fortresses, but they run to the paths and gates of fortresses and cities, and they surround the men who come out to meet them outside. They are swifter than the wind that blows, and ere the rumour of their going forth to battle is heard, they outstrip the whole world; for they are sorcerers, and they run between heaven and earth, and their chariots and swords and spears flash like fearful lightnings.

of his rising is over the sea, and the people who dwell there

sea, that they be not burnt by his rays; and he passes through the midst of the heavens to the place where he enters the window of heaven; and wherever he passes there are terrible mountains, and those who dwell there have caves hollowed out in the rocks, and as soon as they see the sun passing [over them], men and birds flee away from before him and hide in the caves, for rocks are rent by his blazing heat and fall down, and whether they be men or beasts, as soon as the stones touch them they are consumed. And when the sun enters the window of heaven, he straightway bows down and makes obeisance before God his Creator; and he travels and descends the whole night through the heavens, until at length he finds

When Alexander had heard what the old men said, he marvelled greatly at the great sea which surrounded all creation; and Alexander said to his troops, "Do ye desire that we should do something wonderful in this land?" They said to him, "As thy majesty commands we will do." The king said, "Let us make a gate of brass and close up this breach." His troops said, "As thy majesty commands we will do." And Alexander commanded and fetched three thousand smiths, workers in iron, and three thousand men, workers in brass. And they put down brass and iron, and kneaded it as a man kneads when he works clay. Then they brought it and made a gate,

And king Alexander fetched [an engraver] and inscribed upon the gate: "The Huns shall go forth and conquer the countries of the Romans and of the Persians, and shall cast arrows with......, and shall return and enter their own land. Also I have written that, at the conclusion of eight hundred and twenty-six years, the Huns shall go forth by the narrow way which goes forth opposite Hallirda, whence the Tigris goes forth like the stream which turns a mill, and they shall take captive the nations, and shall cut off the roads, and shall make the earth tremble by their going forth. And again I have written and made known and prophesied that it shall come to pass, at the conclusion of nine hundred and forty years,...... another king, when the world shall come to an end by the command of God the ruler of creation. Created things shall anger God, and sin shall increase, and wrath shall reign[1], and the sins of mankind shall mount up and shall cover the heavens, and the Lord will stir up in His anger the kingdoms that lie within this gate; for when the Lord seeks to slay men, he sends men against men, and they destroy one another. And the Lord will gather together the kings and their hosts which are within this mountain, and they shall all be assembled at His beck, and shall come with their spears and swords, and shall stand behind the gate, and shall look up to the heavens, and shall

9 - بیسویں صدی کے

علماء نے دعوٰی کیا تھا کہ

دنیا میں سوا لاکھ انبیاء تشریف لائے

جبکہ عالمی محکمہ آثار قدیمہ کی جدید تحقیق میں

ثابت ایک بھی نہیں ہُوے

محکمہ آثار قدیمہ کی
جدید تحقیق میں
چار نبیوں کی تصدیق ہو
گئی ہے
جن کو بنی اسرائیل نے
اپنی تقریباً 65 سالہ
بابُل کی غلامی کے دوران
فرعونوں کی شیرت پر
نبی بنایا تھا

مصری مصنف احمد عثمان قاہرہ

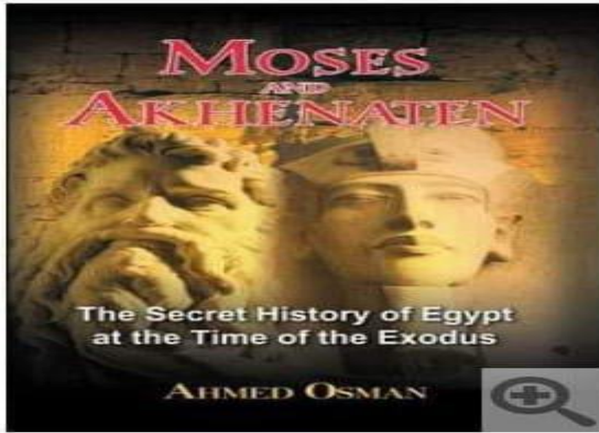


نمبر ایک
فرعون آمحتب الثالث
1391 سے 1353 قبل مسیح کو
موسیٰ علیہ السلام بنایا گیا تھا

مصری مصنف احمد عثمان قاہرہ کی کتاب

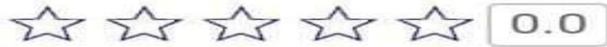
Set My Store 

  BAM! BOOKS-A-MILLION  



Moses and Akhenaten : The Secret History of Egypt at the Time of the Exodus

by Ahmed Osman

 0.0

No Reviews Write the First Review

Paperback

$20.00

For Delivery : In Stock.

Add To Cart

Add to WishList

LINK https://www.booksamillion.com/p/Moses-Akhenaten/Ahmed-Osman/9781591430049?id=8563264995809

نمبر دو

فرعون اخیناتن

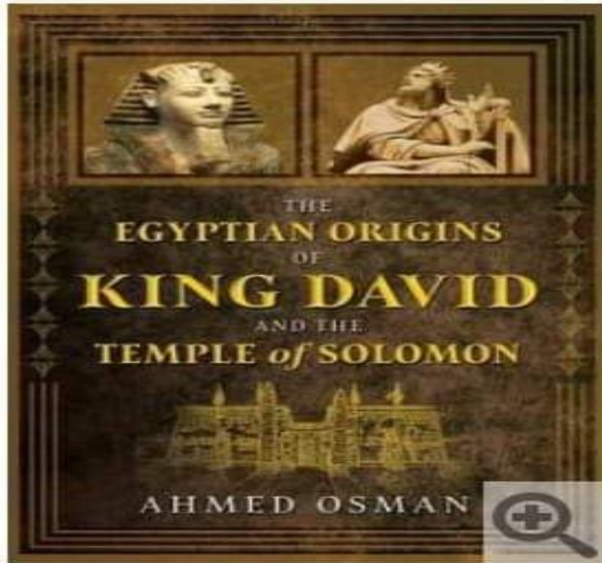
1351 سے 1334 قبل مسیح کو

داؤد علیہ السلام بنایا گیا تھا

مصری مصنف احمد عثمان قاہرہ کی کتاب

Set My Store 

  BAM! BOOKS-A-MILLION  



The Egyptian Origins of King David and the Temple of Solomon

by Ahmed Osman

 5

1 Review Write a Review

Paperback

$18.00

For Delivery : In Stock.

Add To Cart

Add to WishList

eBook

$11.99

Add To Cart

Add to WishList

نمبر تین

فرعون توت عنخ آمون

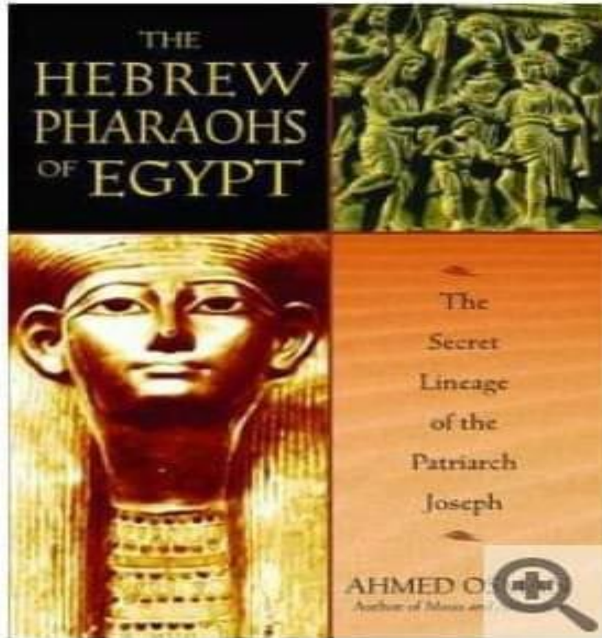
1332 سے 1323 قبل مسیح کو

سلیمان علیہ السلام بنایا گیا تھا

مصری مصنف احمد عثمان قاہرہ کی کتاب

Set My Store 

  BAM! BOOKS-A-MILLION  



The Hebrew Pharaohs of Egypt : The Secret Lineage of the Patriarch Joseph

by Ahmed Osman

 0.0

No Reviews Write the First Review

Paperback

$16.00

For Delivery : In Stock.

Add To Cart

Add to WishList

نمبر چار
فرعون یویا
جوزف
1390 قبل مسیح
کو
یوسف علیہ السلام
بنایا گیا تھا

مصری مصنف

احمد عثمان قاہرہ کی تصنیف میں

جو نٹ پر آن لائن موجود ہے

مصری مصنف احمد عثمان قاہرہ



بخت نصر

بابل،ملک بابل کا بادشاہ

زمانہ شہزادگی میں مصر فتح کیا

اپنے باپ نبولا سر کے بعد تخت پر

بیٹھا۔ 597ء قبل مسیح میں یہوداہ

(جودیا) کی بغاوت فرو کی

اس علاقے میں دوبارہ بغاوت ہوئی تو
یروشلم کو تباہ کر دیا

اور چار ہزار یہودیوں کو گرفتار
کرکے بابل لایا

یہودیوں کی اس قید کو بابل کی
اسیری کہا جاتا ہے

اس عہد میں سلطنت کی زیادہ تر
دولت بابل کی قلعہ بندی اور تعمیرات

پر خرچ کی اس کا محل عجوبہ روزگار تھا

بابل کے معلق باغات سات عجائبات میں ایک اسی نے بنوائے تھے

بابل علم و ادب اور تہذیب و تمدن کا بہت بڑا مرکز تھا۔ بائبل میں اس کا ذکر نبوکد نضر کے نام سے ہے

شہنشاہ ایران کورش اعظم نے بابل فتح کرکے یہودیوں کو آزاد کر دیا تھا جو اس وقت سلطنت بابل کے غلام تھے

کوروش اعظم جو سائرس اعظم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، قدیم ایران کا ایک عظیم بادشاہ تھا

اس نے ایران میں ہخامنشی سلطنت کی بنیاد رکھی

اس کی قیادت میں ایران نے جنوب مغربی ایشیا، وسطی ایشیا، یورپ کے کچھ علاقے اور کوہ قاف کو فتح کیا

مغرب میں بحیرہ روم اور در دانیال سے لیکر مشرق میں ہندوکش تک کا علاقہ فتح کرکے سائرس نے اس وقت تک کی تاریخ کی عظیم ترین سلطنت قائم کی

سائرس کو یہودیت میں بھی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے
کیونکہ اس نے بابل فتح کر کے

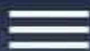
یہودیوں کو آزاد کر دیا تھا جو اس وقت سلطنت بابل کے غلام تھے

بنی اسرائیل رہ
رہے تھے
بابُل کی غلامی میں
اور لکھ رہے تھے
مصر کے فرعونیوں
کے غلامی میں
جبکہ عالمی محکمہ
آثار قدیمہ کو

بنی اسرائیل کی
فرعونیوں کے
غلامی میں
ہونے کے کوئی
ثبوت دستیاب
نہیں ہو پائے
ہیں

10 - قرآن کی بہت
سی آیات اور تمام
الہامی کُتب میں
موسیٰ علیہ السلام
کے
واقعہ میں سمندر پر
لاٹھی مارنے پر جو
راستہ بن گیا تھا وہ
فراڈ نکلا گیا ہے

مصر میں گیزہ، شہر
(قاہرہ) فرعونیوں کا
دارالخلافہ سے
جزیرہ نما سینا جانے
کے لئے 150 کلومیٹر
چوڑی زمین موجود ہے
لاکھوں سال سے نہ
کوئی سمندر تھا نہ ہے
اور نہ لاکھوں سال میں
رہے گا








Port Said
بور سعيد

El Mallahah
الملاحة

El-Qantara
el-Sharqîya
صوامع
القنطره شرق

Abu Khalifah

Ismailia




3D





(31°05'35"N 32°20'06"E) 183 km





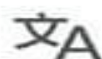



Suez Canal
Ismailia
N
5 km
Aug 6, 2014


Expansion
Ismailia
Detail
Apr 5, 2016

Suez Canal

Article Talk






For the 2021 incident, see 2021 Suez Canal obstruction.

The **Suez Canal** (Arabic: قَنَاةُ ٱلسُّوَيْسِ, *Qanātu as-Suways*) is an artificial sea-level waterway in Egypt, connecting the Mediterranean Sea to the Red Sea through the Isthmus of Suez and dividing Africa and Asia. The canal is part of the Silk Road that connects Europe with Asia.

Suez Canal



ΚΕΙΥΧΕΜΝΗϹΘΗΤΙΤΩΝΕΝΘΑΔΕΚΛΗΡΙΚΩΝΤΕΚΜΟΝΑΧΩΝΚΛΟΠΠΩΝ
ΜΝΗϹΘΗΤΙϹΘΕΛΟΥΚΚΑΙΟΥΜΟΥΚΗΛΙΟΥΨΗΦΟΘΗΤΩΝΚΠΑΝΤΟϹΤΟΥΟΙΚΟΥΑΥΤΩΝ

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بنی
اسرائیل کو تسلی دی اور فرمایا خوف نہ
کرو خدا کا وعدہ سچا ہے
وہ تم کو نجات دے گا اور تم ہی کامیاب
ہو گے ' اور پھر دربار الٰہی میں دست
بدعا ہوئے
وحی الٰہی نے موسیٰ (علیہ السلام) کو
حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو سمندر پر
مارو تاکہ پانی پھٹ کر بیچ میں راستہ
نکل آئے

چنانچہ موسیٰ (علیہ السلام) نے ایسا ہی
کیا جب انھوں نے سمندر پر اپنا عصا
مارا تو پانی پھٹ کر دونوں جانب دو
پہاڑوں کی طرح کھڑا ہوگیا

اور بیچ میں راستہ نکل آیا اورحضرت
موسیٰ (علیہ السلام) کے حکم سے تمام
بنی اسرائیل اس میں اتر گئے
اور خشک زمین کی طرح اس سے پار
ہوگئے
فرعون نے یہ دیکھا تو اپنی قوم سے
مخاطب ہو کر کہنے لگا یہ میری کرشمہ
سازی ہے کہ بنی اسرائیل کو تم جا
پکڑو لہٰذا بڑھے چلو چنانچہ فرعون اور
اس کا تمام لشکر بنی اسرائیل کے
پیچھے اسی راستے پر اتر لیے
لیکن اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازی دیکھئے
کہ
جب بنی اسرائیل کا ہر فرد دوسرے کنارہ
پر سلامتی کے ساتھ پہنچ گیا تو پانی
بحکم الٰہی

پھر اپنی اصلی حالت پر آگیا اور فرعون
اور اس کا تمام لشکر جو ابھی درمیان
ہی میں تھا غرق ہوگیا

قرآن ،سورۃ یونس

وَجَاوَزْنَا بِبَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓی اِذَآ
اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوٓا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
(90)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے
پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے
لشکر نے ظلم اور زیادتی سے ان کا
پیچھا کیا

یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا

میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر
جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور
میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

قرآن، سورة البقرة

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنَاكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (50)

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو
پھاڑ دیا پھر تمہیں تو بچا لیا اور
تمہارے دیکھتے دیکھتے فرعونیوں کو
ڈبو دیا

قرآن، سورة الشعراء

فَاَوْحَيْنَـآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ (63)

پھر ہم نے موسٰی کو حکم بھیجا کہ اپنی
لاٹھی کو سمندر پر مار، پھر پھٹ گیا
پھر ہر ٹکڑا بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا

نہر سوئز مصر کی ایک سمندری گذرگاہ ہے جو بحیرہ روم کو بحیرہ قلزم سے ملاتی ہے

اس کے بحیرہ روم کے کنارے پر پورٹ سعید اور بحیرہ قلزم کے کنارے پر سوئز شہر موجود ہے

نہر سوئز 163 کلومیٹر لمبی ہے

نہر سوئز 1869 میں زمین کھود کر بنائی گئی

خلاصہ

موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے نکل کر جزیرہ نما سینا پہنچنے میں کوئی سمندر نہیں تھا

نا ہی مصر کے شہر گیزہ جو فرعونیوں کا دارالخلافہ تھا

سے نکل کر جزیرہ نما سینا، جبل نیبو یا کوہ سیناء جانے میں کہیں بھی راستے میں سمندر نہیں تھا

پورٹ سعید سے سوئیز شہر تک

ایک سو پچاس کلومیٹر زمین موجود ہے

لاکھوں سال سے نہ کوئی سمندر تھا نہ ہے اور نہ لاکھوں سال تک ہوگا

موسیٰ علیہ السلام کے افسانے کو گڑھنے والے وہ لوگ تھے جو

2600

سال قبل بابل کے بادشاہ بخت نصر نے

فلسطین پر حملہ کرنے کے بعد بنی
اسرائیل کو قیدی بنا کر
بابُل لایا تھا

بنی اسرائیل تقریباً 65 سال

بابُل کی قید میں رہے
فارس کے بادشاہ کورش اعظم نے اپنے
وقت میں
اسرائیلیوں کو بابُل کی غلامی سے آزاد
کرا کر
واپس فلسطین بھیجا تھا
بنی اسرائیل حکومتِ بابل کے قید میں
تھے
لکھ مصر کے فرعونیوں کے قید میں
رہے تھے

جبکہ فرعون آمنحتب الثالث 1391 سے
1353 قبل مسیح کی ہی سیرت پر
مصنوعی موسیٰ علیہ السلام کو
گڑھا ہے
یہ لوگ حکومتِ بابل کے قید میں پیدا
ہوئے اور وہیں جوان ہوئے
جنہوں نے جزیرہ نما سینا اور مصر کو
دیکھا ہی نہیں تھا قید میں تھے
مصر اور صحراء سینا کا جغرافیہ تک
نہیں معلوم تھا

جیسے شاعرِ مشرق علامہ اقبال
بیسویں صدی میں
لفّاضیاں کر کے چلے گئے
جنہیں افریقی ممالک مصر سے مراکش
کے درمیان کا جغرافیہ ہی نہیں معلوم تھا

اور جھوٹ پر جھوٹ بول کر شاعری
کرتے رہے اور لکھ ڈالا

دشت تو دشت ہیں دریا بھی
نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے
گھوڑے ہم نے

جنہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ
مصر سے مراکش تک کے بیچ میں
کوئی سمندر نہیں ہے اور

شراباً طہورہ
کے گھوڑے پر بیٹھ کر اسلامی
گھوڑا دوڑا دیا

عیسائی امیر معاویہ کا معروف
جرنل



عقبہ بن نافع مصر سے لیبیا فتح کرتے ہوئے اَلْقَیْرَوَان (کیروان) ملک تونسیا گیا

تھا۔ دوسری بات عقبہ بن نافع عیسائی نکلا

طارق بن زیاد بھی مراکش سے جبرالٹر، ہسپانیہ، اسپین پر اُترا تھا

کشتیوں پر سوار تھا نہ کہ گھوڑے پر

جبکہ ولید بن عبدالملک کا جرنل طارق بن زیاد بھی عیسائی نکلا

شاعرِ مشرق علامہ اقبال کو نہ جانے کس مولوی نے بتا دیا تھا کہ اسلامی لشکر گھوڑے پر بیٹھ سمندر پار کیا تھا

اسلامی لشکر کے فتوحات میں کہاں اور کون سا سمندر

پڑا تھا کوئی عقل مند مولوی
ہمیں بتائے گا

ایتھوپیا کا بادشاہ بھی سوئز شہر ہوتے
ہوئے سمندر کے کنارے، کنارے یمن پر
حملہ کیا نا کہ بحیرہ احمر پر گھوڑے
دوڑا کر

شاعر مشرق علامہ اقبال کو

سکندر اعظم نہ دکھا جو
مقدونیہ، یونان سے نکل کر
پاکستان پہنچ گیا اور نا ہی
چنگیز خان، ہلاکو خان دکھا

جو منگولیا سے
نکل کر بغداد، عراق

کو گھوڑوں کے
ٹاپوں سے کچل ڈالا
تھا
خلافتِ عباسیہ کا نام
و نشان مٹا دیا
نتیجے میں
خلافتِ عباسیہ
ختم ہو گئی

11 - قرآن میں جرائم کی سزائیں 38 سو سال پہلے بابل کا

بُت پرست، بادشاہ حموربی جس کا خدا مردوک، شمسی بچھڑا تھا نے اپنی حکومت میں عوام کے لئے 282 قانون مرتب کئے تھے

LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%AD%D9%85%D9%88%D8%B1%D8%A8%DB%8C

جو مسلمانوں نے چوری کر کے اپنے قرآن میں لکھ لئے

چور کا ہاتھ کاٹنے کی، جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر

سورة المائدة 38

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا

چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو

سورة المائدة 45

اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ

جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے
آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان
کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت
اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر

حموربی (1792 تا 1750 ق م)

اٹھارویں صدی قبل مسیح میں قدیم بابل
کے پہلے شاہی خاندان کا چھٹا اور سب
سے مشہور بادشاہ گزرا ہے

سمیر اور اکاد "جنوبی عراق" کی شہری

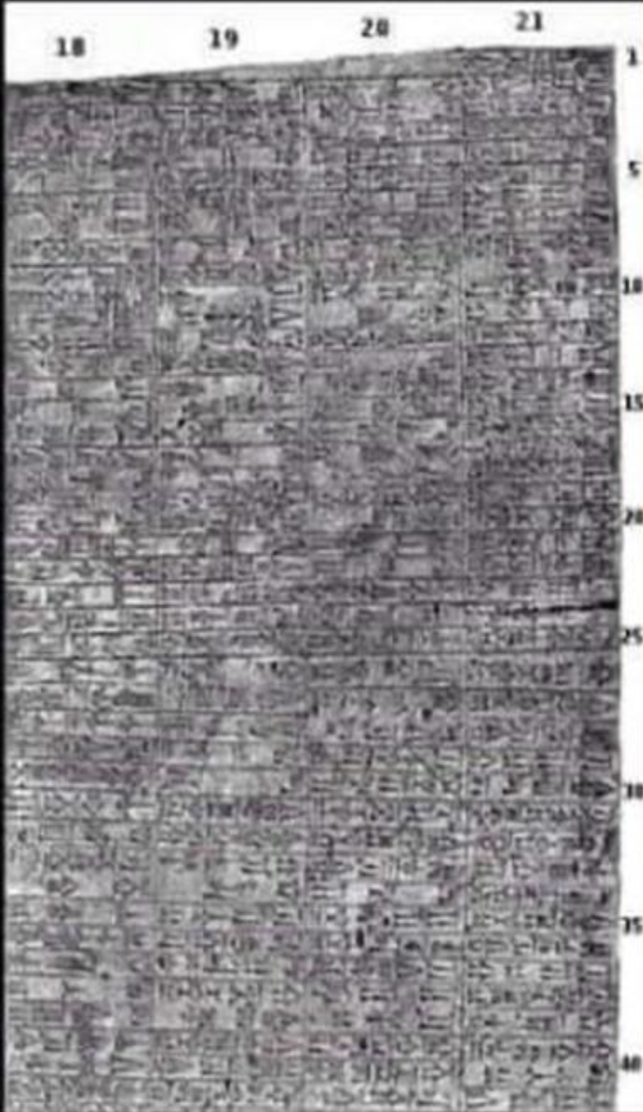
ریاستوں کو اپنی قلمرو میں شامل کیا
اور لرسا کے ایلمی بادشاہ کو شکست
دے کر اس کے علاقے پر قبضہ کر لیا

مگر فتوحات سے زیادہ اپنے ضابطہ
قوانین کے لیے مشہور ہے حموربی کا
قانونی، آئینی اور اخلاقی ضابطہ دنیا کا

سب سے قدیم ضابطہ ہے اور 282 قوانین پر مشتمل ہے



حموربی کا قدیم قانون اور قرآن



inscription



Law Code Stele of King Hammurabi



Hammurabi's Code prescribed specific punishments for citizens who broke the law. One law said, "If a man put out the eye of another man, his eye shall be put out." Later historians summarized Hammurabi's Code with the phrase, "An eye for an eye, a tooth for a tooth." This means that whoever commits an injury should be punished in the same manner as that injury.



The Code of Hammurabi Mesopotamia



Hammurabi was a Mesopotamian king who recorded a system of laws called the Code of Hammurabi. He ordered 282 laws engraved in stone and placed in a public location for everyone to see.






ASHURBANIPAL

اس میں آنکھ کے بدلے آنکھ اور
دانت کے بدلے دانت کی سزا کا ذکر
ہے
اور یہ بھی درج ہے کہ بیل گاڑی
والے کا معاوضہ کتنا ہونا چاہئیے اور
سرجن کا کتنا

اگر کوئی انجینئر پُل بنائے گا تو اسے
اپنے خاندان سمیت اس پل کے نیچے
سونا پڑے گا

اگر کوئی مکان گر جائے اور مالک
مکان اس وجہ سے مر جائے تو
معمار کو موت کی سزا ملتی تھی

اگر کپتان کی غلطی سے بحری جہاز
تباہ ہو جائے تو کپتان کو نقصان کا
ازالہ کرنا پڑتا تھا

الہامی کُتب کے قوانین اسی سے ماخوذ ہیں

انجیل میں اس کا نام ام رافیل

فرماں روائے شنار“ (سمیر) ہے

ضابطہ قوانین میں عدالت، کھیتی باڑی، آبپاشی، جہاز رانی، غلاموں کی خریدوفروخت، آقا اور غلام کے تعلقات، شادی بیاہ، وراثت، ڈاکا، چوری وغیرہ سے متعلق قانون کے اصول بیان کیے گئے ہیں

یہ ضابطہ پتھر کی تختی پر کندہ ہے اور برٹش میوزیم میں محفوظ ہے

حموربی نے بکثرت عمارتیں بنوائیں اور نہریں کھدوا کر آبپاشی کا نظام درست کیا





قرآن میں
زنا بالجبر کی سزا
موجود نہیں ہے
کیوں ؟



12 - قرآن میں

قرآن کے افسانوی
نوح علیہ السلام

قرآن میں سورۃ نوح میں
نوح علیہ السلام کا واقعہ چار ہزار سال قدیم

(GILGAMESH) رزمیہ گلگامش
میسوپوٹیمیا کی ایک رزمیہ نظم سے چوری کر کے مسلمانوں نے قرآن میں لکھ لیا ہے



LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Gilgamesh

قدیم میسوپوٹیمیا کے
افسانوی کردار

دیوتا اینکی ، إنكي (ای
اے) یا إنليل
کی طرف سے
أوتنابيشتيم کو
(UTNAPISHTIM)
کشتی بنانے کا کام سونپا
گیا

إنكي هو أحد أهم الآلهة في الأساطير السومرية، والذي عُرِفَ فيما بعد باسم **إئا** أو **إيا** في الأساطير الأكادية والبابلية. بُدِئَت عبادته بوصفه الراعي الأكبر لإريدو في سومر، ثم انتشرت عبادته في جميع أنحاء بلاد الرافدين، وتعدتها إلى بلاد الحثيين والحوريين. كان إله الحِرَف والمِهَن والصَّنْعات والاختراعات (جَشَم)، والذكاء والحكمة (جِشتو، وتعني حرفياً "الأذن"، وهذه علاقة قديمة بين السمع والفهم)، وهو إله المياه العذبة والخصوبة، والخَلْق (نوديمّود : نو، شبه، ديم مود، يحمل، أي "حامل الشبه"، وهو الإنسان، وهذا أصل قديم للمفهوم الديني في الأديان الإبراهيمية عن أن الإنسان خُلِقَ على صورة الرب)، أي خالق الروح والجسد، وهو الشافي المعافي من الأمراض (إله الدواء)، وهو محيي الموتى، وحامي الحضارة البشرية والوجود الإنساني. الرقم المقدس الخاص باسمه هو "40".[1]





تمثال الإله إيا (السومري:إنكي) في المتحف العراقي

من غير المعروف بالضبط المعنى الحقيقي للاسم، ولكن الترجمة الأكثر شيوعاً هي "رب الأرض": حيث أن "إن" السومرية تُرجِمَتْ كلقب يعادل معنى "رب" أو راعي؛ "كي" تعني "الأرض"؛ ولكن هناك نظريات أخرى تقول بأن كي في هذا الاسم تعود لأصل آخر، ربما كور بمعنى "تلة"، ولكن المعنى الأول أقوى.



إنليل





إنليل، وعُرف لاحقًا باسم **إليل**، هو إله سومري قديم، يُعتبر إله الرياح والهواء والأرض والعواصف. اعتُبر في البداية رئيس آلهة البانثيون السومري، لكن عبده الأكاديون والبابليون والآشوريون والحوريون لاحقًا. كان معبد إكور في مدينة نيبور مركز عبادة الإله إنليل الرئيس، واعتُقد أن إنليل بنى معبده بنفسه، واعتُبر «الحبل الرابط» بين الأرض والسماء. يُشار إلى إنليل في بعض النصوص السومرية بـ نونامنير. وفقًا لإحدى الأناشيد الملحمية السومرية، كان إنليل مقدسًا لدرجة شديدة، حتى أن الآلهة الأخرى لم تستطع النظر إليه. برز دور الإله إنليل خلال القرن 24 قبل الميلاد مع ازدهار نيبور. اضمحلت عبادة إنليل بعدما دمر العيلاميون مدينة نيبور في العام 1230 قبل الميلاد، وخُلع عن رئاسة آلهة البانثيون السومري على يد الإله البابلي مردوخ. كان الإله بيل النظير البابلي للإله إنليل ومردوخ وإله الرعي تموز (أو دموزي).

إنليل





إنليل

𒀭𒂗𒆤



تمثال صغير لإنيل جالسًا على عرشه في نفر، يقدّر تاريخه بين 1600 و1800 قبل الميلاد ويعرض اليوم في المتحف العراقي

زوجات	نَنهورساج نينليل ارشكيجال
الأب	أنو
ذرية	نينورتا، وسين، وأداد، وبابيلساغ، ونيرغال، ونمتار

تعديل مصدري - تعديل

لعب إنليل دورًا شديد الأهمية في أسطورة الخلق السومرية:

أوتنابيشتيم (UTNAPISHTIM)
کو

اپنی بیوی، خاندان اور رشتہ داروں
اور اپنے شہر کے کاریگروں،
جانوروں، بچوں کو

اناج کے ساتھ لانے کا کام بھی
سونپا گیا تھا

یہ بھی کہا گیا تھا کہ

سیلاب کے آنے سے تمام جانوروں
اور انسانوں کا صفایا ہو جائے گا
ماسوائے کشتی پر موجود لوگوں کے

سیلاب کے بارہ دن بعد، أوتنابیشتیم

نے ارد گرد (Utnapishtim)

دیکھنے کے لیے کشتی کا
ہیچ کھولا اور ماؤنٹ نیزر
کی ڈھلوانیں دیکھی

جہاں اس نے اپنے کشتی کو
سات دن آرام کیا۔ ساتویں دن
اس نے ایک کبوتر کو یہ
دیکھنے کے لیے بھیجا کہ
پانی کم ہو گیا ہے یا نہیں
کبوتر جاتا ہے لیکن کبوتر
کو سوائے سیلاب کے کچھ
نہ ملا تو وہ واپس آگئی

طوفان نوح علیہ السلام



قدرتی آفات اور عذاب





سورت نمبر 71 آیت نمبر 1



(71) سورة نوح (مکی – کل آیات 28)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (1)

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آ پڑے۔

قرآن، سورة نوح

اِنَّـآ اَرْسَلْنَا نُـوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَـهُـمْ عَذَابٌ اَلِـيْـمٌ 1-28 / 71:

افسانہء نوح علیہ السلام درجنوں مزاہب میں شکلیں تھوڑا، تھوڑا تبدیل کر کے موجود ہے

13 - قرآن کی ماں منداٸیت مزہب کی کتاب گنزا ربّا

LINK

https://www.wikiwand.com/ur/%D9%85%D9%86%D8%AF%D8%A7%D8%A6%DB%8C

اسلام سے چار
سو سال پہلے
کی کتاب گنزا ربّا
اِس کتاب کو آدم
کی کتاب بھی کہا
جاتا ہے

This Ginza Rba is the Fourth Translation of the holy book of the Mandaeans in Arabic.



هذه هي الترجمة الرابعة لكتاب المندائيين المقدس

گينزا ربّا

- 100% مخطوطة الشيوخ المندائيين الناصورائيين
- الترجمة الرابعة هي ترجمة حرفية أمينة عن المخطوطات الآرامية الموروثة دونما حذف أو تزوير.
- تحتوي على مقارنة النص المندائي مع نصوص مندائية وأجنبية.
- لأول مرة في التاريخ المندائي القديم والحديث: هذه الترجمة تحتوي على النص الآرامي-المندائي بكامله بالحروف العربية.
- هذه ترجمة متوازية بأستعمال الأرقام.
- لأول مرة أيضا تحتوي على إشارات إلى سهوات النساخ.
- تحتوي على إشارات إلى الأصول الأكدية في اللغة المندائية والسهوات منقولة باللغة العربية.
- هذه الترجمة تغني القارئ المندائي والعربي عن كلّ الترجمات التي سبقتها من حيث الدقة والشمولية!

LIVING WATER BOOKS




GINZA RABBA






GINZA RABBA





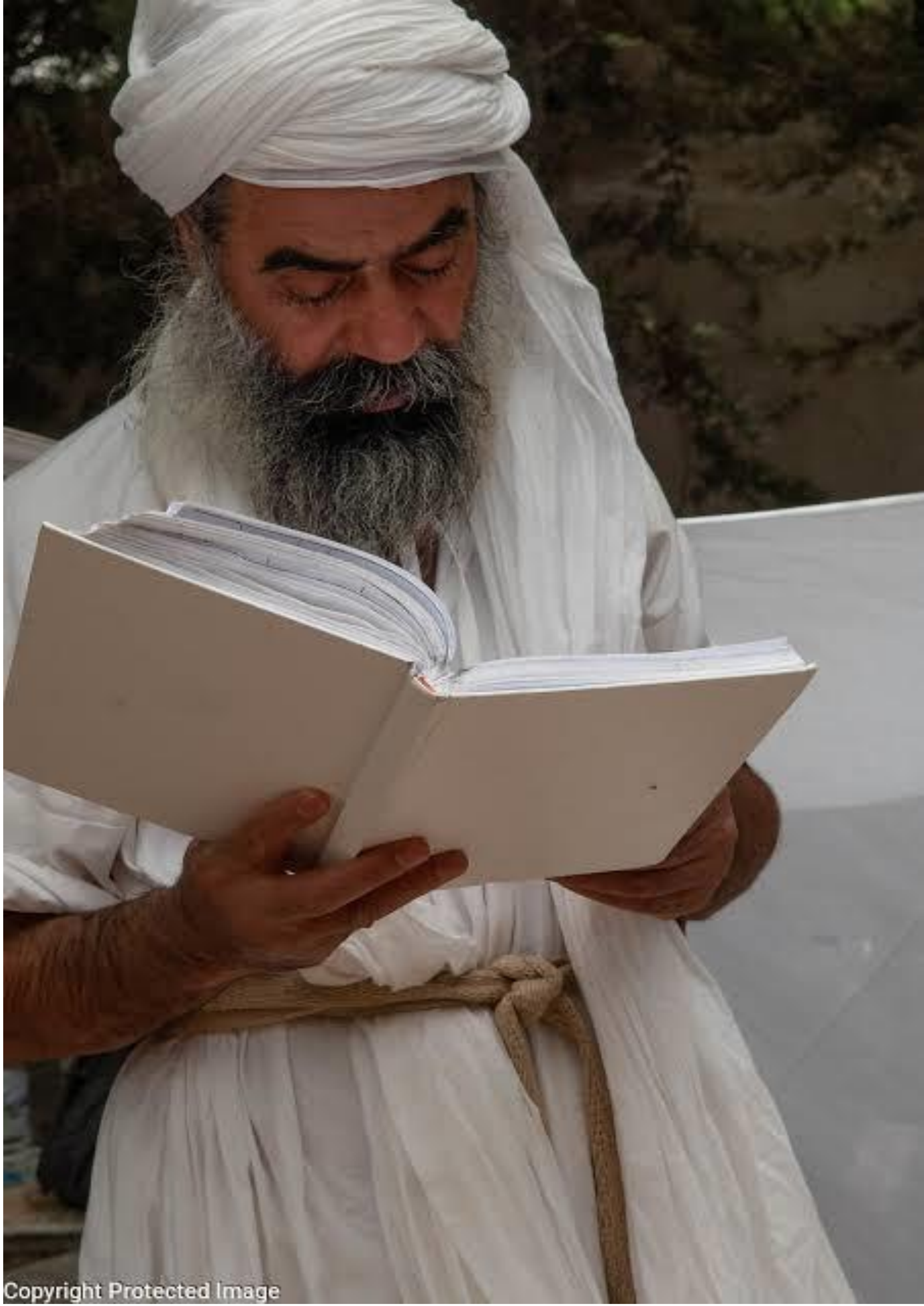






اسلام کے بنیادی
عقائد

مندائیت کی کتاب گنزا
ربّا سے ہی
چوری کر کے
مسلمانوں نے اپنے
قرآن میں
عربی میں لکھ لیا ہے







یہ کتاب تقریباً 600
صفحات پر مشتمل
62 سورتوں میں 18
کتابوں پر مشتمل ہے
جس کی تفصیل سے
وضاحت پیش ہے

ارکان دین منداۓیت

توحید، وضو و نماز،

صوم کبیر، اور صدقہ

آدم ، شیث ، نوح ،ابراہ

یم ،ادریس، یحییٰ،

زکریا

، موسیٰ اور یسوع

مسیح کو نبی مانتے

ہیں

كنزا ربا

الكنز العظيم
الكتاب المقدس
للصابئة المندائيين

اليمين

فرشتے

اِسرافیل • جَبرَئیل
(جِبریل، روح‌الأمین) و
• عِزرائیل
(مَلَکُالموت) • میکائیل (
میکال) • ہاروت و
ماروت • مالک

ابلیس یا شیطان

جنّت میں حور و غلمان

كنزا ربّا

الكنزا العظيم

الكتاب المقدس للصابئة المندائيين

تمت ترجمته من اللغة المندائية مباشرةً الى اللغة العربية من قبل
الأستاذ الدكتور يوسف متي قوزي
الأستاذ الدكتور صبيح مدلول السهيري
أعد الصياغة الأدبية الشاعر المندائي الكبير عبد الرزاق عبد الواحد
سنة ٢٠٠٠ ميلادية
انجز العمل باشراف اللجنة العليا للترجمة المشكلة بموجب قرار مجلس شؤون الطائفة العام المرقم ٢٨ في ٢ تشرين الأول ١٩٩٧ والمصادق عليه من قبل مجلس العموم الموقر واعضاء اللجنة هم السادة :

بشير عبد الواحد يوسف — حمودي مطشر تقي
داخل يوسف عمارة — نزار ياسر صكر

لجنة التدقيق والسلامة الفكرية :

عبد الرزاق عبد الواحد — بشير عبد الواحد يوسف
حمودي مطشر تقي — نزار ياسر صكر
د. انيس زهرون داغر — امين فعيل حطاب
نميع داود سلمان — همام عبد الغني غياط
صلاح جبار عوفي

إِنَّـآ اَنْزَلْنَاهُ فِىْ لَيْلَـةِ الْقَدْرِ

منڈائیت مزہب کی کتاب گنزا ربّا

سے ہی مسلمانوں نے قرآن میں کاپی کیا ہے

قام بخطه: سالم الخميس الغباني

التصميم والاشراف الطباعي: موفق ابراهيم الونداوي

الطباعة: شركة الديوان للطباعة هـ ٨٨٦٥٣٧٧

موافقة وزارة الاعلام ٧٨٨ في ١١/١١/ ١٩٩٩



تورات ، زبور و انجیل
اپنے آپ کو نازل ہونا نہیں
کہتی ہیں
لیکن
مندائیت مزہب کی کتاب گنزا
ربّا
اپنے آپ کو نازل ہونا قرار
دیتی ہے
اسی کتاب سے چوری کر کے
قرآن کو نازل ہونا لکھا گیا
ہے

فهرست كنزا ربا - اليمين

الصفحة

تورات، زبور و انجیل
میں
افسانہ لکھنے والوں نے
آدم کو سجدہ کرنے کا
افسانہ نہیں لکھا ہے
جبکہ منداۓیت مزہب کی
کتاب گنزا ربّا میں
آدم کو سجدہ کرنے والا
افسانہ لکھا ہوا ہے



آدم کو ملائکہ
سے سجدہ
کروانے کا افسانہ
مسلمانوں نے
یہیں سے چوری
کر کے قرآن میں
لکھ لیا ہے

باسم الحي العظيم

أسبحك ربي بقلب طاهر
أيها الحي العظيم
المتميز عن عوالم النور
الغني عن كل شيء
العلي فوق كل شيء
نسألك الشفاء والظفر
وهداية الجنان
وهداية السمع واللسان
ونسألك الرحمة والغفران
آمين
يا ربنا .. يا رب العالمين

والحي المزكي

قرآن میں

لفظ

مومن یہیں

سے چوری

کیا گیا ہے

التسبيح الأوّل

التوحيد

باسم الحيّ العظيم

مُسبّحٌ ربّي بقلبٍ نقيّ .

۞ هو الحيُّ العظيم ، البصيرُ القديرُ العليم ، العزيزُ الحكيم ۞ هو الأزليُّ القديم ، الغريبُ عن أكوان النُّور ، الغنيُّ عن أكوان النُّور ۞ هو القولُ والسّمعُ والبصر ، الشّفاءُ والظّفر ، والقوّةُ والثّبات ۞ هو الحيُّ العظيم ، مسرّةُ القلب ، وغفرانُ الخطايا .

مُسبّحٌ ربّي بقلبٍ نقيّ .

۞ يا ربَّ الأكوانِ جميعاً .. مُسبّحٌ أنتَ ، مُباركٌ ، مُمجّدٌ ، معظّمٌ ، موقّرٌ ، قيّومٌ ۞ العظيمُ السّامي . ملكُ النّورِ السّامي ۞ الحنّانُ التّوّابُ الرّؤوفُ الرّحيم . الحيُّ العظيم ۞ لا حدَّ لبهائِهِ . ولا مدى لضيائِهِ . ۞ المنتشرةُ قوّتُهُ . العظيمةُ قدرتُهُ ۞ هو العظيمُ الّذي

اسلام میں پانچ
نمازیں
دِن میں تین مرتبہ اور
رات میں دو
مندائیت مزہب کی
کتاب گنزا ربّا سے ہی
مسلمانوں نے چوری
کیں ہیں

ولاعَدَّ، ولابُطلانْ ﴿١٠﴾ من نورِهِ العظيمِ انبَثَقوا ممتلئين بالتَّسبيح.
﴿١١﴾ مُتقَنٌ ضياؤه. بَهيٌّ نورُه. مُتقَنٌ وبَهيٌّ مقامُهم فيه. ﴿١٢﴾ نورٌ
لابُطلانَ فيه، وخشوعٌ لاعصيانَ فيه، وَبِرٌّ لاشِقاقَ فيه، وإيمانٌ
لاخداعَ فيه، وصدقٌ لاكَذِبَ فيه ﴿١٣﴾ هو الخيرُ الَّذي لاشَرَّ
فيه، وهم فيهِ مُقيمون، للحيِّ مُسبِّحون.

﴿١٤﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّور بالضِّياءِ الَّذي وَهَبَهُ
إيّاهُم.

﴿١٥﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّور بثيابِ الضِّياء التي
وَهَبَها إيّاهُم.

﴿١٦﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّور بأرديَةِ النُّور التي
وَهَبَها إيّاهُم.

﴿١٧﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّور بأحزِمَةِ الضِّياءِ التي
وَهَبَها إيّاهُم.

﴿١٨﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّور بأكاليلِ الضِّياءِ التي
وَهَبَها إيّاهُم، وضَفَرَها لهُم.

﴿٤٩﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّورِ بالقوَّةِ والثَّباتِ اللَّذينِ
وهَبَهما إيَّاهُم
﴿٥٠﴾ ملائكةُ الضِّياءِ تُسبِّحُ لملكِ النُّورِ بالصِّدقِ والوفاءِ
والأيمانِ التي وهَبَها إيَّاهُم .
﴿٥١﴾ كلُّهم لُطَفاءُ طيِّبون ، وحُكَماءُ صادقون . لا إساءةَ فيهم
ولا خِداع . ﴿٥٢﴾ بعضُهُم يحِلُّ في منازلِ بعضٍ لا يُخطِئون ، ولا
بعضٌ إلى بعضٍ يُسيئون . مُعزَّزون مُكرَّمون . كَمِثلِ أهدابِ
العينِ مُتَشابِهون ﴿٥٣﴾ نَواياهُم بعضٌ لبعضٍ مكشوفةٌ ، وأخبارُ
ما تقدَّمَ وما تأخَّرَ لديهِم مَعروفةٌ ﴿٥٤﴾ يُنيرُ بعضُهم بعضاً ، ويُعطِّرُ
بعضُهم بعضاً ، ويَمُدُّون الكُشطا بعضُهم إلى بعضٍ ﴿٥٥﴾ هُم
بمشيئةِ اللهِ خالدون ، لا زَوالَ لهم ولا يَشيخون ، ولا يتوجَّعون
ولا يَضعُفون ﴿٥٦﴾ ثيابُهُم أنقى ، وأكاليلُهُم أبقى ، وأولادُهم أتقى
﴿٥٧﴾ لا يجوعونَ ولا يَعطَشون ، ولا يحترُّون ولا يَبرَدون ، ولا يُساءُ
إليهم ولا يَغضَبون ﴿٥٨﴾ لا خُبثَ في أشجارِهِم ، ولا مرارةَ في
أثمارِهِم ، ولا ذُبولَ في أزهارِهِم ﴿٥٩﴾ مَواقعُهُم ساميةٌ

ليسجدَ ملائكةُ النارِ لآدم ..
لا يُخالفونَ لهُ قولا .

﴿٥١﴾ فسجدوا إلاّ الشّريرَ فقد أبى ﴿٥٢﴾ فأسَرَهُ ربُّهُ أسرا ..
﴿٥٣﴾ أنا الرّسولُ الطّاهر . أمرَني ربّي أن إذهَبْ ونادِ آدمَ
وحوّاءَ زوجَهُ بصوتٍ سَنيّ ﴿٥٤﴾ عَلّمْ آدمَ ليستَنيرَ قلبُه ﴿٥٥﴾ وقَوِّمْهُ
ليَستَنيرَ عقلُهُ وجنانُه ﴿٥٦﴾ كن أُنساً لهُ أنتَ والمَلاكان ، اللّذانِ معكَ
إلى العالمِ سَيَهبطان ﴿٥٧﴾ عَلِّمْهُ وزوجَهُ ، وذُرّيَّتَهُ الحِكمةَ كيلا
يُغويَهم الشيطان .
﴿٥٨﴾ علِّمهم الصّلاةَ يقيمونَها مُسبّحين للملكِ النّورِ السّامي ثلاثَ
مرّاتٍ في النّهارِ ، ومرّتينِ في الليل ﴿٥٩﴾ قل لهم اتّخِذوا الأنفسِكم
أزواجًا ، وتَناسَلوا منكم ليزدادَ عددُكم ﴿٦٠﴾ وإذ تَقرَبون
أزواجَكم فاطمُشوا ، وطهّروا نفوسَكم .
﴿٦١﴾ قُلْ يا عِبادي لا تَزنُوا ، ولا تَسرِقوا ، ولا تَنهِكوا حُرماتِ
النّاس .

(٢٧) كَوَّنَ بأمرِهِ الثِّمارَ، والأعنابَ والأشجارَ، يَبتهجُ بها العالم (٢٨) وليَكُن رجلٌ وامرأة .. اسماهُما آدمُ وحَوّاء (٢٩) ليَسجدَ لهُما ملائكةُ النَّار (٣٠) ومَن عَصى فمَصيرُهُ النَّار. (٣١) وليَكُن ثلاثةٌ من ملائكةِ النُّورِ إنساً لآدم.

(٣٢) وبباهيل سَيَستنيرُ العالم.

(٣٣) قالَ ملكُ النُّورِ السّامي قولَهُ، فكانَ كلُّ شيءٍ. (٣٤) نزلَ بثاهيل، فرفعَ السَّماء، وبسَطَ الأرض، ونادى ملائكةَ النّار (٣٥) وَوُهِبَتِ الشَّمسُ ضياءً، ووُهِبَ القمرُ بهاءً، والنُّجومُ سَناءً، ورُفِعَت كلٌّ إلى مَدار (٣٦) وتكوَّنتِ العواصفُ والماءُ والنّار (٣٧) وتكوَّنتِ الثِّمار، والأعنابُ والأشجار (٣٨) وكوِّنَ الحيوانُ الأليف، والوحشُ الكاسِر (٣٩) ومن التُّرابِ والطينِ الأحمر، والدَّمِ والمرارة .. ومن سِرِّ الكون، جُبِلَ آدمُ وحوّاء .. وحلَّت فيهما نشمَتا بقدرةِ ملكِ النُّور.

(٤٠) قالَ الحيّ:

أيُّها الكاملونَ والمؤمنون

أيُّها المؤمنونَ والكاملون

(٦٢) لا تُبَدِّلوا في الكلامِ، ولا تُحِبُّوا الكَذِبَ والآثامَ.

(٦٣) لا تَكنِزوا الذَّهبَ والفِضَّةَ، فالدُّنيا باطلةٌ. ومُقتَنَياتُها

زائلةٌ.

(٦٤) لا تَسجُدوا للشَّيطان، ولا تَعبُدوا الأصنامَ والأوثان.

(٦٥) مَن يَسجُدْ للشَّيطانِ فمَصيرُهُ النّارُ. بئسَ المُنتَهى، وبئسَ القَرارُ،

خالداً فيها إلى يومِ الدِّين .. ساعةَ خلاصِ العالمِ. ساعةَ

يُحاسِبُ الدَّيّانُ، نِسَمًا كلَّ إنسانٍ.

أيُّها الكاملونَ والمؤمنون

(٦٦) لا تَتَعلَّموا رُقَى الشَّيطان (٦٧) ولا تَشهدوا زُوراً على إنسان (٦٨)

وإذا جَلَستُمْ للقَضاءِ فأَشهِدوا منكمْ ذَوي العَدلِ والذِّمامِ (٦٩) ولا

تُسيئوا الأَحكامَ (٧٠) إنَّ مَن يُسيءُ الأَحكامَ مصيرُهُ النّار.

(٧١) لا تُسلِموا العبيدَ الصّالحينَ إلى أسيادِهِمِ الأشرار. (٧٢)

ولا الضُّعفاءَ إلى الظّالمينَ الفُجّار.

أيها الكاملونَ والمؤمنون

أيها المؤمنونَ والكاملون

٦٢ لاتُبدِّلوا في الكلامْ، ولا تحبُّوا الكَذِبَ والآثامْ.

٦٣ لا تَكنِزوا الذَّهبَ والفضَّة، فالدُّنيا باطلةْ. ومُقتَنَياتُها
زائلةْ.

٦٤ لاتَسجُدوا للشَّيطان، ولاتَعبُدوا الأصنامَ والأوثان.

٦٥ مَن يَسجُدْ للشَّيطانِ فمَصيرُهُ النّارْ. بئسَ المُنتَهى، وبئسَ القَرارْ،
خالداً فيها إلى يومِ الدّينْ .. ساعةَ خلاصِ العالمْ. ساعةَ
يُحاسِبُ الدَّيّانْ، نِشمتا كلِّ إنسانْ.

أيُّها الكاملونَ والمؤمنون

٦٦ لاتَعَلَّموا رُقى الشَّيطان ٦٧ ولاتَشهدوا زوراً على إنسان ٦٨
وإذا جَلَستُم للقَضاءِ فأشهِدوا منكم ذَوي العَدلِ والذِّمامِ ٦٩ ولا
تُسيئوا الأحكامْ ٧٠ إنَّ مَن يُسيءُ الأحكامَ مصيرُهُ النّار.

٧١ لا تُسلِموا العبيدَ الصّالحينَ إلى أسيادٍ هم الأشرار. ٧٢
ولا الضُّعفاءَ إلى الظّالمينَ الفُجّار.

لِيَسجدْ ملائكةُ النَّارِ لآدمَ ..
لا يُخالفونَ لهُ قولا .

﴿٥١﴾ فسَجَدوا إلاّ الشّريرَ فقد أبى ﴿٥٢﴾ فأسَرَهُ ربُّهُ أسرا ..
﴿٥٣﴾ أنا الرّسولُ الطّاهرُ . أمَرَني ربّي أن إذهَبْ ونادِ آدمَ
وحوّاءَ زوجَهُ بصوتٍ سَنيّ ﴿٥٤﴾ علِّمْ آدمَ ليستنيرَ قلبُه ﴿٥٥﴾ وقوِّمْهُ
ليستنيرَ عقلُهُ وجَنانُه ﴿٥٦﴾ كُنْ أنساً لهُ أنتَ والملاكان، اللّذانِ معكَ
إلى العالَمِ سَيهبطان ﴿٥٧﴾ عَلِّمْهُ وزوجَهُ ، وذُرّيّتَهُ الحِكمةَ كيلا
يُغوِيَهمُ الشيطان .
﴿٥٨﴾ علِّمْهمُ الصّلاةَ يقيمونَها مُسبِّحين لملكِ النُّورِ السّامي ثلاثَ
مرّاتٍ في النّهارِ، ومرّتين في الليل ﴿٥٩﴾ قل لهمُ اتّخِذوا لأنفسِكم
أزواجًا، وتَناسَلوا منكم ليزدادَ عدَدُكم ﴿٦٠﴾ وإذ تَقرَبونَ
أزواجَكم فاطمَئنّوا ، وطهِّروا نفوسَكم .
﴿٦١﴾ قُلْ يا عِبادي لا تَزنُوا ، ولا تَسرِقوا ، ولا تَنهَكوا حُرماتِ
النّاس .

﴿١٧٣﴾ كونوا أقوياءَ ثابتين ، فإن اضطُهِدتُم فاحتَمِلوا الاضطهادَ إلى
أن تُقَضُّوا آجالَكم بعضُكم لبعضٍ مُساندين ﴿١٧٤﴾ ولا تَغضبوا،
ولا تَهتاجوا، إنَّ الغضبَ والهياجَ مملوءانِ بوَسوَسةِ الشيطان.
فأَطفِئوا نارَ غضَبِكم بالأيمان .
﴿١٧٥﴾ إذا رأيتُم حكيماً صادقاً فتقرَّبوا إليه، وخذوا من حكمتِهِ ﴿١٧٦﴾
وإن رأيتُم حكيماً شرّيراً فابتعدوا عنهُ ما استطعتُم إنَّ حُكَماءَ
الشَّرِّ من أتباع الشيطان .
أيُّها المؤمنون . أيُّها الكاملون
﴿١٧٧﴾ أحِبّوا لأصحابِكم ما تُحِبُّون لأنفُسِكم، واكرهوا لهم ما تكرهونَ
لها ﴿١٧٨﴾ وتزوَّدوا لآخرتِكم بالعملِ الصّالح .. فانظروا، واسمعوا،
وآمنوا، وتقبَّلوا كلماتِ ربِّكم .
﴿١٧٩﴾ انظروا بأعيُنِكم ﴿١٨٠﴾ وانطِقوا بأفواهِكم ﴿١٨١﴾ واسمَعوا
بآذانِكم ﴿١٨٢﴾ وآمِنوا بقلوبِكم ﴿١٨٣﴾ واعمَلوا بأيديكم زدقاً وطبوثاً
﴿١٨٤﴾ إعملوا بمشيئةِ ربِّكم، ولا تَعملوا بمشيئةِ الشيطان .
﴿١٨٥﴾ لا يأسِرَنَّكم جمالُ الأجسامِ فجمالُها زائل ﴿١٨٦﴾ ولا تَسجدوا

الذي يُنيرُ جميعَ الأكوان ، سَبَّحَ لربِّ العَظَمةِ
خاشعاً ثمَّ قال :
سُبحانَك . هذا الضياءُ لمَن ؟
وهذا النورُ لمن ؟
ولمن هذا الأتقان؟

٢٩ قال الرَّب :

الضِّياءُ لِهيبَل
والنُّورُ لشيتَل
والأُتقانُ لأُنوش

٣٠ ووَسَمَهُم الرَّبُّ بوسمِهِ . وخَتَمَهُم بختمه.

والحيُّ المزكّي

ليسجدَ ملائكةُ النّارِ لآدم ..
لا يُخالفونَ لهُ قولا .

﴿٥١﴾ فسجدوا إلاّ الشّرير فقد أبى ﴿٥٢﴾ فأسَرَهُ ربُّهُ أسرا ..
﴿٥٣﴾ أنا الرّسولُ الطّاهر . أمرَني ربّي أن إذهَبْ ونادِ آدمَ
وحوّاءَ زوجَهُ بصوتٍ سَنيّ ﴿٥٤﴾ علِّمْ آدمَ ليستنيرَ قلبهُ ﴿٥٥﴾ وقوِّمْهُ
ليستنيرَ عقلُهُ وجنانه ﴿٥٦﴾ كن أنسالهُ أنتَ والملاكان، اللّذان معكَ
إلى العالمِ سيَهبطان ﴿٥٧﴾ علِّمْهُ وزوجَهُ، وذُرّيّتَهُ الحِكمةَ كيلا
يُغويَهمُ الشيطان .
﴿٥٨﴾ علِّمْهمُ الصّلاةَ يقيمونَها مُسبّحين لملكِ النّورِ السّامي ثلاثَ
مرّاتٍ في النّهارِ، ومرّتينِ في الليل ﴿٥٩﴾ قل لهم اتّخذوا لأنفسِكم
أزواجًا، وتَناسَلوا منكم ليزدادَ عددُكم ﴿٦٠﴾ وإذ تقربون
أزواجَكم فاطمُشوا ، وطهّروا نفوسَكم .
﴿٦١﴾ قُلْ يا عِبادي لا تَزنوا ، ولا تَسرِقوا ، ولا تَنهكوا حُرماتِ
النّاس .

14 - قرآن سورة النمل میں نبی حضرت سلیمان، پرندہ ہُدہُد، چیونٹیوں اور ملکہِ سَبا کا افسانہ تین سو قبل مسیح کی مشرقِ وسطیٰ کی معروف افسانوی کتاب

کتاب آستر

(BOOK OF ESTHER)

LINK https://en.m.wikipedia.org/wiki/Book_of_Esther

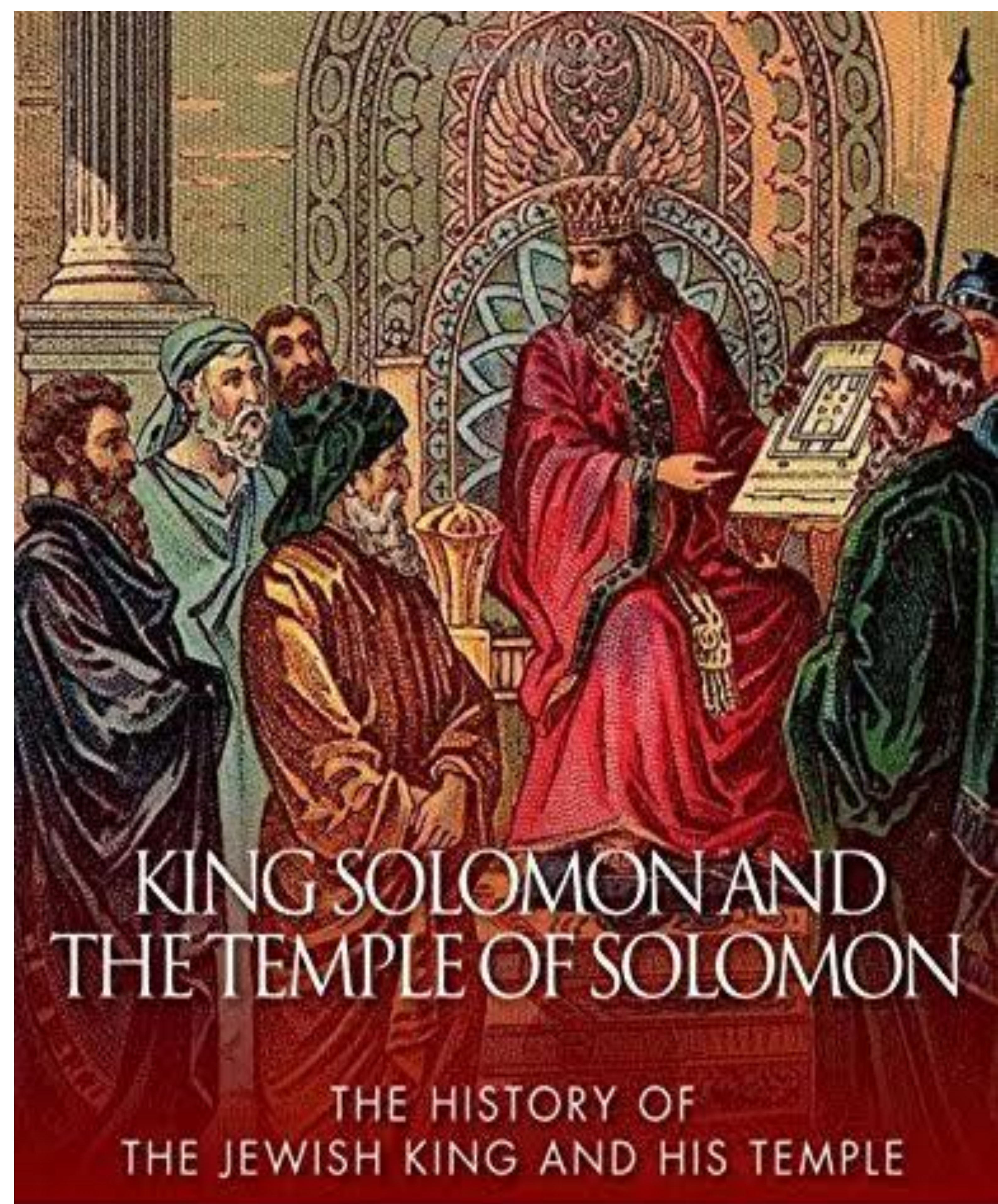
سے

مسلمانوں نے چوری

کر کے عربی میں

اپنے قرآن میں لکھ

لیا ہے



by

CHARLES RIVER EDITORS



The BOOK of ESTHER

A Novel

EMILY BARTON

CLARK'S

FOREIGN

THEOLOGICAL LIBRARY.

NEW SERIES.

VOL. XXXIV.

Cassel's Commentary on Esther.

AN

EXPLANATORY COMMENTARY

ON

ESTHER,

With Four Appendices,

CONSISTING OF

THE SECOND TARGUM TRANSLATED FROM THE ARAMAIC WITH NOTES, MITHRA, THE WINGED BULLS OF PERSEPOLIS, AND ZOROASTER.

BY

PROFESSOR PAULUS CASSEL, D.D., BERLIN,
AUTHOR OF THE COMMENTARIES ON JUDGES AND RUTH
IN LANGE'S "BIBELWERK," ETC.

Translated

BY

REV. AARON BERNSTEIN, B.D.

every injustice against us. Our old men he put in chains, our princes he dragged away, our young men he slew with the sword, and our children he took captive! Ah! the crown of

house of David were in existence they reigned over the whole world. After David succeeded Solomon his son, whom the Holy One, blessed be He! made to rule over all the beasts of the field, and over the fowls of the air, and over the creeping things of the earth, and over devils, demons, and spirits, whose language he understood as they also understood his. For thus it is written: "And he spake of trees" (1 Kings iv. 33).

wine, he sent to invite all the kings of the East and of the West who were near the land of Israel, and he lodged them

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُوْدَ ۖ وَقَالَ يَآ اَيُّـهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْـرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ۖ اِنَّ هٰذَا لَـهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ (16)

اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا، اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کے ساز و سامان دیے گئے ہیں، بے شک یہ صریح فضیلت ہے۔

and of the West, of the South and of the North, come to salute me. If thou wilt come and salute me, I shall show thee greater dignity than I shall show to all the kings that are sojourning with me; but if thou wilt not come to salute me, I shall send kings, legions, and riders against thee. But if thou wilt ask, What sort of kings, legions, and riders has King Solomon? So know, that the wild beasts are the kings and the legions, and the riders are the birds in the air. My army consists of devils, demons, and spirits, who will strangle you in your beds, the wild beasts will kill you in your houses, and the fowls of the air will devour your flesh in the field."

her clothes. Then she sent for the elders and prominent men, and said to them, "Do you know what King Solomon has sent to me?" They answered, "We do not know Solomon, nor do we esteem his kingdom." But she did not trust them,

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ (17)

اور سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور پرندے جمع
کیے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔

that they should dance before him, to show his greatness to the kings who were staying with him. The royal scribes called them all by their names, and they came together without being bound or forced and without even a man leading them. At that time, the cock of the wood was missed among the fowls, and was not found. Then the king commanded in anger that he should appear before him, or else he would destroy him. Then the cock of the wood answered and said to King Solomon: "O lord of the earth, incline thine ears and hear my words. Are there not three months since thou hast put counsel in my heart and words of truth upon my tongue? Since then I have not eaten any food, nor drank any water, and have flown all over the world and made an inspection. I thought, Is there a country or a kingdom which

the king." This speech pleased the king, and royal scribes were called, a letter was written and tied to the wings of the cock of the wood, who lifted up his wings and soared up in the air and compelled other birds to fly with it. Then they came to the city of Kitor, in the land of Saba. Toward morning the queen went out to worship the sea, when the birds obscured the sunlight, so that the queen out of astonishment took hold of her clothes and tore them in pieces. The cock of the wood now came down, and she observed that a letter was tied to its wings, which she at once opened and read what was written therein, as follows: "From me, King Solomon, peace to thee and to thy princes. Thou must

وَ تَفَقَّدَ الطَّيۡرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَی الۡہُدۡہُدَ ۫ۖ اَمۡ کَانَ مِنَ الۡغَآئِبِیۡنَ (20)

اور پرندوں کی حاضری لی تو کہا کیا بات ہے جو میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضر ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا شَدِیۡدًا اَوۡ لَاَاذۡبَحَنَّہٗۤ اَوۡ لَیَاۡتِیَنِّیۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ (21)

میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی صاف دلیل بیان کرے۔

فَمَکَثَ غَیۡرَ بَعِیۡدٍ فَقَالَ اَحَطۡتُّ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ بِہٖ وَ جِئۡتُکَ مِنۡ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ (22)

پھر تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد حاضر ہوا اور کہا کہ میں حضور کے پاس وہ خبر لایا ہوں جو حضور کو معلوم نہیں اور سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

Great crowds of people are there from the garden of Eden, having crowns upon their he... nor can they draw the bow... For, indeed, I have seen one

once stone him, in consequence o... but also all his companions live in effeminate luxury." The Targum evidently regards Saba as Arabia. A curious opinion is found in the Targum on Job i. 15, where, on the words, "and the Sabeans fell upon them," it says: לילית מלכת זמרגד ודבורתינן. This hitherto unexplained passage is interesting. It should be read, not ודבורתינן, but ודמורתינן, viz. the Mauritians. The Targum Jerushalmi on Gen. x. 7 has for Saba and Dedan זמרגד ומזג. Instead of זמרגד should be read נמרגד or נגרד, viz. Nigrotes, and מזן for מזג, the Musones, well-known Mauritanian nations. The Targum on Job understands the peoples who fell upon the sons of Job to have been Moors, black people (hence Nigros, from Niger, Mauritanians). From this is seen why the queen is called לילית, who is also understood as a night spectre, from לילה, night. Such a one appears here as queen and murderess, because Satan, who is also called the black one (Shabbr) has caused her to be so. There was also a tradition that the

woman who rules over them all, and her name is Queen of Saba. Now, if it please my lord the king, I shall gird my loins like a mighty man, and shall arise and go to the city

APPENDIX I.

nan who rules over them all, and her name is Queen of

إِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ (23)

میں نے ایک عورت کو پایا جوان پر بادشاہی کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا بڑا تخت ہے۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ (24)

میں نے پایا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو انہیں آراستہ کر دکھایا ہے اور انہیں راستہ سے روک دیا ہے سو وہ راہ پر نہیں چلتے۔

nor listen to their words, but caused all the ships to be collected and loaded with presents of pearls and of precious stones. And she also sent him six thousand boys and girls who were born in the same year, month, day, and hour, and who were of the same stature and of the same proportion; and they were all dressed in purple.[1]

[1] לבושא ארגונא, purple garments. ארגנא is the known Hebrew ארגמן; the

the king." This speech pleased the king, and royal scribes were called, a letter was written and tied to the wings of the cock of the wood, who lifted up his wings and soared up in the air and compelled other birds to fly with it. Then they came to the city of Kitor, in the land of Saba. Toward morning the queen went out to worship the sea, when the birds obscured the sunlight, so that the queen out of astonishment took hold of her clothes and tore them in pieces. The cock of the wood now came down, and she observed that a letter was tied to its wings, which she at once opened and read what was written therein, as follows: "From me, King Solomon, peace to thee and to thy princes. Thou must

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ (27)

کہا ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتَابِىْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْـهِـمْ ثُـمَّ تَوَلَّ عَنْـهُـمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ (28)

میرا یہ خط لے جا اور ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے ہاں سے واپس آجا پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

قَالَتْ يَآ اَيُّـهَا الْمَلَاُ اِنِّـىٓ اُلْقِىَ اِلَـىَّ كِتَابٌ كَرِيْـمٌ (29)

کہنے لگی اے درباروالو! میرے پاس ایک معزز خط ڈالا گیا ہے۔

اِنَّهٝ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٝ بِسْمِ اللّـٰهِ الرَّحْـمٰنِ الرَّحِيْـمِ (30)

وہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

me, I shall send kings, legions, and riders against thee. But if thou wilt ask, What sort of kings, legions, and riders has

and the legions, and the riders are the birds in the air. My army consists of devils, demons, and spirits, who will strangle you in your beds, the wild beasts will kill you in your houses, and the fowls of the air will devour your flesh in the field."

her clothes. Then she sent for the elders and prominent men, and said to them, "Do you know what King Solomon has sent to me?" They answered, "We do not know Solomon, nor do we esteem his kingdom." But she did not trust them,

loins like a mighty man, and shall arise and go to the city of Kitor, in the land of Saba, and shall bind its kings and

the king." This speech pleased the king, and royal scribes were called, a letter was written and tied to the wings of the cock of the wood, who lifted up his wings and soared up in the air, and compelled other birds to fly with it. Then they came to the city of Kitor, in the land of Saba. Toward

birds obscured the sunlight, so that the queen out of astonishment took hold of her clothes and tore them in pieces. The cock of the wood now came down, and she observed that a

Solomon, but one of his servants who attend upon him. Thereupon she turned to her great men, and said this proverbial saying: "If you do not see the lion, you see his lair; though you do not see King Solomon, yet you see a handsome man who stands before him." Then Benayahu conducted her to the king, who, when he heard that she was coming, went and sat down in an apartment of glass. When the queen saw the king sitting there, she thought in her heart, and in fact

Abreshum (*Ebreshum*) in Georgian (Güldenstädt, *Reise nach Georgien*, ed. Klaproth, p. 93). The extensive and interesting explanation of Haug in the *Göttinger gelehrten Anzeigen*, 1854 (26, 27, Stück vom, 11 Feb. p. 259), is not decisive. אבריסם is nothing else than the Greek *ἑρπετής*, "worm," "reptile."

According to these analogies, which show that the name for silk was derived from the name that was given to "worm" and "moth," there

morning the queen went out to worship the sea, when the birds obscured the sunlight, so that the queen out of astonishment took hold of her clothes and tore them in pieces. The cock of the wood now came down, and she observed that a letter was tied to its wings, which she at once opened and read what was written therein, as follows: "From me, King Solomon, peace to thee and to thy princes. Thou must certainly know that the Holy One, blessed be He! made me to rule over the wild beasts, over the fowls of the air, over devils, demons, and spirits, and that all the kings of the East and of the West, of the South and of the North, come to salute me. If thou wilt come and salute me, I shall show

man who stands before him." Then Benayahu conducted her

to the king, who, when he heard that she was coming, went and sat down in an apartment of glass. When the queen saw the king sitting there, she thought in her heart, and in fact

Abreshum (*Ebreshum*) in Georgian (Güldenstädt, *Reise nach Georgien*, ed. Klaproth, p. 93). The extensive and interesting explanation of Haug in the *Göttinger gelehrten Anzeigen*, 1854 (26, 27, Stück vom, 11 Feb. p. 259), is not decisive. אבריסם is nothing else than the Greek ἰσκνίς, "worm," "reptile."

According to these analogies, which show that the name for silk was derived from the name that was given to "worm" and "moth," there can now be no doubt that we must in the same way explain the word *metaxa*, and that from a name which was widely known, namely from the moth itself (with which probably the German word *Made*, "maggot," is related). It is called in Old North German *madkr*, Swedish *madk*, Danish *madike*, *maddik*. The Low German forms sound *maddik*, *maddike*, *metke*. It was rightly supposed that it is connected with the Sanscr. form *matha* and the Persian *mitah*, moth (comp. Vullers, ii. 1250). This

said, that he was sitting in water, and she raised her dress to cross the water, when the king noticed that her foot was full of hair. He said to her, "Thy beauty is the

becoming to a man, but to a woman it is a shame." The Queen of Saba then said: "My lord king! I will give thee three riddles,[1] which if thou shalt solve, I will acknowledge

[1] The riddles which Solomon here solves are not like those which the Muhamedan tradition relates (comp. Hammer, *Rosenöl*, pp. 150, 160; Weil, *Bibl. Legenden*, p. 200), nor like those in the Midrash Mishle (comp. Wünsche, *Räthselweisheit*, p. 16). The Arabic riddles are poetic. That

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ (34)

کہنے لگی بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے خراب کر دیتے ہیں اور وہاں کے سرداروں کو بے عزت کرتے ہیں، اور ایسا ہی کریں گے۔

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (35)

اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لے کر آتے ہیں۔

nor listen to their words, but caused all the ships to be collected and loaded with presents of pearls and of precious stones. And she also sent him six thousand boys and girls who were born in the same year, month, day, and hour, and who were of the same stature and of the same proportion; and they were all dressed in purple.[1]

[1] לבושא ארגונא, purple garments. ארגונא is the known Hebrew ארגמן; the

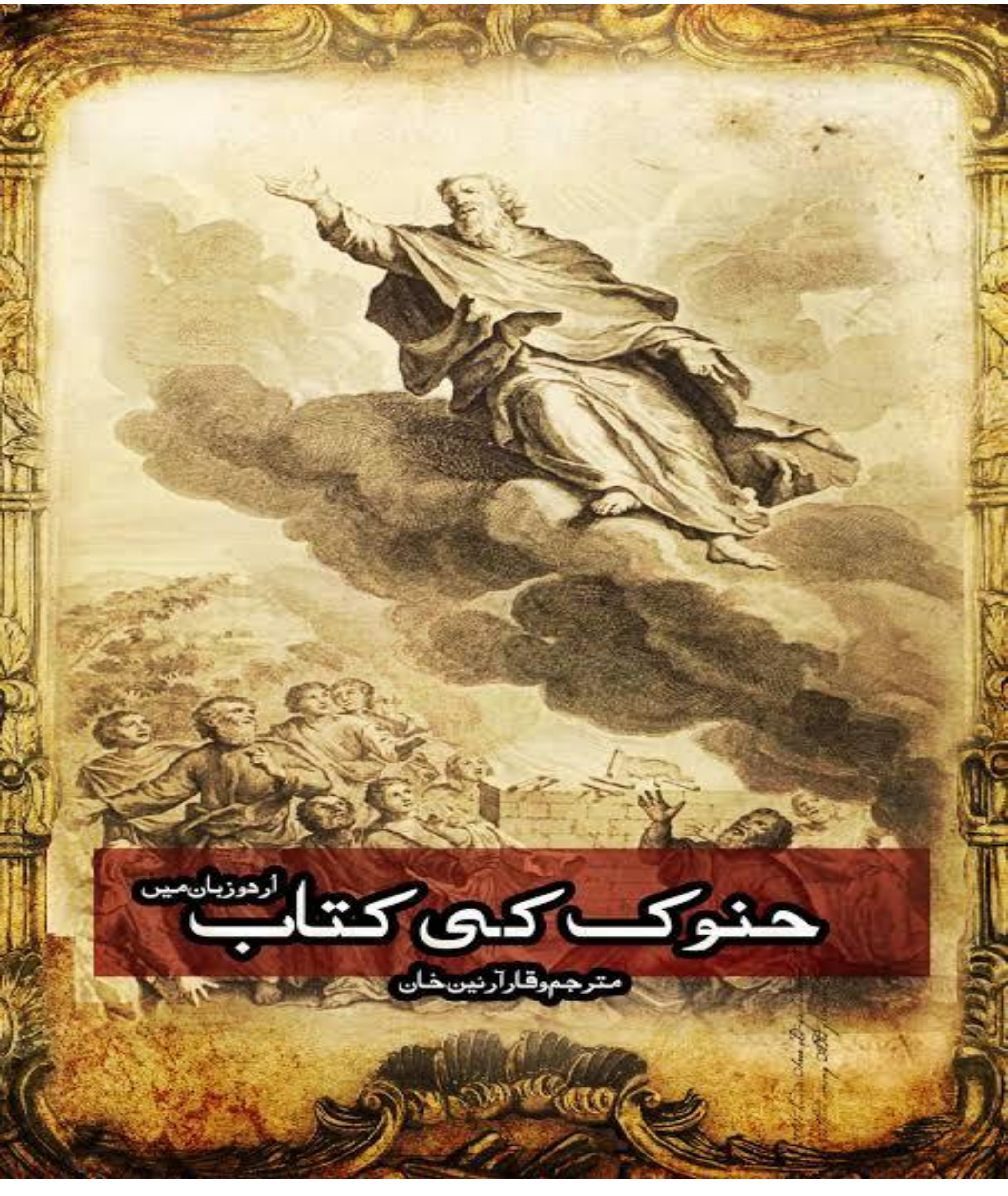
and of the West, of the South and of the North, come to salute me. If thou wilt come and salute me, I shall show thee greater dignity than I shall show to all the kings that are sojourning with me; but if thou wilt not come to salute me, I shall send kings, legions, and riders against thee. But if thou wilt ask, What sort of kings, legions, and riders has King Solomon? So know, that the wild beasts are the kings and the legions, and the riders are the birds in the air. My army consists of devils, demons, and spirits, who will strangle you in your beds, the wild beasts will kill you in your houses, and the fowls of the air will devour your flesh in the field."

her clothes. Then she sent for the elders and prominent men, and said to them, "Do you know what King Solomon has sent to me?" They answered, "We do not know Solomon, nor do we esteem his kingdom." But she did not trust them,

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِى الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّـٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (44)

اسے کہا گیا اس محل میں داخل ہو، پھر جب اسے دیکھا خیال کیا کہ وہ گہرا پانی ہے اور اپنی پنڈلیاں کھولیں، کہا یہ تو ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں، کہنے لگی اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا اور میں سلیمان کے ساتھ اللہ کی فرمانبردار ہوئی جو سارے جہاں کا رب ہے۔

مضمون نمبر 15



مسلمانوں نے

قرآن ،سورة الانبیاء

،آیت 33 وَهُوَ الَّـذِىْ خَلَقَ

الَّيْلَ وَالنَّـهَارَ وَالشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ

يَسْبَحُوْنَ

قرآن ،سورة یٰس ،آیت

40 لَا الشَّمْسُ يَنْـبَغِىْ

لَــهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا
الَّيْلُ سَابِقُ النَّــهَارِ ؕ وَكُلٌّ
فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ
قرآن ،سورۃ الکوثر
،آیت
ایک اِنَّـآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
جیسے بہت سے
افسانوں کو

وَهُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ (33)

اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے، سب اپنے اپنے چکر میں پھرتے ہیں۔

لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَہَاۤ اَنۡ تُدۡرِکَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّہَارِ ؕ وَ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ (40)

نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے، اور ہر ایک ایک آسمان میں تیرتا پھرتا ہے۔

(108) سورۃ الکوثر (مکی – کل آیات 3)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ (1)

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دی۔

LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Book_of_Enoch

اسلام سے آٹھ سو سال پہلے کی کتاب
قدیم شامی اور حبشی عیسائیوں کی افسانوی کتاب
کتابِ حنوک اوّل (ENOCH) سے
چوری کر کے قرآن میں عربی میں لکھ لیا ہے

عالمی مسلم علماء آج
تک اتفاق ہی نہیں کر
پائے کہ
سورة الکوثر کا (کوثر)
کس چڑیا کا نام ہے
چودہ مختلف، مختلف
ترجمے کر ڈالے
بَنْدَروں کے ہاتھ میں
اُسْتُرا

قدیم شامی عیسائی
افسانوی کتاب حنوک کو
حنوک (عربی:) أَخْنُوخ
کی تصنیف سمجھتے
تھے
اور حنوک "آدم کی
ساتویں نسل" تھا

حنوک یارد کا بیٹا اور متو
شلح کا باپ تھا۔
اور نوح کا پر دادا تھا

قرآن میں حنوک کو اِدریس
علیہ السلام لکھا گیا ہے
جس کی نشان دہی ابن جریر
طبری نے قرآن کی تشریح
کر کے کی

سورہ الانبیاء آیت 85

اور سورہ مریم آیت

57-56 میں

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا
الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ
وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا
نَّبِيًّا(56)
وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا
عَلِيًّا(57)

16 ۔ معراج کا واقعہ مسلمانوں نے
اسلام سے قبل زرتشتیت، آتش پرستوں کے مزہب کی کتاب

LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Book_of_Arda_Viraf

اردا ویراف نامہ سے چوری کر کے قرآن میں عربی میں لکھ لیا ہے

LINK

https://nidaatatsache.wordpress.com/2016/06/17/%d9%85%d8%b9%d8%b1%d8%a7%d8%ac-%d8%b2%d8%b1%d8%a7%d8%af%d8%b4%d8%aa-%d8%b9%d9%84%d9%89-%d8%b8%d9%87%d8%b1-%d8%ad%d8%b5%d8%a7%d9%86-%d8%b7%d8%a7%d8%a6%d8%b1-%d8%a7%d9%84%d9%89-%d8%a7%d9%84%d8%b3%d9%85/

قرآن ،سورة الاسراء
سُبْحَانَ الَّـذِىٓ اَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصَى الَّـذِىْ بَارَكْنَا
حَوْلَـهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيَاتِنَا ۚ
اِنَّـهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْـرُ(1)

(17) سورۃ الاسراء (مکی – کل آیات 111)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ
الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی
الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ
اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (1)

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اردا ویراف نامہ
زرتشتیت کی ایک اہم
کتاب ہے
اس کا مصنف ارتائی
ویروف ہے
ارتائی جس کا صحیح
تلفظ محققین کے
مطابق ارتاگ
ویراژ ہے

اس میں روحانی کیفیات
میں ڈوب کر سات دن تک
عالم بالا میں رہا اور
اعراف، جنت، دوزخ اور بر
زخ وغیرہ کے مناظر دیکھ
کر لوٹا

رہنمائی کا فریضہ
سروش اہرو اور آذر
ایزد نامی دو فرشتوں نے
کی

—KESSINGER'S LEGACY REPRINTS—

The Book Of Arda Viraf

The Pahlavi Text Prepared By Destur Hoshangji Jamaspji Asa (1872)

Martin Haug
Edward William West

ARDÂVÎRÂFNÂME

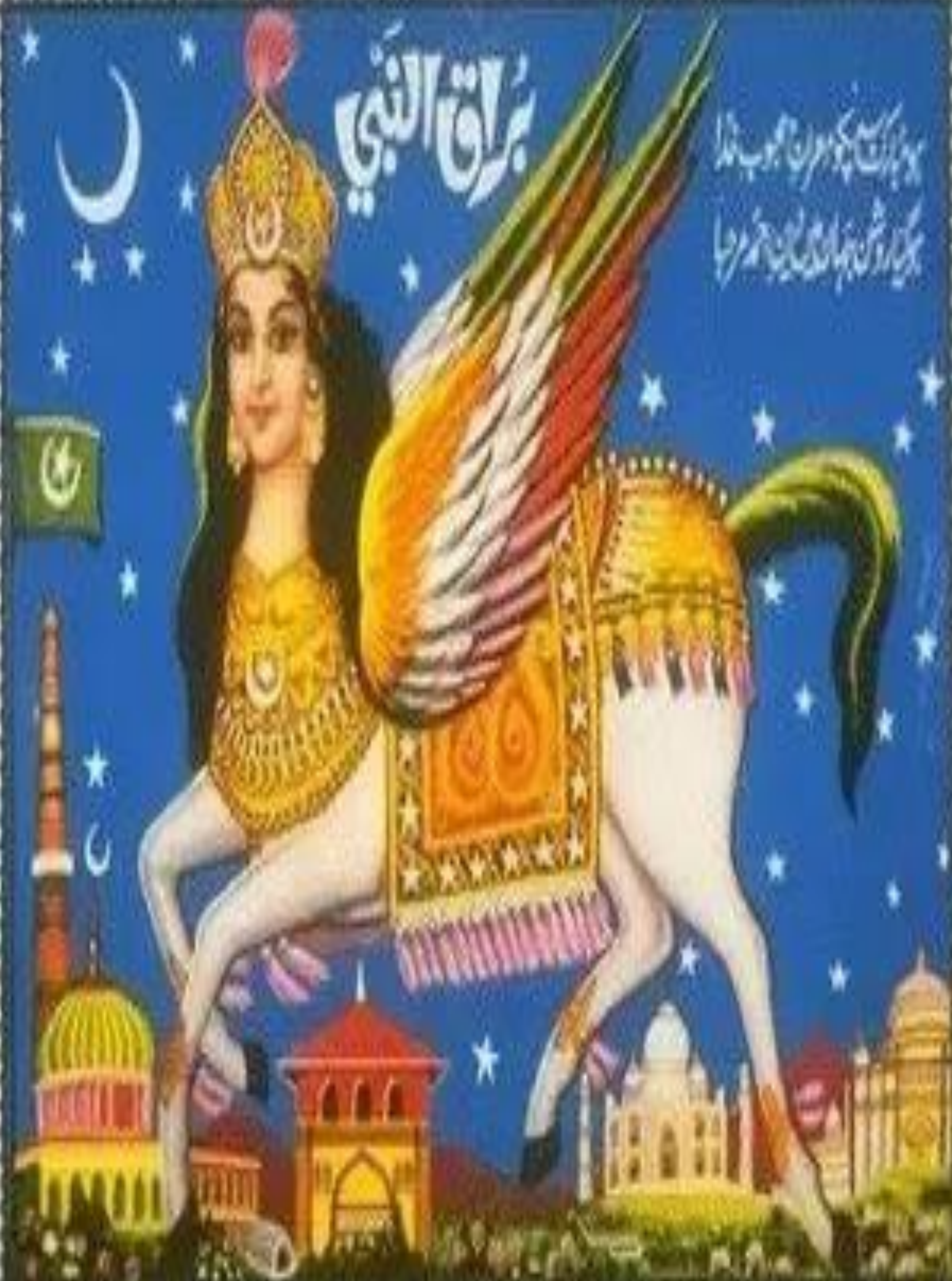
Cennet, Araf ve Cehennem

Ardâvirâf

Çeviren: Prof. Dr. Nimet Yıldırım

pinhan

Şark


براق النبی

(2)

[illegible]

[illegible] ز داد وش یافت آرام این جهان باز

[illegible]

برآسودند از آن کین مردمان راز

[illegible]

همه دردی جهان را رفت درمان

[illegible]

چو شد خرم جهان او داد فرمان

[illegible]

که دستوران دین هر جا که هستند

[illegible]

که ایشان موبد و دین پرستند

[illegible]

فراز آیند پیش تخت شاهی

[illegible]

ندارند هیچ بدلی جز نیک خواهی

(1)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنام ایزد بخشاینده بخشایشگر مهربان دادگر

[illegible]

شهنشاه اردشیر از فر دادار

[illegible]

گرفت آن پادشاهی را سزاوار

[illegible]

همه نیکی ز عدل پادشاه دان

[illegible]

همیشه شاه عادل باد شادان

[illegible]

ز عدل او بایران و خراسان

[illegible]

شده بر مردمان عیش خور آسان

[illegible]

فرو آویخته آن شوخ دیده — زبانش از قفا بیرون کشیده

همی نالید و میزارید بسیار — عذاب و رنج و بادافراه و آزار

بپرسیدم ز حال آن سیه روز — که کردار و گناهش چیست امروز

سروشی گفت او فرمان شوهر — جوابش باز دادی این بداختر

هر آنچیزی که از شوهر شنیدی — بزودی پاسخ بدتر گزیدی

کنون زینگونه در سختی فتاده — بپادافراه و بدبختی فتاده

چو بگذشتم

چو بگذشتم دگر جایی رسیدم — دو مردی و قومی دیو دیدم

یکی چه زود میخوردند او خر استر — اگر کردی اذان یک قطره دلمتر

همی زد چوب و بر وی سیم میکرد — بدین زاری روان دیگر مینحو

از شو را گفتم این مردش چه بود است — بگفت در بگو تا خود چه بود است

سروشم گفت افتاد در جهان بود — همیشه رهزن خلق جهان بود

ترازو کج گرفت و سنگ انزا — ستد افزون و کم کردی بکس باز

چه قوم ماند بگو احوال آن ناز — که باشند اینچنین با شادی و ناز

مرا گفتند بینو جای خوشتر — کسی یابد که گشتست او خرسستر

خرسستر گشته اند آن و خشرات — بدیشان کرد ایزد آن کرامات

بگفتم چون روانم آید ایدر — بوم همراه در گشتن خرسستر



روان خرسستر کشندگان

که یابم این نشاط و شادکامی — شوم در نزد ایزد آن گرامی

از آن موضع چو بگذشتم بهانگاه — بدیدم خوشتری زانجای صد راه

THE BOOK OF

ARDA VIRAF.

THE PAHLAVI TEXT

PREPARED BY

DESTUR HOSHANGJI JAMASPJI ASA,

REVISED AND COLLATED WITH FURTHER MSS., WITH AN ENGLISH TRANSLATION AND INTRODUCTION, AND AN APPENDIX CONTAINING THE TEXTS AND TRANSLATIONS OF THE

GOSHT-I FRYANO, AND HADOKHT-NASK

BY

MARTIN HAUG, PH. D.,

PROFESSOR OF SANSCRIT AND COMPARATIVE PHILOLOGY AT THE UNIVERSITY OF MUNICH.

ASSISTED BY

E. W. WEST, PH. D.

PUBLISHED BY ORDER OF THE GOVERNMENT OF BOMBAY.

BOMBAY,
GOVERNMENT CENTRAL BOOK DEPOT.

1872.

LONDON,
MESSRS. TRÜBNER AND CO.
60, PATERNOSTER ROW.

a gift from Whitley Stokes
to J. F. Campbell.
Feb. 1877. Calcutta.

Niddry Lodge
Kensington
London. W.

THE BOOK OF

ARDA VIRAF.

Read on board the Deccan
Feb 22 77. Found very little popular stuff, as is usual in priestly compositions, such as Buddhist sermons and legends, and such like. a lot of Popular mythology, spells and Cantrips of sorts appear incidentally, and bits of other religions in which trees, cows, water and other such things are sacred. That which here appears is the ceremonial of the person and time; and things which were held to be good or evil by Arda Viraf

IV
V
IX
X
Good
Thoughts

17 - انسانوں کے
ہاتھوں بنائے ہوئے پتّھر کے خُدا
آج اللّٰہَ بنے بیٹھے ہیں
انسانوں کے ہاتھوں
بنائے گئے خدا کے پتّھر کے بُت کو

شامی زبان میں
پہلے إل کہا گیا

اُس کے بعد وقت اور جگہ بدلنے پر
پہلے آلہ، إلہ بنا پھر اللہ بنا

دو ہزار سال پہلے
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ پہنچ کر
اللّٰہَ بن گیا

اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ میں
الگ ،الگ قبیلے کے اللّٰہَ
کے بہت سے مندر تھے

اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ کے بُت پرستوں نے اتفاق رائے سے
ذو شری اللّٰہَ کو

LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B0%D9%88_%D8%B4%D8%B1%D9%89



اللّٰہَ اکبر
مُنتخب کر لیا
ذو شرى اللّٰہَ
کے
بیوی کا نام
اللّٰاتَ تھا

بیٹیاں وَالْعُزّٰی اور وَمَنَاۃَ تھیں



جن کا تذکرہ سورۃ النجم آیت 20/19
میں آیا ہے
اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنَاۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی
ذو شری اللّٰہَ کے مندر کو ہی
اللّٰہَ کا گھر ،خانہء خدا لکھا گیا تھا

چاند کا دیوتا (اُم) بھی
وادیِ بکّہ میں رہتا تھا
اسی لئے اُم القریٰ
(چاند کی بستی) کہا گیا ہے
قدیم اسلامی کتب میں لکھا
تھا

Allah is a MOON god

2014 AD





2030 BC

Symbol from Ur

The Moon god rode on a winged bull,
and his symbols were the crescent and tripod.







- Allah is in fact a Meccan Moon god idol.
- These names reveal the personal devotion that Muhammad's pagan family had to the worship of Allah, the moon god.
- In short, this Allah is not the God of the Jews or the Christians.



Islam is nothing more than a revival of the ancient Moon-god worship.



Crescent Moon in Mecca. The star and crescent was the emblem of the Ottoman Empire.

"Symbol of Islam"



Crescent Pagan carving of the solar (star) diety Baal-Hadad depicted as a disk in a crescent.

"Luciferian Symbol"



Baal worship still exists they just renamed it Islam







Zep 1:4 I will also stretch out My hand on Judah and on all those dwelling in Jerusalem. And I will cut off the remnant of Baal (islam) from this place, the name of the idol worshipers (muslims), with the priests (imams)

اُم القریٰ، وادیِ بکّہ میں
ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے بھی بُت بھی موجود تھے
بخاری شریف حدیث نمبر 4288

(۴۲۸۸) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے والد عبدالوارث نے بیان کیا' ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا' ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا۔ انہیں میں ایک تصویر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکین کا ناس کرے' انہیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں پھینکا۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی پھر باہر تشریف لائے' آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی۔ عبدالصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا' ہم سے ایوب نے بیان کیا' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔








BR





عرب کے اسماعیلی لحیان بادشاہوں کے مجسمے۔ قدیم لحیان لحیان بن حوثیل کے بیٹے تھے۔ وہ قریش کے رب (سادات) کے پیشرو تھے، اور شمال مغربی حجاز کے حکمران تھے، جنہوں نے قریش کے بیٹوں کے عروج سے پہلے زم زم کے کنویں کو کنٹرول کیا تھا۔

ذو شریٰ اللّٰہَ کے
پورے خاندان کا
مندر
اُم القریٰ، وادیِ
بکّہ میں تھا
جن کے مندروں
کے کھنڈرات آج
بھی موجود ہیں

اُم القریٰ، وادیِ بکّہ ،کعبہ
،مسجد الحرام، صفا و
مروہ ،حج ،عمرہ ،طواف
،صفا و مروہ ،حج پر
مضامین تصاویری ثبوت
کے ساتھ
فیس بک پیجز پر پوسٹ
کر چکا ہوں
اور اپنی کتاب، اسلام اور
اسلام کے نبی محمد کی حقیقت
میں تفصیل سے لکھ دیا ہے

اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

18 - قرآن کا اللّٰہَ قرآن میں درجنوں جگہ لفّاضیاں کرتا ہے کہ

ہم نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں بنایا

اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

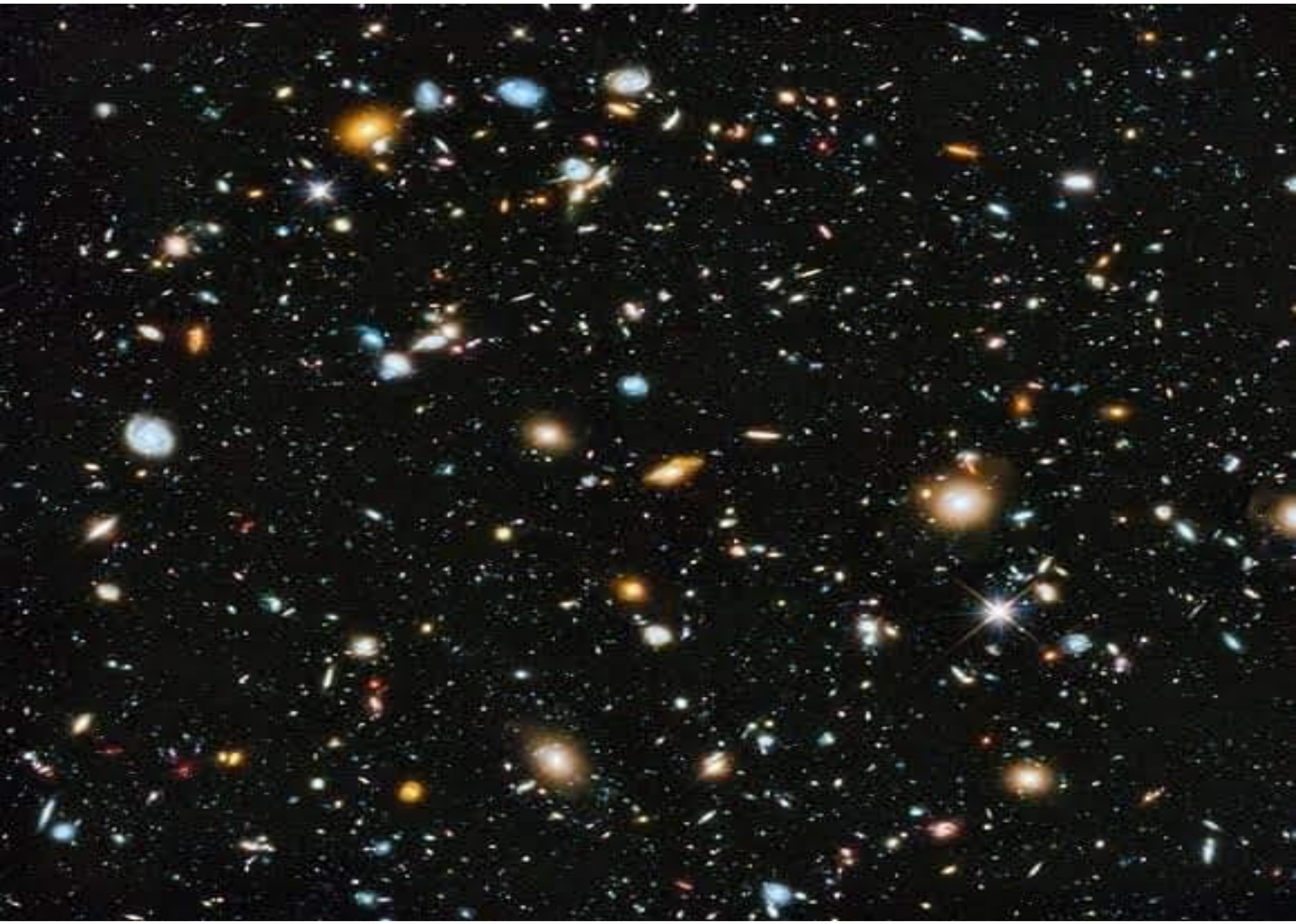
جبکہ قرآن کے اللّٰہَ کو کائنات کا زرّہ برابر بھی علم نہیں تھا

کسی مجنوں سے سُن لیا ہوگا یہ دنیا چار دن کی ہے

جبکہ دنیا کو وجود میں آئے

تقریباً چودہ ارب (13.78) سال

ہو گئے۔ اربوں سال بعد تقریباً
19 ارب کہکشائیں وجود میں
آئیں۔ تقریباً 9 ارب سال بعد ہمارا
نظامِ شمسی وجود میں آیا
اُس کے کروڑوں سال بعد ہماری
زمین وجود میں آئی



Universe

Article Talk

For other uses, see Universe (disambiguation).

The **universe** (Latin: *universus*) is all of space and time[a] and their contents,[10] including planets, stars, galaxies, and all other forms of matter and energy. The Big Bang theory is the prevailing cosmological description of the development of the universe. According to this theory, space and time emerged together 13.787 ± 0.020 billion years ago,[11] and the universe has been expanding ever since. While the spatial size of the entire universe is unknown,[3] the cosmic inflation equation indicates that it must have a minimum diameter of 23 trillion light years,[12] and it is possible to measure the size of the observable universe, which is approximately 93 billion light-years in diameter at the present day.

قرآن لکھنے والوں نے قرآن میں اللّٰہَ کا نام 2690 مرتبہ لکھ ڈالا. لیکن قرآن کے خداؤں کو کائنات میں کہکشاں کا علم ہی نہیں تھا

LINK

https://ar.m.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%AC%D8%B1%D8%A9



Galaxy

Article Talk









This article is about the astronomical structure. For our galaxy, see Milky Way. For other uses, see Galaxy (disambiguation).

A **galaxy** is a gravitationally bound system of stars, stellar remnants, interstellar gas, dust, and dark matter.[1][2] The word is derived from the Greek *galaxias* (γαλαξίας), literally "milky", a reference to the Milky Way. Galaxies range in size from dwarfs with just a few hundred million (10^8) stars to giants with one hundred trillion (10^{14}) stars,[3] each orbiting its galaxy's center of mass.



قرآن میں عربی لفظ المجرة
(کہکشاں) ہمیں نہیں ملا

متعدد ممالک میں کئی صدیوں میں
سیکڑوں قرآن لکھنے والوں کو

تقریباً 19 ارب کہکشاؤں میں سے
ایک بھی کہکشاں کا علم ہی نہیں
تھا

جو بھی آنکھ سے دکھائی دیا
اُسی کو کائنات سمجھا

قرآن لکھنے والوں سے اچھی
معلومات چرند و پرند کو ہے

جو سائبیریائی پرندے ،سائبیریا

سے آسٹریلیا 10 ہزار کلومیٹر کا

سفر. سامن مچھلیاں بحر الکاہل

سے الاسکا تک 3 ہزار کلومیٹر

کا سفر. افریقی ولڈ بیسٹ ہزاروں

کلومیٹر کا سفر. اجرام فلکی کو

دیکھ کر کرتے ہیں

ایک کہکشاں میں اربوں ،کھربوں

تارے ہوتے ہیں. کہکشاں کی دنیا

میں ہمارا سورج ایک تارہ ہے.

ہمیں خلاء میں تاروں کی شکل

میں جو نظر آتے ہیں

ہمارے نظامِ شمسی کے آٹھ
سیاروں کے علاوہ سورج اور
کہکشائیں ہیں
امریکی ماہر فلکیات کارل سیگن
کا کہنا ہے کہ
زمین کے تمام ساحلوں پر ریت
کے جتنے ذرے ہیں. کائنات میں
اُس سے کہیں زیادہ تارے ہیں.
کیمبرج یونیورسٹی کے ماہرِ
فلکیات پروفیسر گیری گِلمور
ہماری کہکشاں میں موجود
ستاروں کی گنتی کر رہے ہیں

ہماری کہکشاں کا نام ملکی
وے یا راہِ شِیر یا جادۂ شیر
Milky Way یا شارع ابیض
ہے. جس میں ہمارا نظامِ شمسی
موجود ہے. ہمارے کہکشاں کا
مرکز ہمارے نظامِ شمسی سے
تقریباً 30-35 ہزار نوری سال
دور ہے. ہمارے کہکشاں کے سب
سے قریب کہکشاں
اینڈرومیڈا ہے. جو ہمارے کہکشاں کے
مرکز سے 25 لاکھ نوری سال دُور ہے

Om

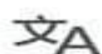
SPACE ENCYCLOPEDIA

THE MILKY WAY



Milky Way

Article Talk

This article is about the galaxy. For other uses, see Milky Way (disambiguation).

The **Milky Way**[a] is the galaxy that includes our Solar System, with the name describing the galaxy's appearance from Earth: a hazy band of light seen in the night sky formed from stars that cannot be individually distinguished by the naked eye. The term *Milky Way* is a translation of the Latin *via lactea*, from the Greek γαλακτικός κύκλος (*galaktikos kýklos*), meaning "milky circle."[20][21][22] From Earth, the Milky Way appears as a band because its disk-shaped structure is viewed from within. Galileo Galilei first resolved the band of light into individual stars with his telescope in 1610. Until the early 1920s, most astronomers thought that the Milky Way contained all the stars in the Universe.[23] Following the 1920 Great Debate between the astronomers Harlow Shapley and Heber Curtis,[24] observations by Edwin Hubble showed that the Milky Way is just one

Meteoroid قرآن کے اللّٰہَ کو شہابِ ثاقب مخلوق کی جانکاری ہی نہیں تھی

قرآن ،سورۃ الحجر آیت اِلَّا مَنِ اسْتَـرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (18) میں لفّاضیاں لکھ ڈالیں

LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%B4%DB%81%D8%A7%D8%A8_%D8%AB%D8%A7%D9%82%D8%A8



شہاب ثاقب





شہاب ثاقب یا (بعض اوقات شہاب / انگریزی: meteor) وہ چمک دار (یعنی ثاقب) اجرام فلکی ہیں جو فضا سے آتے ہیں اور زمین پر گرتے ہیں ان کو شہابیہ بھی کہا جاتا ہے اور عام اردو میں ان کو گرتے ستارے بھی کہتے ہیں اور ستاروں کا گرنا بھی کہا جاتا ہے۔ فی الحقیقت یہ **شہاب (meteoroid)** یا نیزک ہوتے ہیں جو زمین کے کرۂ ہوا میں داخل ہو جاتے ہیں اور ram pressure کی وجہ سے چمک (ثاقب) پیدا کرتے ہیں؛ جب کوئی شہاب اس طرح زمین (یا کسی اور سیارے) کی فضاء میں داخل ہو جائے اور چمک پیدا کرے یا اس کے کرۂ ہوائی سے گذرتا ہوا اس کی سطح پر گر جائے تو اسے شہابیہ (meteorite) کہا جاتا ہے۔ شہابیہ کو اردو میں سنگ شہاب بھی کہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے شہاب ثاقب کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ مگر بڑے شہاب ثاقب یقینا نایاب ہوتے ہیں۔ ثاقب اصل میں عربی کے ثقب سے بنا ہوا لفظ ہے جس کے بنیادی معنی سوراخ یا چھید کے ہوتے ہیں، جب شہاب زمین کی فضاء میں داخل ہو کر روشنی پیدا کرتے ہیں تو اس سے پیدا ہونے والے لکیر نما راستے کو سوراخ سے گزر کے نکلنے والی روشنی سے تشبیہ دے کر ثاقب کو سوراخ کر ساتھ تابندہ یا روشن کے معنوں میں استعمال کرکے شہاب ثاقب کا لفظ بنایا جاتا ہے۔



قرآن کا اللّٰہَ سورۃ لقمان میں ستونوں کی بات کر رہا ہے

سورۃ لقمان، خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ (10) میں نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بنایا

قرآن کے اللّٰہَ کو کائنات کا زرّہ برابر بھی علم نہیں تھا

جو ننگی آنکھ سے دکھائی دیا لکھتا چلا گیا

قرآن کے اللّٰہَ کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ زمین پر پہاڑ بنتے کیسے ہیں

قرآن میں لکھ ڈالا پہاڑ کو زمین میں کیلوں (میخوں) کی طرح گاڑ رکھا ہے

(7) قرآن ،سورۃ النباء ،وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا





Sometimes, when two tectonic plates move towards each other, one plate is forced downward. The edge of the other plate is scrunched up in the form of mountains. This is called subduction

Skwirk

Mountain range

Continental crust

Continental crust

Lithosphere

Lithosphere

Asthenosphere

Asthenosphere

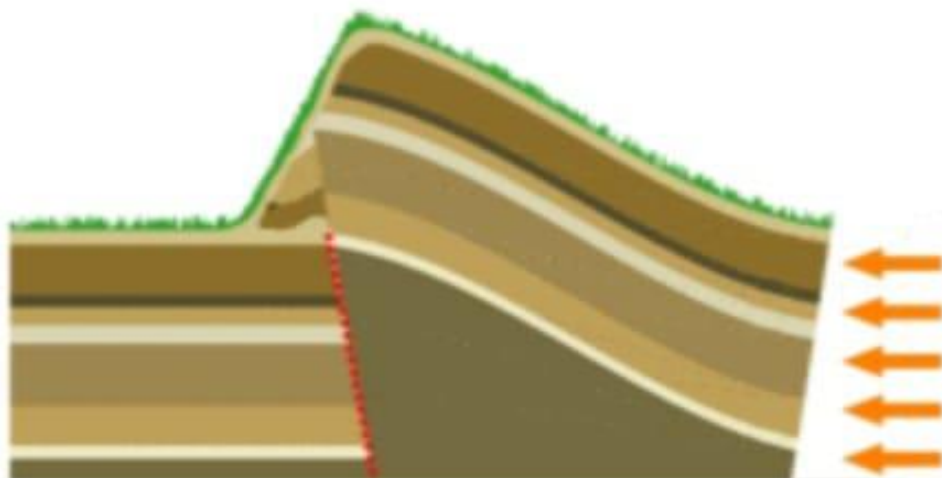
Ancient oceanic crust

Mountain formation






Mountain formation refers to the geological processes that underlie the formation of mountains. These processes are associated with large-scale movements of the Earth's crust (tectonic plates).[1] Folding, faulting, volcanic activity, igneous intrusion and metamorphism can all be parts of the orogenic process of mountain building.[2] The formation of mountains is not necessarily related to the geological structures found on it.[3]



قرآن کے اللّٰہَ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ
پانی آسمان سے نہیں برستا

قرآن ،سورۃ الزمر ،اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (21)

اللہ ہی آسمان سے پانی اتارتا ہے



Rain






Several terms redirect here. For other uses, see Rain (disambiguation), Rainy (disambiguation), Rainfall (disambiguation) and Rainwater (disambiguation).

Rain is liquid water in the form of droplets that have condensed from atmospheric water vapor and then become heavy enough to fall under gravity. Rain is a major component of the water cycle and is responsible for depositing most of the fresh water on the Earth. It provides suitable conditions for many types of ecosystems, as well as water for hydroelectric power plants and crop irrigation.



جبکہ پانی، سمندروں،
دریاؤں یا جھیلوں کی سطح
سے پانی بخارات بن کے
اوپر کی طرف اٹھتا ہے
اور بادل بنتا ہے اور یہ بادل
پھر بارش کا باعث بنتے ہیں
جب یہ بادل ٹھنڈی ہوا سے
ٹکراتے ہیں تو ان میں
موجود بخارات کے ذرات پانی
کی بوندیں بن جاتے ہیں

جس طرح کمرے کی ہوا میں
بخارات فریج سے نکالے
گئے ٹھنڈے ڈبے سے ٹکرا
کر پانی کا ایک قطرہ بنتے
ہیں
قطرے زمین کی کشش کی
طاقت سے نیچے کھینچے
جاتے ہیں اور بارش کی
طرح برستے ہیں۔ اس طرح
زمین سے بادل اور بادل سے
زمین کی طرف سفر کرنے
والا پانی ہمیشہ حرکت میں
رہتا ہے

قرآن کا اللّٰہَ

قرآن میں بارہا کہتا ہے کہ

قرآن، سورۃ لقمان

اِنَّ اللّٰـهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِۚ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى
الْاَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا
تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَيِّ
اَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ اِنَّ اللّٰـهَ عَلِيْـمٌ
خَبِيْـرٌ (34)

پانی میں برساتا ہوں (وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَۚ)

قرآن کا اللّٰہَ جن علماؤں کو
اپنے تجارت کی فرنچائزی
دے رکھّی ہے نے
چودہ سو سال سے
مسلمانوں کو بےوقوف بنا
رکھا ہے کہ
پانی اللّٰہَ ہی برساتا ہے اور
اللّٰہَ ہی جانتا ہے کہ
پانی کب اور کہاں برسے گا

جب کہ یہ تمام کام
آج سائنس دان بتا رہا کہ
پانی کس ملک کے، کس
صوبے کے، کس شہر میں
کَب اور کتنا برسے گا
پڑھے لکھے ممالک کے
محکمہ موسمیات تمام دن
بتاتے رہتے ہیں کہ
پانی کہاں، کب اور کتنا
برسے گا

سعودی عرب میں
ہزاروں سال کی موسمی تبدیلی
کی وجہ سے
پانی کا برسنا نہ کے برابر ہو گیا
تھا
نتیجتاً سعودی عرب میں ایک
بھی دریا یا جھیل نہیں ہے
کاشتکاری کے لائق صرف ایک
فیصد زمین رہ گئی تھی
لیکن سائنس دانوں نے
سعودی عرب میں

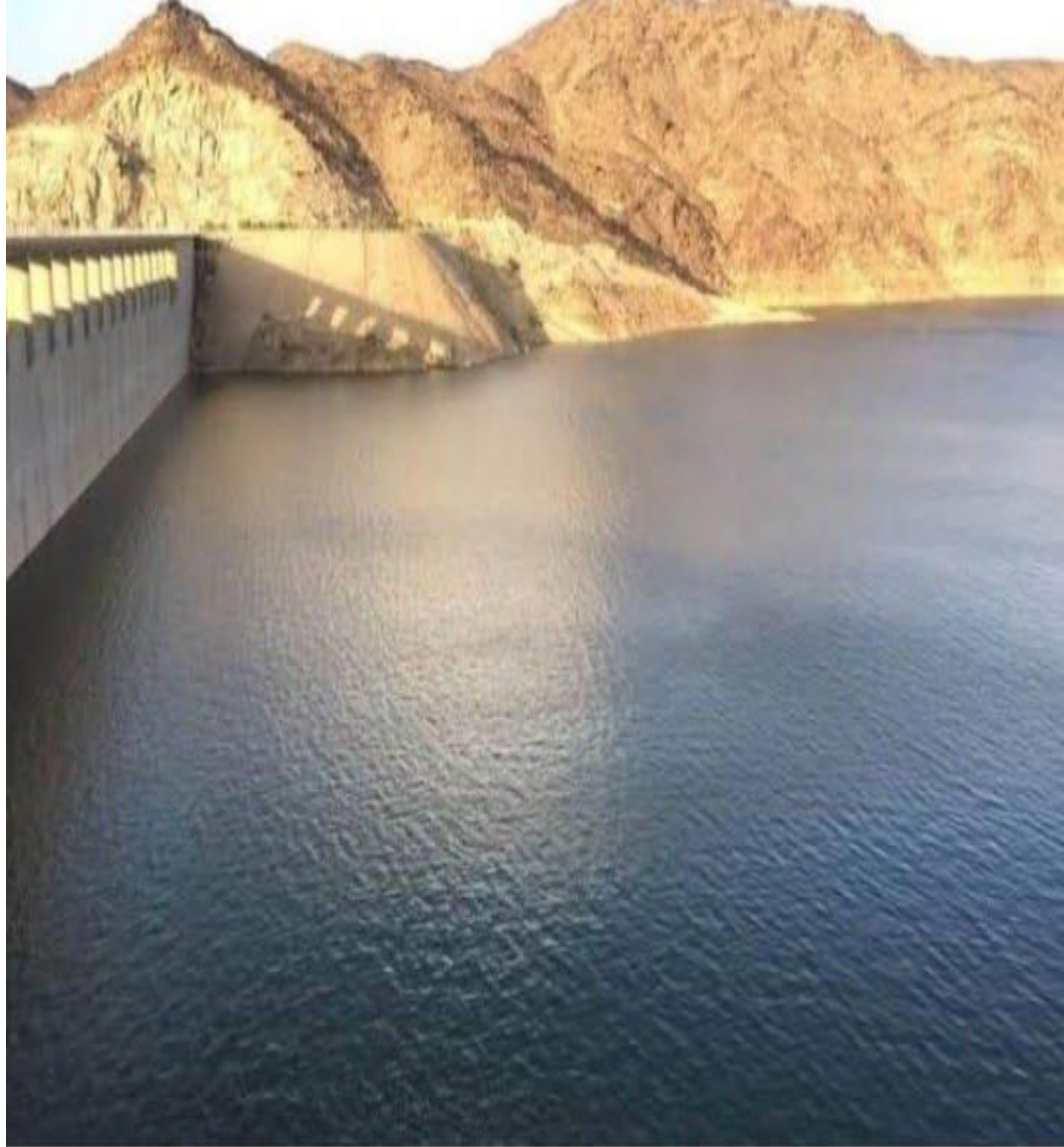
اَب تک 564 ڈیم تعمیر کر کے
ہر سال مصنوعی پانی برسا کر



Splendid Arabia

King Fahad Dam, Bishah - Splendid Arabia

Visit



Leaders MENA

Saudi Arabia intends to build 1000 dams - Leaders

Visit

تمام ڈیم بھر لیتے ہیں



Saudi Gazette



SAUDI ARABIA

Saudi Arabia to build 1,000 new dams, says minister

October 27, 2021



Saudi Gazette report

CAIRO — Minister of Environment, Water and Agriculture Eng. Abdul Rahman Al-Fadli revealed that Saudi Arabia has started carrying out feasibility studies for building 1,000 new dams in different regions of the Kingdom. The new projects will take the total number of dams in the country to 1,564.

اَب سعودی عرب میں ایک ہزار ڈیم اور بننے جا رہے ہیں

قرآن کے اللّٰہَ نے تمام قرآن میں

السَّمَآءِ ،سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ،السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ ،سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ؕ لکھ ڈالا

قرآن کے اللّٰہَ کو معلوم ہی نہیں کہ

یہ Ozone layer اوزون لیئر، ہے

جوStratosphereمیں موجود ہے

یہ جو ہمیں نیلا آسمان دکھائی پڑتا ہے
زمین کی گرد فضا میں گیس کی ایک تہہ ہے



Ozone Layer
UV-C
UV-A
UV-B

Meteors
Sounding Rocket
Mesosphere
Stratopause
50 km
30 miles
40 miles
60 km
A L T I T U D E
40 km
Weather Balloon
20 miles
Stratosphere
30 km
Blue Jet
Spy Plane
Ozone Layer
20 km
Polar Stratospheric Clouds
10 miles
Cumulonimbus Cloud
Commercial Jet
Tropopause
10 km
Mount Everest
Troposphere
-60 -40 -20 0 20
Temperature (°C)

Exosphere
700 km
High as 2000 °C
Satellite
Thermosphere
1500 °C
Spacecraft
Aurora
80 km
-85 °C
70 km
Mesosphere
60 km
Meteors
50 km
0 °C
40 km
Radiosonde
30 km
Stratosphere
Aircraft
20 km
Clouds
-60 °C
Mt. Everest
10 km
Troposphere
Principal layers
Temperature
Transport and Natural phenomena

ATMOSPHERE

EXOSPHERE
THERMOSPHERE
MESOSPHERE
STRATOSPHERE
TROPOSHERE
OZONE LAYER





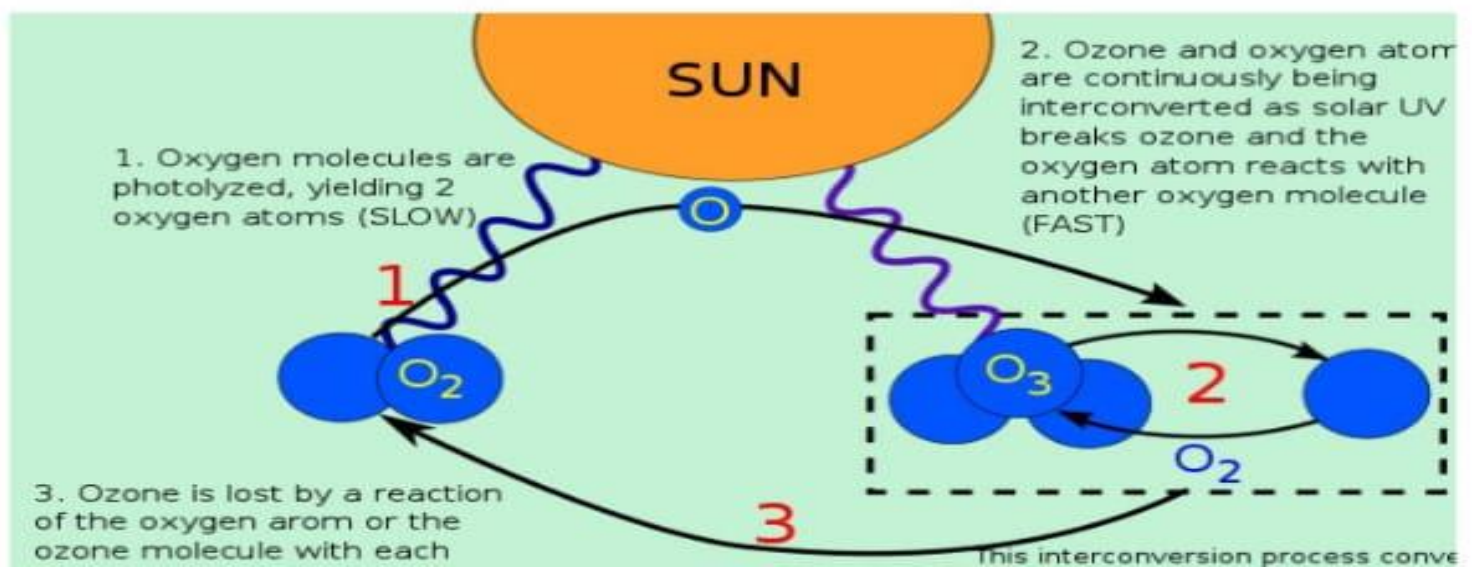
Ozone layer

Article Talk






The **ozone layer** or **ozone shield** is a region of Earth's stratosphere that absorbs most of the Sun's ultraviolet radiation. It contains a high concentration of ozone (O_3) in relation to other parts of the atmosphere, although still small in relation to other gases in the stratosphere. The ozone layer contains less than 10 parts per million of ozone, while the average ozone concentration in Earth's atmosphere as a whole is about 0.3 parts per million. The ozone layer is mainly found in the lower portion of the stratosphere, from approximately 15 to 35 kilometers (9 to 22 mi) above Earth, although its thickness varies seasonally and geographically.[1]



Stratosphere

Article Talk

For other uses, see Stratosphere (disambiguation).

The **stratosphere** (/ˈstrætəˌsfɪər, -toʊ-/) is the second layer of the atmosphere of the Earth, located above the troposphere and below the mesosphere.[3][4] The stratosphere is an atmospheric layer composed of stratified temperature layers, with the warm layers of air high in the sky and the cool layers of air in the low sky, close to the planetary surface of the Earth. The increase of temperature with altitude is a result of the absorption of the Sun's ultraviolet (UV) radiation by the ozone layer.[5] The temperature inversion is in contrast to the troposphere, near the Earth's surface, where temperature decreases with altitude.



جسے اوزون تہہ یا اوزون پرت کہتے ہیں. یہ سورج سے آنے والی نقصان دہ الٹرا وائلٹ یعنی بالا بنفشی شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے. اوزون لیئر (تہہ) بنیادی طور پر اسٹراٹاسفیئر (Stratosphere) کے نچلے حصے میں زمین کی سطح سے تقریباً 100 کلومیٹر سے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے.

زمین کی فضا میں اوزون کا 91 فیصد سے زیادہ حصہ اسی لیئر میں موجود ہے

قرآن کے تمام اللّٰہَ کو جو اُس
وقت حجروں میں بیٹھ کر قرآن
لکھ رہے تھے
نظامِ شمسی کی معلومات ہی نہیں
تھی۔ پورے قرآن میں کہیں بھی
لفظ المجموعة الشمسية موجود نہیں
ہے
جتنا اجرام فلکی کی نقل و حرکت
غیر مسلموں کو دکھائی پڑ رہی
تھی
اُتنا ہی قرآن کے اللّٰہَ کو دکھائی
پڑ رہی تھی
وہی قرآن میں لکھ ڈالا

Earth and the Solar System

Mercury
Venus
Earth
Mars
Jupiter
Saturn
Uranus
Neptune
Pluto

DISCOVER

Neptune
Uranus
Saturn
Mars
Jupiter
Earth
Venus
Mercury
Pluto

Solar System

Article Talk









This article is about the Sun and its planetary system. For other similar systems, see Planetary system. For solar power systems, see Photovoltaic system. For other uses, see Solar System (disambiguation).

The **Solar System**[b] is the gravitationally bound system of the Sun and the objects that orbit it. Of the bodies that orbit the Sun directly, the largest are the four gas and ice giants and the four terrestrial planets, followed by an unknown number of dwarf planets and innumerable small Solar System bodies. Of the bodies that orbit the Sun indirectly—the natural satellites—two are larger than Mercury and one is nearly as large.[c]

Solar System



نظام شمسی یا نظام
خورشیدی سورج اور ان
تمام اجرام فلکی کے مجموعے کو
کہتے ہیں۔ جو براہ راست یا
بالواسطہ طور پر سورج کی ثقلی
گرفت میں ہیں۔ اس میں 8
سیارے، ان کے 162 معلوم چاند،
3 شناخت شدہ بونے سیارے
(بشمول پلوٹو) ان کے 4 معلوم
چاند اور کروڑوں دوسرے چھوٹے
اجرام فلکی شامل ہیں۔ اس آخری

زمرے میں سیارچے، کوئپر

پٹی کے اجسام، دم دار

سیارے، شہاب ثاقب اور بین

السیاروی گرد شامل ہیں

یہ سراسر جھوٹ ہے

قرآن سورۃ یونس میں چاند کو
روشنی والا کہا گیا ہے وَّالْقَمَرَ
(5) نُـوْرًا

چاند کی یہ روشنی اس کی اپنی

نہیں۔ بلکہ سورج کی ہی روشنی

سے یہ چمکتا ہے۔ سورج کی
شعاعیں چاند کی سطح پر پڑنے

سے منعکس ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے چاند چمکتا دکھائی دیتا ہے

یہ سراسر جھوٹ ہے

قرآن، سورۃ النازعات میں

قرآن کا اللّٰہَ کہتا ہے کہ

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحَاهَا (30) اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا

زمین کوئی ایران کی قالین
نہیں،جو کمرے میں بچھائی جائے

قرآن لکھنے والوں کو اتنا
بھی معلوم نہیں تھا کہ
بہت سے مشرق اور بہت
سے مغرب نہیں ہوتے

قرآن سورۃ الرحمن، میں بہت سے مشرق
اور بہت سے مغرب لکھ دیا

قرآن، سورۃ الرحمن، رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ
الْمَغْرِبَيْنِ (17)

قرآن لکھنے والوں کو اتنا
بھی نہیں معلوم تھا کہ
کائنات

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (17)

وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (14)

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ۖ ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (14)

کو بنانے والا ایک ہی خالق ہے

قرآن سورۃ، المومنین آیت 14 میں

(الْخَالِقِیْنَ) بہت سے خدا لکھ ڈالا

قرآن ،سورۃ المومنین ،ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ۖ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ(14)

یہ سراسر جھوٹ ہے

جب آسمان ہے ہی نہیں تو پھٹے گا کیا

قرآن، سورة الرحمن، فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (37) پھر جب آسمان
پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی
طرح سرخ ہو جائے گا

قرآن کے اللّٰہَ کو معلوم ہی
نہیں تھا کہ

دریاء کا پانی میٹھا ہوتا ہے
لیکن جب وہی دریاء سمندر
میں گرتا ہے تو
اُس کا پانی کھارا ہو جاتا
ہے
دو دریاؤں کے بیچ میں کوئی
دیوار نہیں ہوتی

قرآن، سورة الفرقان

فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَـهُمَا بَـرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (53)

یہ میٹھا خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے، اور

ان دونوں میں
ایک پردہ اور
مستحکم آڑ بنا
دی
خلیج الاسکا کے
ساحل دو پانیوں
سے ملتا ہے



اس عجیب و غریب واقعے کی وجہ

گلیشیر پگھلنے والے پانی
اور خلیج الاسکا کے ساحلی
پانیوں کے پانی کی کثافت،
درجہ حرارت اور نمکیات کا
فرق ہے
یہ سوچنا جھوٹ ہے کہ یہ
دونوں پانی آپس میں نہیں
ملتے
وہ آخر کار آپس میں مل
جاتے ہیں
ان دو آبی ذخائر کے درمیان
سرحد جامد نہیں ہوتی

وہ ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہیں اور یکسر غائب ہو جاتے ہیں

قرآن کے تمام اللّٰہَ کو زمین کی ہیئت تک معلوم نہیں تھی

مسلمانوں کو نماز و روزے پر لگا دیا جبکہ قُطب شمالی اور قُطب جنوبی پر نماز و روزہ فرائض کے ساتھ ادا ہی نہیں کی جا سکتی. خط استوا پر زمین کا

محیط 40075 کلومیٹر جبکہ

نصف النہار پر 40007 کلومیٹر

ہے۔ قُطب شمالی اور قُطب جنوبی
پر چھ مہینے کا دن اور چھ
مہینے کی رات ہوتی ہے
جو قرآن کے اللّٰہَ کو معلوم ہی
نہیں تھا۔ جبکہ نماز و روزہ
طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے
مشروط ہے۔ قرآن کے تمام اللّٰہَ
،اُم القریٰ، وادیِ بکّہ سے پانچ
سو کلومیٹر کے دائرے کو ہی دنیا
سمجھ رکھا تھا
آج جو معلومات عام غیر مسلموں
کو ہے

اُس کا ہزارواں حصّہ بھی قرآن
لکھنے والے اللّٰہَ کو نہیں تھا۔
آنکھوں سے جو دکھائی دیا وہی
قرآن میں بار بار لکھ ڈالا
اجرام فلکی کی ایک بھی تفصیل
قرآن میں موجود نہیں ہے
جو آج عام انسانوں کو معلوم ہے



Earth

Article Talk





This article is about the planet. For its human aspects, see World. For other uses, see Earth (disambiguation) and Planet Earth (disambiguation).

Earth is the third planet from the Sun and the only astronomical object known to harbour and support life. 29.2% of Earth's surface is land consisting of continents and islands. The remaining 70.8% is covered with water, mostly by oceans, seas, gulfs, and other salt-water bodies, but also by lakes, rivers, and other freshwater, which together constitute the hydrosphere. Much of Earth's polar regions is covered in ice. Earth's outer layer is divided into several rigid tectonic plates[list] that migrate across the surface over many millions of years, while its interior remains active with a solid iron inner core, a liquid outer core that generates Earth's magnetic field, and a convective mantle that drives plate tectonics.


Arctic
Ocean
North
Pole

North Pole

Article Talk





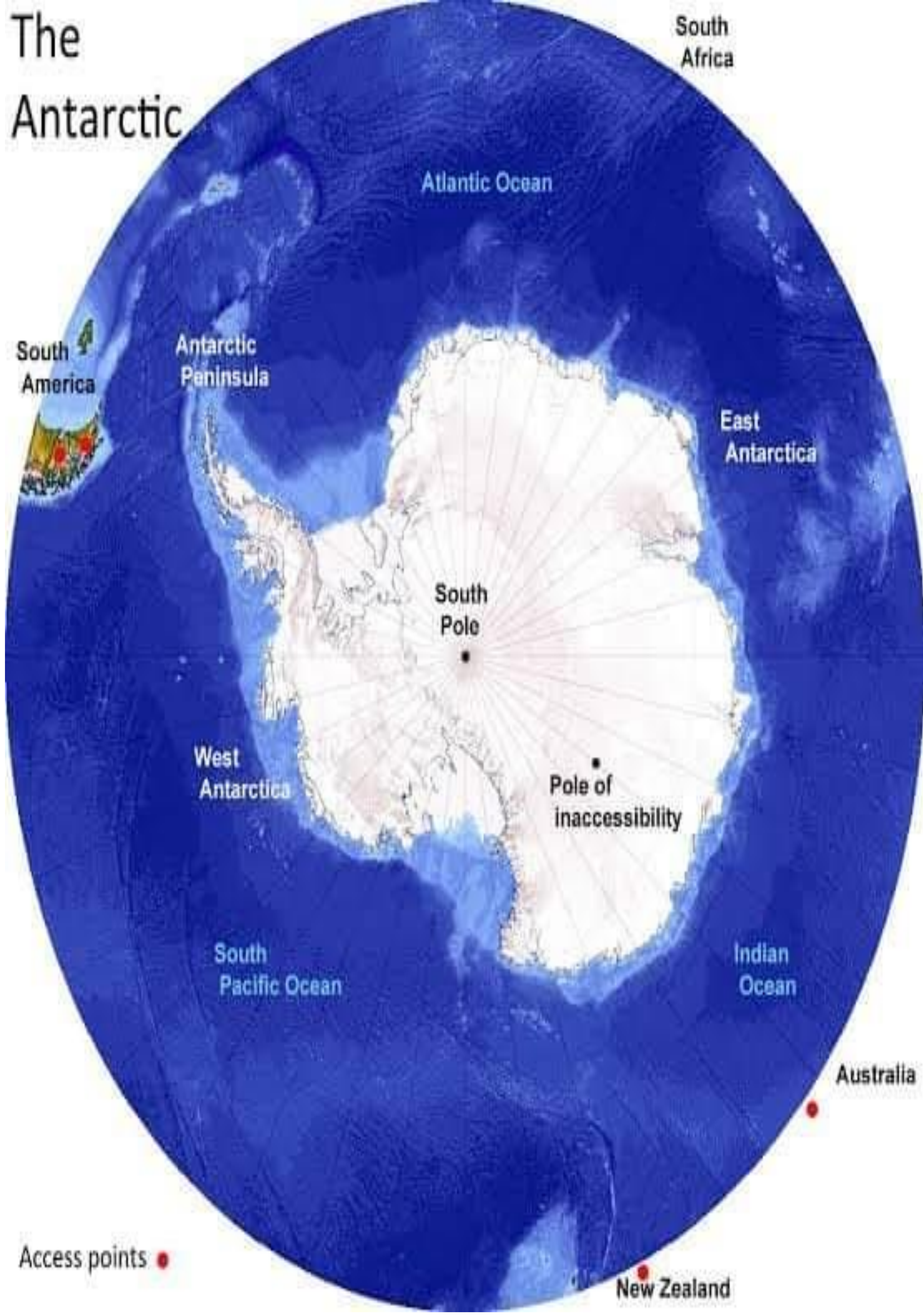

For other uses, see North Pole (disambiguation).

Not to be confused with North Magnetic Pole.

The **North Pole**, also known as the **Geographic North Pole** or **Terrestrial North Pole**, is the point in the Northern Hemisphere where the Earth's axis of rotation meets its surface. It is called the **True North Pole** to distinguish from the Magnetic North Pole.



An azimuthal projection showing the Arctic Ocean and the North Pole. The map also shows the 75th parallel north and 60th parallel north.


The Antarctic
South Africa
Atlantic Ocean
South America
Antarctic Peninsula
East Antarctica
South Pole
West Antarctica
Pole of inaccessibility
South Pacific Ocean
Indian Ocean
Australia
Access points
New Zealand

South Pole

Article Talk

This article is about the Geographic South Pole. For other uses, see South Pole (disambiguation).

The **South Pole**, also known as the **Geographic South Pole**, **Terrestrial South Pole** or **90th Parallel South**, is one of the two points where Earth's axis of rotation intersects its surface. It is the southernmost point on Earth and lies on the opposite side of Earth from the North Pole.

1. South Geographic Pole

عربی بدّو اور دیسی علماؤں نے
قرآن کے تمام اللّٰہَ کے ہاتھوں
اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ کے پانچ سو
کلومیٹر کے دائرے میں ہی
سوا لاکھ افسانوی انبیاء کی ولادت
کرا دی
جبکہ زمین کی سطح
(510072000) 51 کروڑ 72
ہزار مربع کلومیٹر ہے
مستقبل میں قرآن کے علماء
عجائب گھروں میں سجائے جائیں
گے
یہ سراسر جھوٹ ہے

قرآن میں یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں

قرآن، سورۃ یوسف میں لفظ درھم

(دَرَاھِمَ) آیا ہے

قرآن، سورۃ یونس ،وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍۚ وَّكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ (20)

یوسف علیہ السلام کا واقعہ

ابراہیم علیہ السلام کے بعد کا ہے

یوسف علیہ السلام کا زمانہ

اسلامی کُتب میں 38 سو سال

پہلے کا لکھا گیا ہے

جبکہ دَرَاھِمَ کا ایجاد پہلی مرتبہ

تقریباً 26 سو سال پہلے یونان میں ہوا

The Importance of the Lydian Stater as the World's First Coin

LINK

https://www.worldhistory.org/article/797/the-importance-of-the-lydian-stater-as-the-worlds/



The First Gold Coin

How a Turkish invention changed the world's monetary system



Andrei Tapalaga  Follow 
Jan 4, 2020 · 3 min read ★



Lydian gold coin issued under the reign of Croesus (Fifth century BC)

As far as our knowledge goes from the discoveries as well





دوسری بات

قرآن میں سورۃ یوسف میں لفظ (كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ) بوجھ ڈھونے والے اونٹ لکھا گیا ہے

قرآن، سورۃ یوسف، وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يَاۤ اَبَانَا مَا نَبْغِىْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ؕ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ (65)

یہ سراسر جھوٹ ہے

38 سو سال پہلے

بوجھ ڈھونے والے اونٹ کو پالتو بنایا ہی نہیں گیا تھا

محکمہ آثار قدیمہ کو 3 ہزار سال پہلے کا ہی
عرب میں بوجھ ڈھونے والے اونٹ کو پالتو بنانے کے ثبوت دستیاب ہوئے ہیں



قرآن کا اللّٰہَ, قرآن میں

بار بار اپنے کلام میں لفظ

(وَّقُلُوْبُـھُمْ) لاتا ہے

جیسے

قرآن ،سورۃ الانفال

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ

اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ

عَلَیْھِمْ اٰیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی

رَبِّھِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ (2)

جبکہ قرآن کے اللّٰہَ کو

معلوم ہی نہیں ہے کہ

دل کا کام (Heart)

سوچنا، سمجھنا، ڈرنا،
خوش ہونا یا کسی بات
کا فیصلہ لینا

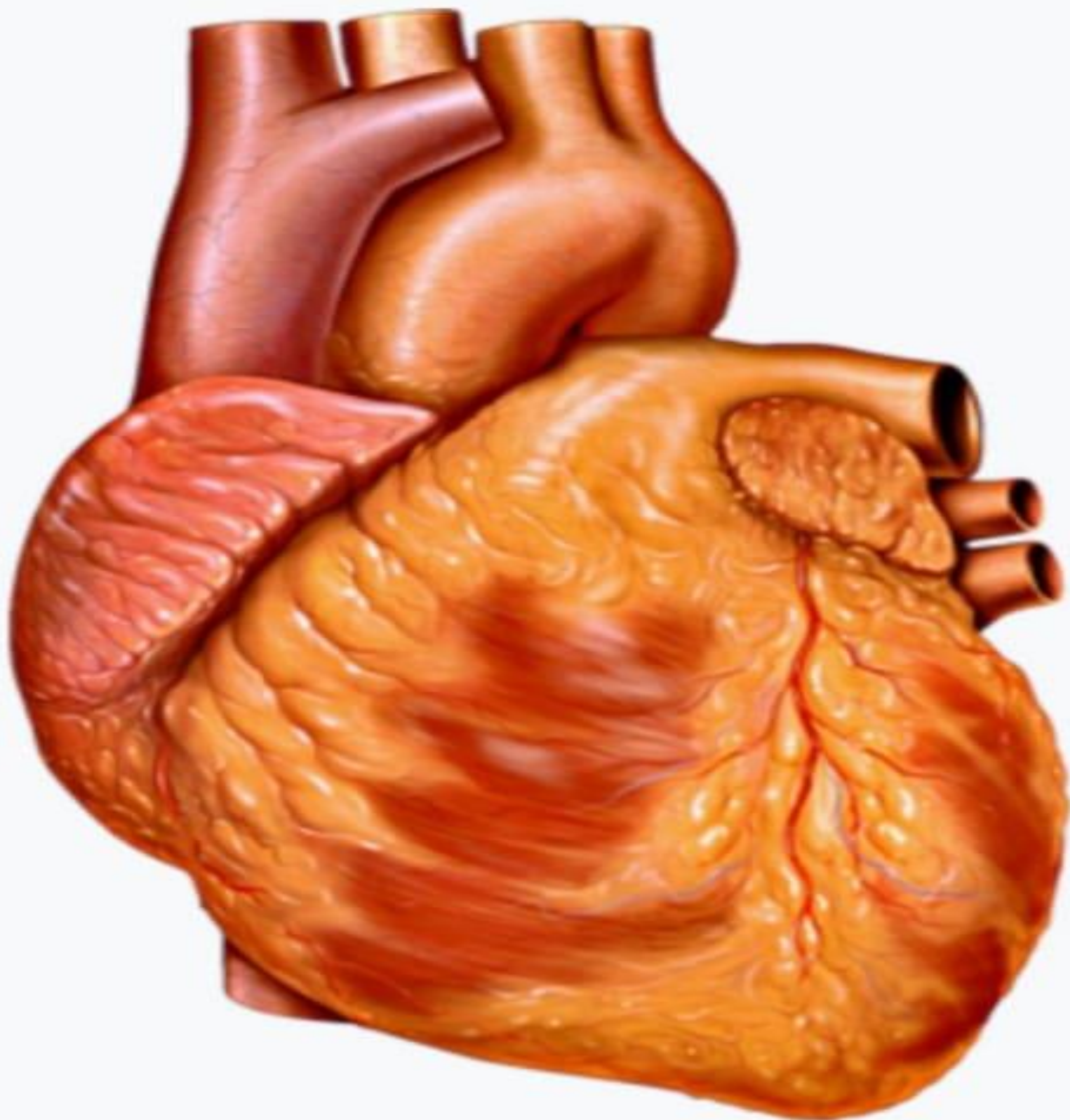
نہیں ہے

(Heart)

بلکہ دل کا کام

The **heart** is a muscular organ in most animals, which pumps blood through the blood vessels of the circulatory system.[1] The pumped blood carries oxygen and nutrients to the body, while carrying metabolic waste such as carbon dioxide to the lungs.[2] In humans, the heart is approximately the size of a closed fist and is located between the lungs, in the middle compartment of the chest.[3]

Heart

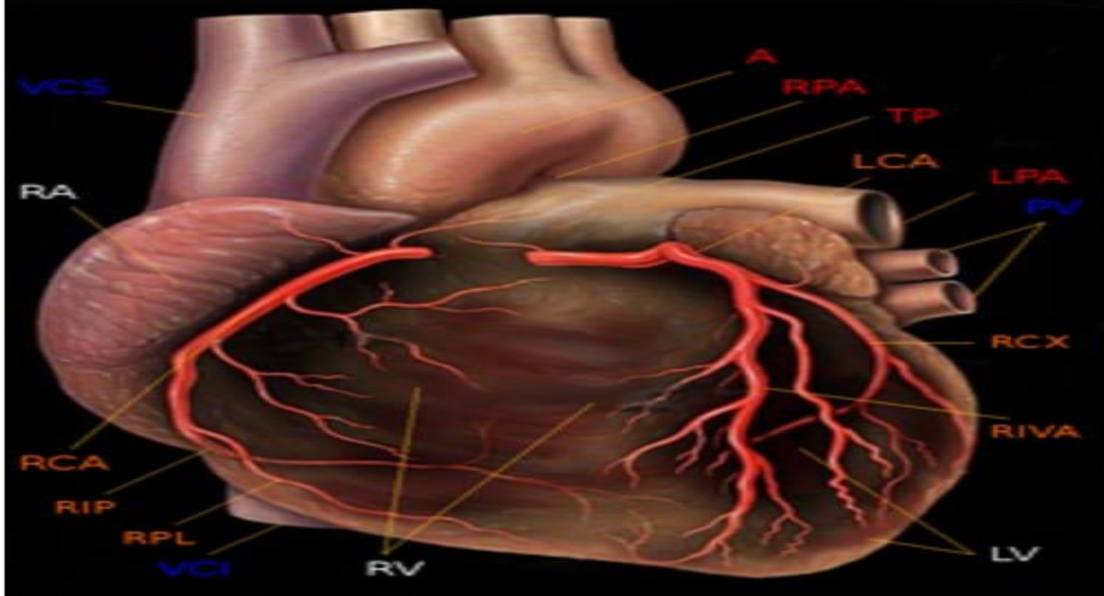


The human heart

قلب

قلب (ج: قلوب) جس کو عام الفاظ میں دل کہا جاتا ہے ایک عضلاتی عضو ہے جو تمام جسم میں خون مضخت (pump) کرتا ہے۔ قلب کی نظمی حرکت (دھڑکن) ایک غیر موقوف (نہ رکنے والی) حرکت ہے جو قبل ازپیدائیش تا دم مرگ قائم رہتی ہے۔



تمام جسم سے وریدی خون

(VENOUS BLOOD)

جس میں بڑی مقدار میں

کاربن ڈائی آکسائڈ کی صفائی

کے لیے واپس آتا ہے اور

پھر سہ گوشی صمام

(TRICUSPID VALVE)

سے گذرتا ہوا دائیں بطن

میں آجاتا ہے

دائیاں بطن اس خون کو
صفائی کی خاطر پھیپڑوں
میں بھیج دیتا ہے
پھپڑوں میں آکسیجن حاصل
کر کے صاف ہونے والا
خون بائیں اذن میں واپس آتا
ہے اور پھر دو گوشی صمام
(BICUSPID VALVE)
کے ذریعہ بائیں وینٹریکل
میں آجاتا ہے اب بائیاں

بطن ابھر (AORTA)
کے ذریعہ اس خون کو تمام
جسم میں آکسیجن پہنچانے
کے لئے روانہ کردیتا ہے
قرآن کا اللّٰہَ کبھی بھی
قرآن میں عقل کی بات نہیں
کرتا
لفّاضیاں ہی لفّاضیاں کرتا
رہتا ہے

اللّٰہَ خُود فرما رہا ہے کہ
مَیں بہت بڑا مکّار (دھوکا ۔ فریب) ہوں

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (54) ↖

قرآن کے اِس آیت کو
لکھنے والا اللّٰہَ
شراباً طہورہ کے گھوڑے
پر بیٹھ کر آیتیں لکھتا چلا
گیا
آسمان کی بات کرنے کے
بعد زمین کی بات کرنی
تھی
تَول ناپ کی بات کرنے لگا

سورۃ الرحمٰن آیت 9/8/7

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ (7) ↖

اور آسمان کو اسی نے بلند کردیا اور ترازو قائم کی۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ (8) ↖

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ (9) ↖

اور انصاف سے تولو اور تول نہ گھٹاؤ۔

اِس آیت کو لکھنے والا
اللّٰہ

زمین کے فنا ہونے کی
بات کرنے کے بعد
اُس فنا ہونے کو نعمت
بتا رہا ہے
پھر تم اپنے رب کی کس
کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

سورۃ الرحمٰن آیت 26

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) ↖

جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ (27) ↖

اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (28) ↖

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اِس قرآن کا اللّٰہَ

ابھی بہت

مشغول ہے

بہت جلد انسانوں

کے لئے وقت

نکالے گا

سورة الرحمٰن آیت 31

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (30) ↖

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلَانِ (31) ↖

اے جن وانس ہم تمہارے لیے جلد ہی فارغ ہو جائیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (32) ↖

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اِس آیت کو لکھنے والا
اللّٰہَ

کتنی بے تکی باتیں کر رہا
ہے
مجرموں کو پکڑنے،
دھکڑے کی بات کر رہا ہے

اور یہ بھی کہہ رہا ہے کہ

پھر تم اپنے رب کی کس
کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

سورۃ الرحمٰن آیت 42/41

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِىْ وَالْاَقْدَامِ (41)

مجرم اپنے چہرے کے نشان سے پہچانے جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (42)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اِس آیت کو لکھنے والا اللّٰہَ
کتنی بے تکی باتیں کر رہا
ہے
پہلے کہہ رہا ہے
گناہ گار کھولتے ہوئے پانی
میں تڑپتے پھریں گے
اُس کے فوراً بعد کہا رہا ہے
کہ

پھر تم اپنے رب کی کس کس
نعمت کو جھٹلاؤ گے

سورۃ الرحمٰن آیت 45/44

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ يُكَذِّبُ بِهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ (43) ۚ

یہی وہ دوزخ ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے۔

يَطُوۡفُوۡنَ بَيۡنَهَا وَبَيۡنَ حَمِيۡمٍ اٰنٍ (44) ۚ

گناہ گار جہنم میں اور کھولتے ہوئے پانی میں تڑپتے پھریں گے۔

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (45) ۚ

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

قرآن کا یہ اللّٰہ
بہت بے شرمی کی باتیں
کر رہا ہے
حوروں کی تعریف
کرتے ہوئے
چھلکتی ہوئیں چھاتیاں
کہہ رہا ہے (Breast)

سورۃ النباء آیت 34

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا (32) ↖

باغ اور انگور۔

وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا (33) ↖

اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔

وَكَاْسًا دِهَاقًا (34) ↖

اور پیالے چھلکتے ہوئے۔

اَب علماء چھاتیوں کا
ترجمہ پیالہ لکھ کر
مسلمانوں سے جھوٹ
بول رہے ہیں کہ
کہیں مسلمان بھاگ نہ
جائے
اَب علماء بہت تیزی
سے قرآن کا ترجمہ
بدل رہیں ہیں

قرآن کا یہ اللّٰہَ
کتنی بے حودہ باتیں کر
رہا ہے کہ
عیسیٰ کی ماں مریم کے
اندام نہانی (فَرْجَهَا)
میں (Vagina)
پھونک مارنے کی بات کر
رہا ہے
سورة التحریم آیت 12

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيٓ اَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ
بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ
الْقَانِتِيْنَ (12)

اور مریم عمران کی بیٹی (کی مثال بیان کرتا ہے) جس نے اپنی
عصمت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی
اور اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو سچ جانا اور وہ
عبادت کرنے والوں میں سے تھی۔

اِسی آیت پر عمل
کرتے ہوئے
علماء لاولد لڑکیوں کا
شرم گاہ کُھلوا کر
اُس میں پھونک مار
رہیں ہیں
آج کل علماء کی بہت
سی ایسی ویڈیوز آ
رہیں ہیں

مضمون 19 - قرآن چھوڑ کر کسی الہامی کتاب میں (لفظ) اللّٰہ نہیں ہے

مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی نبی کا خدا اللّٰہ نہیں ہے

موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کا خدا یہواہ یا یہوواہ تھا

اُس نے کہا

میں ابراہیم ،اسحاق اور یعقوب کے سامنے ظاہر ہوا تھا

(اُنہوں نے مجھے ایل شدائی کہا میں نے اُن کو یہ نہیں بتایا کہ میرا نام یہواہ (خدا) ہے) کتابِ خروج - 3:6

نبیوں کے خدا
جُدا، جُدا تھے
سارے
خداؤں کو
انسانوں نے
ہی پیدا کیا

سب سے

پہلے

مِٹّی سے

پیدا کیا

یہودی و عیسائی
حضرت ابراہیم،
اسحاق، اسماعیل
یعقوب علیہ السلام کو
نبی نہیں مانتے ہیں
صرف، اپنا بزرگ،
جَدّ اَمجَد
مانتے ہیں

جیسے
پیدائش کی کتاب میں
آدم ، شیث، انوس
، قینان ، مہلل ایل
یارد ، حنوک
،متوشلح ، لامخ ، نوح کو
بنی اسرائیل کے
بزرگ اور جَدّ امجد
لکھا گیا ہے

عیسائی

بہت بعد میں
داؤد اور سلیمان کو کہیں،
کہیں
نبی کہتے ہیں
لیکن یہودی
داؤد اور سلیمان کو
نبی نہیں مانتی
اِس لئے کہ
داؤد اور سلیمان بادشاہ تھے

اسلام سے پہلے

ارب اپنے آپ کو

اسماعیل کا اولاد

نہیں کہتے تھے

بعد میں یہودیوں نے

اربوں کے دماغ

میں بٹھا دیا کہ

تم لوگ اسماعیل
کی اولاد ہو
بعد کے ارب
اپنے آپ کو
اسماعیل کی اولاد
سمجھنے لگے

خدا مجسّم
نہیں ہے
بار بار پڑھیں،
غور سے پڑھیں
جب خدا مجسّم نہیں
ہے تو اُس کی کوئی
بھی تحریر دنیا میں
نہیں ہونی چاہئے

جبکہ قرآن کا خدا جِسم والا ہے

قرآن، سورة البقره 255 ا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ (اللّٰهَ کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند)

کائنات کا

خالق مجسّم

نہیں ہے

جسم والا

مخلوق ہی

ہوگا

جب ابراہیمی
مزہب کی ولادت
ہوئی تھی
اُس کا مرکز
سمیرین افسانوی
کُتب سومیری نظم
اور گلگامیش تھی



GILGAMESH THE KING

Hugo and Nebula Award-Winning Author

ROBERT SILVERBERG

جس میں آسمانی،
جنّتِی بیل تھا
آسمانی شمش خدا
کی بیوی إنكي یا أیا
(إلهة) کا لڑکا
مرڈوک آشور
(إله) شامی خدا
تھا

زمانۂ قدیم و جاہلیت سے
وقت کے ساتھ، ساتھ شکلیں بدلتی چلی گئی اور آج
اِل = آلہ= إله = الإ = الإله = اللہ = اللّٰهَ = اللّٰهَ اکبر



إيل (إله)

لمعانٍ أخرى، انظر إيل (توضيح).

لمعانٍ أخرى، انظر إل (توضيح).

هذه المقالة بحاجة **لمراجعة خبير** مختص في مجالها. يرجى من المختصين في مجالها **مراجعتها وتطويرها**. (أبريل 2015)

إيل (أو **إل**، بالعبرية: אל؛ بالسريانية: ܐܠ؛ بالإنكليزية: ʼĒl أو ʼIl)[1] هي كلمة سامية شمالية غربية تعني «إله» أو «رب»، أو تشير (كاسم علم) إلى أحد آلهة الشرق الأدنى القديمة المتعددة. يُمثل اللفظ النادر، إيلا، اللفظ الأصلي في الأكادية القديمة والعمورية.[2] تُشتق هذه الكلمة من ثنائي الحروف البدائي القديم ʼl- الذي يعني «إله».

إيل



یہ بچھڑا تمام
مزاہب میں
دکھائی پڑے گا
قرآن میں
بھی سورۃ
البقرہ



افسانوی ابراہیم علیہ السلام کا خدا شامی بعل تھا

بعل

معبود






بعل هو أحد المعبودات في بلاد الشام وآسيا الصغرى، وفي اللغات السامية تأتي على شكل لقب أو تأتي كاسم نكرة ويستدل من أنها تعني: السيد أو الملك،"[1] إلا أن نصوص أوغاريت تبين أن (بعل) المقصود فيها إله محدد الصفات هو هدد، لكنها تورد كلمة بعل أيضًا كاسم نكرة بمعنى سيد، كقولهم بعلكم بمعنى سيدكم، ويؤنث كقولهم (بعلة بت) سيدة البيت. وهذا ليس مقصورًا على كلمة بعل، فكلمة (إل/ إيل) تستعمل أيضًا كاسم علم (إيل أبو الآلهة) واسم نكرة ليعني إله، ويؤنث (إيلة) أي إلهة ويجمع (إيلم) وهذا يستعدي التعامل مع كل حالة ورود كلمة بعل وفق سياقها، ويشبه ذلك استعمالنا كلمة رب المستعملة عادةً للدلالة على(الإله) بمعنى السيد، كقولنا رب المنزل.

بعل



چار ہزار سال میں چالیس نام ہو گئے
لفظ اللّٰہَ

ولادت سے انتقال تک

اِل ،آلـه، إلـه

،إلا ،الإلـه

،الله، اللّـهَ،

اللّـهَ اكبر

یہ اصلی کعبہ
نہیں ہے
یہ اُم القریٰ،
وادیِ بکّہ
اصلی نہیں ہے

قدیم اسلامی کُتب
میں درج اُم القریٰ
وادیِ بکّہ کی،
درجنوں نشانیوں
میں سے ایک بھی
اِس کعبہ کے پاس
موجود نہیں ہے

اصلی (مکّہ)
اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ
کے حُدود میں
تمام قسم کے جنگلی
جانوروں کو مارنا
حرام تھا
قرآن، سورۃ المائدۃ
آیت، 96/95

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ

عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (96)



تمہارے لیے دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے

تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے، اور تم پر جنگل کا شکار کرنا

حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام میں ہو، اور اس اللہ سے ڈرو جس

کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

آج بھی اصلی اُم
القریٰ ،وادیِ بکّہ
میں
تمام قسم کے جنگلی
جانور موجود ہیں
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ
کے بغل سے ہی
دریاء بہتی تھی

دریاء کا ہی پانی
پہاڑ کے شگاف
سے
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ
کے بالکل بیچ سے
بہتا تھا
جن میں مچھلیاں
بھی رہتیں تھیں









آج سعودی عرب میں
ہزاروں سال سے قدرتی
ایک بھی دریاء موجود
نہیں ہیں
قرآن کے مطابق اُحِلَّ لَکُمْ
صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ
جہاں دریا کا شکار کرنا
اور
اس کا کھانا حلال کیا گیا
ہے

سورة المائدة

يَآ اَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَاَنْتُـمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَـهٗ
مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّـعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ
مَسَاكِيْنَ (95) اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ
الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ
الْبَـرِّ مَا دُمْتُـمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰـهَ
(96) الَّـذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَـرُوْنَ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا
بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ
اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۗ
عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (95)

اے ایمان والو! شکار کو نہ قتل کرو جب تم احرام میں ہو، اور تم میں
سے جو کوئی اسے جان بوجھ کر مارے تو پھر بدلے میں اس مارے
ہوئے کے برابر مویشی لازم ہے جو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز
کریں بشرطیکہ قربانی کعبہ تک پہنچنے والی ہو یا کفارہ کا کھانا مسکینوں کو
کھلانا ہو یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کام کا وبال چکھے،

ترجمہ

شکار کو نہ قتل کرو جب تم احرام
میں ہو

اور تم میں سے جو کوئی اُسے جان
بوجھ کر مارے

تو پھر بدلے میں اس مارے ہوئے
کے برابر مویشی (دَم) لازم ہے

تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا اور
اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے
اور مسافروں کے فائدہ کے لئے

اور تم پر جنگل کا شکار کرنا حرام
کیا گیا ہے

جب تک کہ تم احرام میں ہو

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (96)



تمہارے لیے دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے
تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے، اور تم پر جنگل کا شکار کرنا
حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام میں ہو، اور اس اللہ سے ڈرو.جس
کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

اصلی اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ
میں
حدود حرم میں شکار کے
قابل
جانوروں کو چھیڑنا، کانٹے
دار درخت کا کاٹنا
اور زمین پر اُگی گھاس تک
اُکھاڑنا
حرام تھی
بخاری شریف حدیث نمبر
4313

(۴۳۱۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، کہا مجھ کو حسن بن

مسلم نے خبر دی اور انہیں مجاہد نے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا، اسی دن اس نے مکہ کو حرمت والا شہر قرار دے دیا تھا۔ پس یہ شہر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے حرمت والا رہے گا۔ جو مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ یہاں حدود حرم میں شکار کے قابل جانور نہ چھیڑے جائیں۔ یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور یہاں پر گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اذخر (گھاس) کی اجازت دیجئے کیونکہ سناروں کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے یہ ضروری ہے۔ آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا اذخر اس حکم سے الگ ہے۔ اس کا (کاٹنا) حلال ہے۔ دوسری روایت ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے۔ انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے، انہوں نے ابن عباس سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

اصلی ،اُم القریٰ
،وادیِ بکّہ میں
جس کانٹے دار درخت
کی بات ہو رہی ہے
وہ VACHELLIA TORTILIS
جسے عربی میں سنط
ملتوي
ٹیڑھا ببول کہتے ہیں









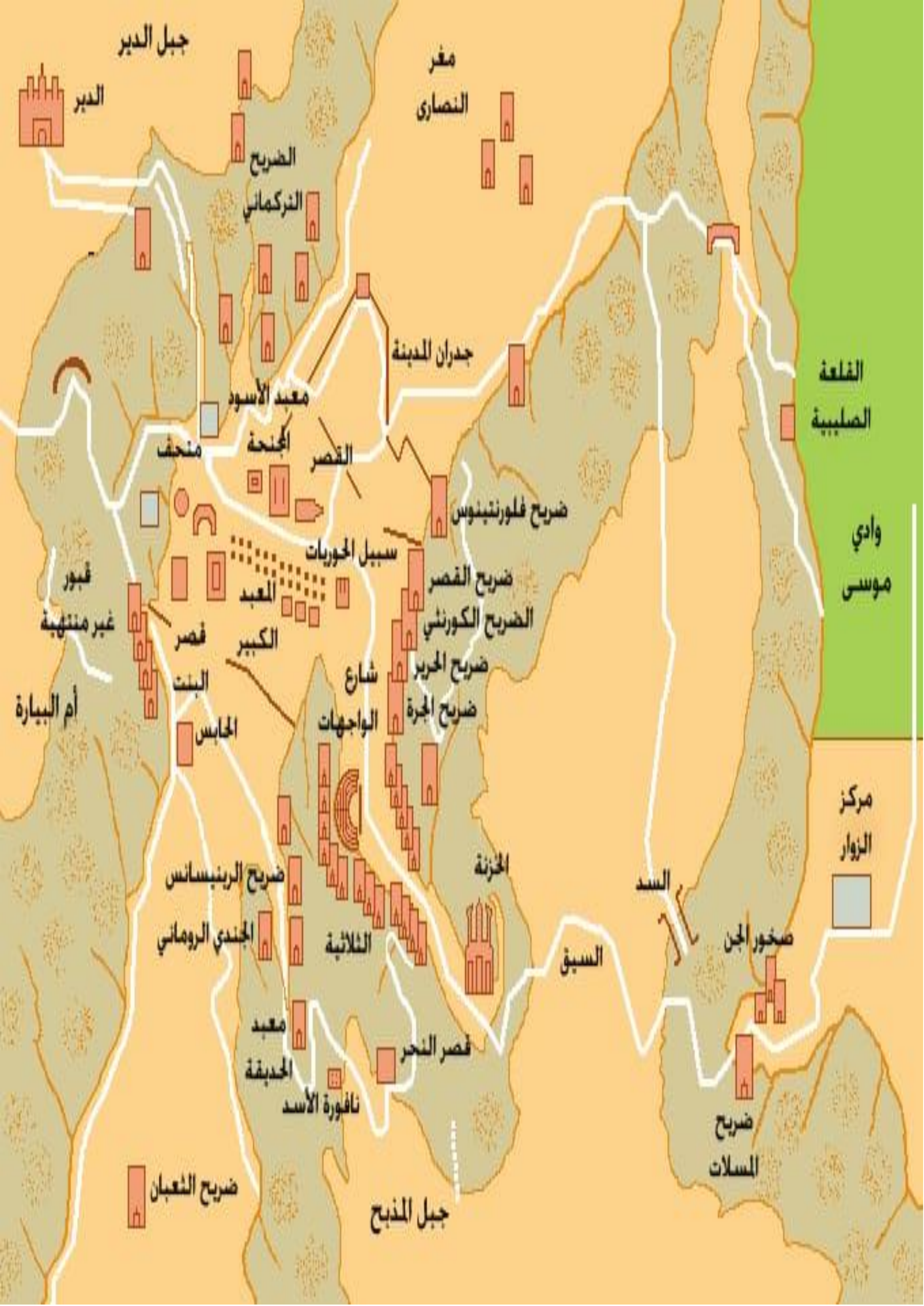
اور جس گھاس
کی بات ہو رہی
ہے
وہ Iris (plant)
جسے عربی میں
(سوسن) کہتے
ہیں





آج بھی اُم القریٰ،
وادیِ بکّہ میں بہت
سے اقسام کے
ٹیڑھے ببول کے
درخت اور بہت سے
اقسام کے
سوسن گھاسیں
موجود ہیں





جبل الدير
الدير
مغر
النصارى
الضريح
التركماني
جدران المدينة
القلعة
الصليبية
معبد الأسود
الجنحة
منحف
القصر
ضريح فلورنتينوس
وادي
موسى
سبيل الحوريات
ضريح القصر
قبور
غير منتهية
المعبد
الكبير
الضريح الكورنثي
قصر
البنت
ضريح الحرير
شارع
الواجهات
ضريح الجرة
أم البيارة
الحابس
مركز
الزوار
الخزنة
السد
ضريح الرينيسانس
الجندي الروماني
الثلاثية
صخور الجن
السيق
معبد
الحديقة
قصر النحر
نافورة الأسد
ضريح
المسلات
ضريح الثعبان
جبل المذبح

اکیسویں صدی کی
جدید تحقیق میں
موجودہ مکّہ میں
سائنس دانوں کو کئی
ہزار سال سے
گھانس تک اُگنے
کے کوئی ثبوت
دریافت نہیں ہوئے

آج کا بےوقوف علماء
حج پر گئے بےوقوف حاجیوں
سے
احرام کی حالت میں
سر کی جوئیں مرنے پر اور
سر کے بال ٹوٹنے پر دَم دلا
رہا ہے
اِس سال ایک گائے کی قیمت
5 ہزار ریال تھی
پاکستانی روپیہ 3 لاکھ سے
زائد

سعودی عرب: 'قربانی' کے جانور کی قیمت آسمان پر۔ قسطوں کی سہولت



چارے نے مویشیوں کو کہنگا کردیا

awazthevoice.in Published: 10-07-2021 08:02:00 AM

سوال : حالتِ احرام میں جوں مارنا کیسا ہے اور اگر ماردی تو کیا جزاء ہوگی ؟

جواب : حالتِ احرام میں جوں مارنا منع ہے، لیکن اگر کسی نے ماردی تو تین جویں یا اس سے کم مارنے پر اپنی مرضی سے کچھ صدقہ کردے، اور اگر تین سے زیادہ جویں ماری ہیں تو چاہے جتنی ماری ہوں اس کے لئے ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا صدقہ کرنا ہوگا، اور اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ جو کیڑے بدن سے پیدا ہوں جیسے جوں وغیرہ تو حالتِ احرام میں ان کو مارنا ممنوع ہے، اور جو کیڑے بدن سے پیدا نہ ہوں اور وہ موذی ہوں ان کو مارنا جائز ہے۔ من قتل جرادة فی الإحرام أو الحرم تصدق بما شاء وتمرة خیر من جرادة ولو قتل المحرم قملة من بدنہ أو ثوبہ تصدق بما شاء کجرادة (الدر المختار) مثل کف من طعام (ھدایة) والقملتان والثلاث کالواحدة وفی الزائد علی

سُوال:**اِحرام** کی حالت میں **جوں** مارنے کے کَفّارے بتا دیجئے۔

جواب:اپنی **جوں** اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک **جوں** ہو تو روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اَناج اور اِس(یعنی تین) سے زِیادہ میں **صدقہ**۔ جوئیں مارنے کے لئے سَر یا کپڑا دھویا یا دُھوپ میں ڈالا جب بھی وُہی کَفّارے ہیں جو مارنے میں ہیں ۔ دوسرے نے اِس کے کہنے پر اِس کی **جُوں** ماری جب بھی اِس(یعنی مُحرم) پر کَفّارہ ہے

مسئلہ ۱: جہاں دَم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جُوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اُسے جُرمِ غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دیدیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہو گا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں، نہ اس لیے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جُرم کرو اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے، دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکمِ الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

اصلی اُم القریٰ ،وادِیِ بکّہ میں انگور کے باغات تھے بخاری شریف حدیث نمبر 3989

يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ
بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ
تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا
خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ
قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم!
میں نے کبھی کوئی قیدی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اللہ
کی قسم! میں نے ایک دن انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا
جو ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے
تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں

٣٩٨٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ

(۳۹۸۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' ہم سے ابراہیم نے بیان کیا' انہیں ابن شہاب نے خبردی' کہا کہ مجھے عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبردی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ

حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لاَ نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلاَ أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلاَءِ أُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ

رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شامل تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قبیلہ کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ اس قبیلہ کا نام بنی لحیان تھا۔ اس کے سو تیر انداز ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھجور کھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ یثرب (مدینہ) کی کھجور (کی گٹھلیاں) ہیں۔ اب پھر وہ ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کے آنے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری پناہ خود قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی آدمی کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مسلمانو! میں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر انہوں نے دعا کی' اے اللہ! ہمارے حالات کی خبر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دے۔ آخر قبیلہ والوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب' زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی تھے۔ قبیلہ والوں نے جب ان تینوں صحابیوں پر قابو پا لیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انہیں باندھ دیا۔ تیسرے صحابی نے کہا' یہ تمہاری پہلی دغابازی ہے میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے تو انہیں کی زندگی نمونہ ہے۔ آپ کا اشارہ ان صحابہ کی طرف تھا جو ابھی شہید کیے جا چکے تھے۔ کفار نے انہیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے۔ (تو انہوں نے ان کو بھی شہید کر دیا) اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گئے اور (مکہ میں لے جا کر) انہیں بیچ

وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لأَفْعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَتْ : وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللهِ لَوْلاَ أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلاَةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى

دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ انہوں ہی نے بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو وہ ان کے یہاں قید رہے' آخر انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ انہیں دنوں حارث کی کسی لڑکی سے انہوں نے موئے زیر ناف صاف کرنے کے لیے استرہ مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس (کھیلتا ہوا) اس عورت کی بے خبری میں چلا گیا۔ پھر جب وہ ان کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور استرہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس درجہ گھبرا گئی کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو دیکھ لیا اور بولے "کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا؟ یقین رکھو کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی قیدی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا جو ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔ پھر بنو حارثہ انہیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انہوں نے اس کی اجازت دی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا' اللہ کی قسم اگر تمہیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے "جب میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا اور یہ تو صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلاً عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا.

[راجع: ٣٠٤٥]

کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا۔" اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل حسنہ سے ہر اس مسلمان کے لیے جسے قید کر کے قتل کیا جائے (قتل سے پہلے دو رکعت) نماز کی سنت قائم کی ہے۔ ادھر جس دن ان صحابہ رضی اللہ عنہم پر مصیبت آئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسی دن اس کی خبر دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے۔ کیوں کہ انہوں نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار (عقبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح بھڑوں کی ایک فوج بھیج دی اور انہوں نے آپ کی لاش کو کفار قریش کے ان آدمیوں سے بچالیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سامنے لوگوں نے مرارہ بن ربیع عمری رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ (جو غزوہ تبوک میں نہیں جاسکے تھے) کہ وہ صالح صحابیوں میں سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

اصلی، اُم القریٰ ،وادیِ
بکّہ پر مضمون
مَیں نے اپنی کتاب
اسلام اور اسلام کے
نبی محمد کی حقیقت
میں
تفصیل سے تصاویری
ثبوتوں کے ساتھ لکھ
دیا ہے

اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

2017 میں منظر عام پر آئی ڈاکومنٹری دیکھیں



Link Here

https://youtu.be/ai2-1kMK88g

عبد مناف بن قصی، نہیں

مناف، عورتوں اور حیض سے متعلق دیوتا تھا

ابو طالب ،نہیں



طالب، چاند کا دیوتا تھا

جس کی پوجا جنوبی عرب میں خاص طور پر مملکت سبا میں ہوتی تھی



یونانی چاند کی دیوی

امہات المؤمنین عائشہ، نہیں

عائشہ، عیسائی عبدالملک بن مروان کی بیوی تھی

حضرت فاطمۃ الزہراء ،نہیں

فاطمۃ ، عیسائی عبدالملک بن مروان کی لڑکی تھی

622 عیسوی میں مدینے کی ہجرت، نہیں

622 عیسوی میں، ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز پر یونانی شہنشاہ ہرقل کی فتح ہوئی تھی. عیسائی قبیلہ بنو غسان اور بنو لکمید ہرقل کے ساتھ لڑے تھے. ہرقل خود حکومت نہ کر کے عیسائی عربوں کو حکومت سونپ دی تھی. عرب صدیوں بعد حکومت کرنے لگے

833 عیسوی کی، سیرت ابن ہشام / السیرۃ النبویۃ کتاب کے

مولف ابو محمد عبد الملك بن هشام ،نہیں

عیسائی هشام بن عبدالملک بن مروان کا لڑکا تھا

743 عیسوی

767 عیسوی کی سیرت ابن اسحاق / سیرۃ رسول اللّٰہ کے ابن اسحاق ،نہیں

نسطورى

عيسائى

حنين بن

اسحاق 873

عيسوى

قرآن میں قرآن
کا اللّٰہَ

صرف تین
آیتوں کو چھوڑ
کر ڈائریکٹ
بات نہیں کرتا

سورة طٰهٰ

يَا مُوْسٰى (11)

اِنِّـىٓ اَنَا رَبُّكَ (12)

سورة النمل

يَا مُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا

اللّـٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِـيْمُ (9)

سورة القصص

يَّا مُوْسٰٓى

اَنَا اللّـٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (30)

باقی تمام قرآن میں
کوئی دوسرا اللّٰہ
کے بارے میں یا
اللّٰہ کی باتیں بتاتا
ہے
جبکہ تینوں آیتوں کو
غور سے دیکھنے
کے بعد صاف نظر آ
جاتا ہے کہ

تینوں آیتوں کو
لکھنے والے
اللّٰہَ 3 ہیں
جو الگ الگ
ملک میں اپنا
قرآن لکھ رہے
تھے

پورے قرآن میں اللہ غائب ہے
پورے قرآن میں اللہ بن کر
کوئی دوسرا شخص یا تیسرا
شخص بات کرتا ہے

7:38



Poore Quran Se Allah Ghayab haiQuran Me Allah Cecond person Aur T...

LINK

https://youtu.be/T83RxbH-JIA

پورے قرآن میں اللہ غائب ہے
پورے قرآن میں اللہ بن کر
کوئی دوسرا شخص یا تیسرا
شخص بات کرتا ہے

SHOCKING...!!!
Allah is
3rd Person
in entire Quran
5:57



Imaan Destroyed! | Allah is a third person in entire Quran | Sachwala

LINK

https://youtu.be/-vVps9oMrSE

قرآن کو

آخر لکھا کس نے ہے ؟

قرآن کو
آخر لکھا کس نے؟
Who actually Wrote
the Qur'an?
7:38



Who wrote the Quran? | قران کو لکھا کِس نے ؟

Sachwala · 9.1K views · 8 months ago

LINK

https://youtu.be/JL6awosN5Ls

قرآن میں غیر مسلموں، ملحدوں، یہودیوں
اور عیسائیوں کو گالیاں
(الْكٰفِرِيْنَ) (الْمُشْرِكِيْنَ) (الْمُنٰفِقِيْنَ) (لَعَنَ
الْكَافِـرِيْنَ) (قِرَدَةً) (وَالْخَيْلَ) (وَالْبِغَالَ)
(وَالْحَـمِيْـرَ) (الْكَلْبِ) (الـذِّئْبُ) (ثُـعْبَانٌ)
(الضَّفَادِعَ) (ثُـعْبَانٌ) (عَقْرَب) (تَبَّتْ يَدَآ)
کافر ،مشرک ،منافق ،لعنتی
کافر ،بندر ،گھوڑے ،کھچّر ،گدھے ،کُتّا ،بھیڑیا
،اژدہا، مینڈک ،سانپ ،بچھو اور ٹوٹ جائیں
جو لفظ جو کسی دوسرے کو تکلیف
پہنچائے
شائستہ معاشرے میں
آج گالی سمجھی جاتی ہے

کسی بھی نبی کی الہامی کتاب اُس نبی کے وقت اور اُس کی زبان میں ابھی تک دستیاب نہیں ہو

پائیں ہیں۔ بلکہ دو دو، تین تین،

چار چار ،پانچ پانچ سو سال بعد کی نکلیں

جیسے یہودیت کا ہی ایک فرقہ

رنگ بدلتے، بدلتے عیسائیت بن گیا

ویسے ہی عیسائیت
کا نسطوری فرقہ
ہی آٹھویں صدی
عیسوی سے رنگ
بدلتے، بدلتے
اسلام کے شکل
میں آج دنیا میں
جَلْوَہ اَفْروز ہے

اسلام کی شہادت

آزاد زرائع سے
عالمی محکمہ آثار
قدیمہ کو
کسی بھی پہلی
صدی ہجری کی
تحریروں سے
دستیاب نہیں ہو
پائی ہے

مسلمانوں نے دوسری
،تیسری اور چوتھی صدی
ہجری میں اسلام کی تمام
تحریریں دوسرے مزاہب سے
درآمد (IMPORT)
کیں ہیں
اسلام کی طرح تمام مزاہب
اپنے سے پہلے والے مزاہب
اور افسانوں کی تحریروں کو
درآمد (IMPORT) کر کے
اپنا الہامی مزہب مُشتہر کر
دیا

آٹھویں صدی عیسوی میں قرآن لکھنے والے تمام لوگ غیر مسلم تھے

اُس وقت لکھنے، کا کام کُلّی طور پر، عیسائیوں کے گرجا گھروں میں عیسائیوں کے راہب ہی کیا کرتے تھے

جانور کے کھال کو، کاغذ بنانے کا کام صرف اور صرف گرجا گھروں میں ہی ہوا کرتا تھا

قرآن کا 70 فیصد

عیسائیوں کے گرجا گھروں سے لوٹی ہوئی عیسائیوں کی انجیل ہے

اُس وقت عیسائیوں کے تین بڑے مراکز ہوا کرتے تھے

1 ۔ دمشق، ملک شام

2 ۔ صنعاء، ملک یمن

3 ۔ اُلجjھن، الحیرہ، نجف اشرف

ملک عراق،

750 عیسوی کے بعد
عربوں نے تمام گرجا
گھروں پر قبضہ کر کے
مسجدوں میں تبدیل کر دیا

عیسائیوں کے گرجا
گھروں کی تمام
کتابوں کو لُوٹ لیا
اور اپنا قرآن بنا
لیا

معراج، معجزہ اور بنی اسماعیل
قرآن میں موجود ہی نہیں ہے
جنگ خندق یا الاحزاب افسانہ
نکلی
عالمی محکمہ آثار قدیمہ کو
جنگِ خندق کے
خندق کی
ثبوت دستیاب نہیں ہو پائے ہیں
اسلام میں مسجدِیں نماز پڑھنے
کے لئے نہیں بنائیں گئیں تھیں
مسجدِیں حکومت کے آفس ہوا
کرتے تھے

جہاں حکومت کے آفیسر بیٹھ کر حکومت چلاتے تھے
بادشاہ کی مسجد سب سے بڑی ہوتی تھی اور تحصیلدار کی سب سے چھوٹی

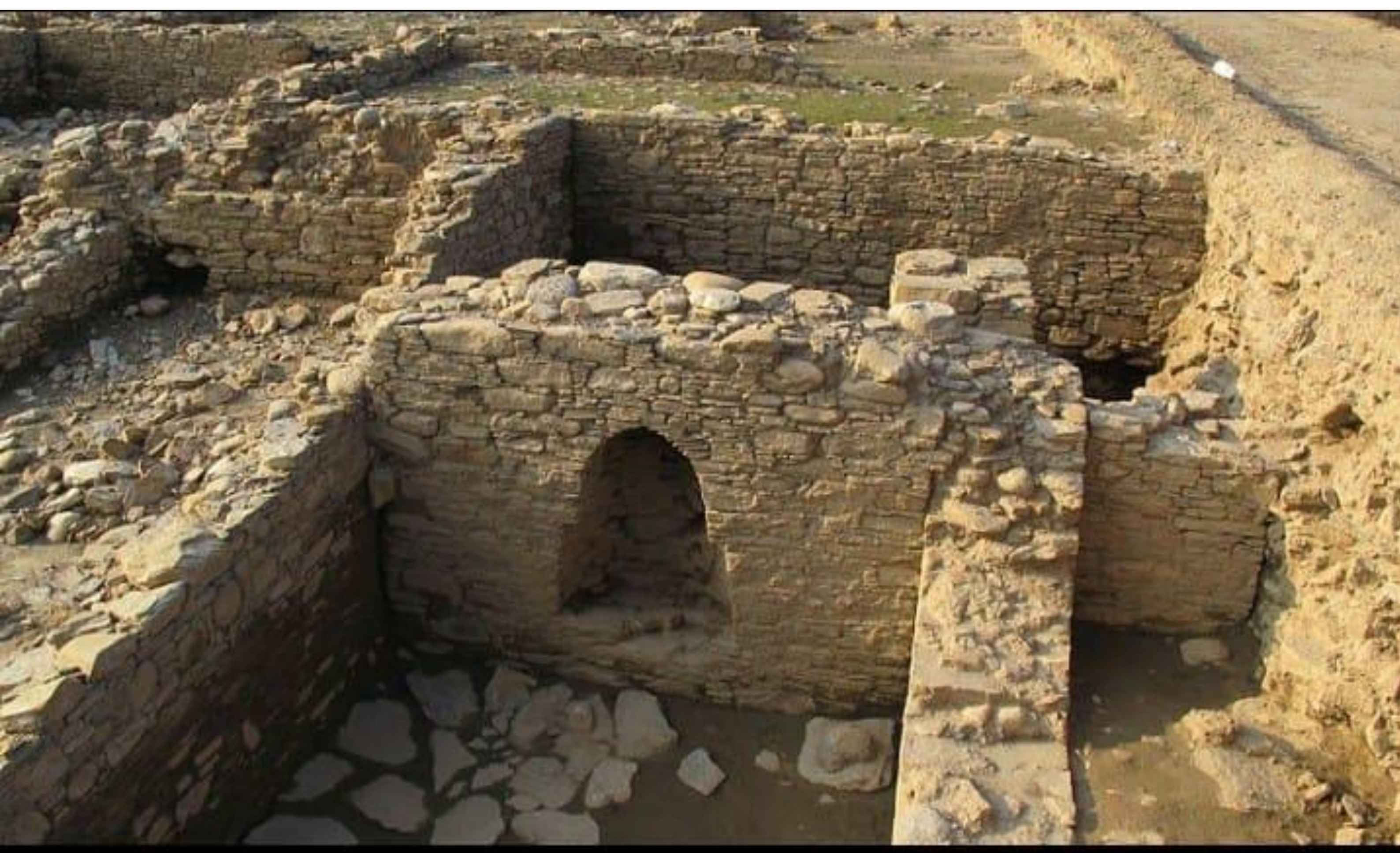
1850عیسوی کے بعد پیسے والے مسلمان بھی مسجدیں اپنے نام و نُمُود کے لئے بنوانے لگے
نماز پڑھنے کے لئے نہیں

قرآن کے وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَاٰتُوا الزَّكَاةَ کا مطلب نماز پڑھنا نہیں تھا

پہلے مسجدوں میں محراب نہیں
ہوا کرتے تھے
محراب بدھ مزاہب کے عبادت
گاہوں میں ہوتے تھے

جس کا ثبوت آج بھی **1300** سال

پرانے
خیبر پختونخوا کے بریکوٹ کے
بدھ عبادت خانے میں موجود ہے



بریکوٹ

بریکوٹ (انگریزی: Barikot) پاکستان کا ایک آثاریاتی مقام جو خیبر پختونخوا میں واقع ہے۔[1]

بریکوٹ

شہر





LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%A8%D8%B1%DB%8C%DA%A9%D9%88%D9%B9

قرآن ملک شام میں لکھا گیا
نا کہ سعودی عرب میں
دسویں صدی عیسوی تک
مسلمانوں کا قرآن
22 حروف والے بغیر نقطے
کے شامی زبان میں ہیں
22 حروف والے شامی زبان
میں ہی
ث، خ، ذ، ض، ظ، غ، چھ
حرف جوڑ کر ہی
گیارہویں صدی میں عربی
زبان بنائی گئی

موجودہ عربی قرآن میں
28 حروف ہیں
22 حروف اور بغیر نقطے
کے
جسے بھی قرآن سمجھا جا
رہا ہے وہ شامی زبان میں
ہے
جیسے اردو کا حرف پ
ٹ، چ، ڈ، ڑ،
موجودہ قرآن میں نہیں
پائیں گے

ویسے ہی دسویں صدی
عیسوی تک کے قرآن میں ث
خ، ذ، ض، ظ، غ نہیں پائیں
گے

نیلا قرآن تیونسا کے نیشنل
انسٹی ٹیوٹ آف آرٹ اینڈ
آرکیالوجی بارڈو نیشنل میوزیم
میں رکھّا ہے

جس کا زمانہ 1020 عیسوی
تک کا بتایا گیا ہے
جو بغیر نقطے کے شامی
زبان میں ہے

قرآن کا ترجمہ کرنا مسلم علماء کا کام نہ تھا اور نہ ہے

قرآن کا ترجمہ صرف اور صرف محکمہ آثار قدیمہ کے قدیم زبان کے شامی ماہرین کا کام تھا جنہیں الفاظ کی بنیاد

(ROOT WORDS)

کی معلومات ہے

اِس لئے کہ قرآن میں ڈھائی ہزار
سال پہلے تک کے اور کئی
زبانوں کے الفاظ موجود ہیں
جیسے اردو میں عربی لفظ موجود
ہیں
مولانا مودودی کے شاگرد ڈاکٹر
اسرار احمد جیسے لوگ بیسوصدی
میں قرآن کے ترجمے ایسے
بدلتے رہے
جیسے لوگ کپڑے بدلتے ہیں
سائنس کی جو بھی تحقیق سامنے
آتی تھی
فوراً قرآن کا ترجمہ تبدیل کر
دیتے

آج جو قرآن کے ترجمے میں
ہمیں دکھائی پڑ رہیں ہیں
انیسویں صدی کے قرآن کے
ترجمے میں کچھ بھی نہ ملے گا

اَب دیکھیں ہزاروں کے مجمعے
کے سامنے عالمی شہرت یافتہ
ڈاکٹر اسرار احمد سفید جھوٹ بول
رہے ہیں کہ پاکستان کا ذکر قرآن

میں ہے. حوالہ دے رہے ہیں.
قرآن، سورة الانبیاء
لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (10)

آپ حضرات بھی قرآن کھول کر سورۃ الانبیاء کی آیت 10 دیکھ لیں

کہ۔ کیا کہیں پاکستان لکھا ہوا ہے ؟

یہ ویڈیو کلپ ہمارے پاس موجود ہے۔ کسی کو بھی دے سکتے ہیں

میں دنیا بھر کے علماء کو

کئی مہینے سے چیلنج دے رہا ہوں کہ

جیسا قرآن ہم لوگوں کے سامنے موجود ہے

جس میں 28 حروف اور نقطے

والے عربی زبان میں اور 114

سورۃ موجود ہیں۔ کیا ویسا ہی

قرآن دسویں صدی عیسوی میں

بھی موجود تھا ؟

علماء بتائیں کہ کیا
موجودہ قرآن کی طرح قرآن
دسویں صدی کا
کس ملک کے، کس شہر کے
کسی مسلمان کے پاس موجود
ہے ؟

مسلمان قرآن کو الہامی کتاب
سمجھ بیٹھے ہیں

جبکہ موجودہ قرآن
گیارہویں صدی میں خلافتِ
عباسیہ نے انسانوں سے
مینوفیکچر کرایا ہے

20 - 1600عیسوی
تک ہندوستان
،پاکستان ،بنگلہ
دیش، لنکا، مالدیپ
،برما ،بھوٹان ،نیپال
،چائنا اور افغانستان
میں ایک بھی قرآن
موجود نہیں تھا

1605عیسوی میں اکبر بادشاہ نے
ایک قرآن کہیں سے منگوا لیا تھا
جس پر اکبر بادشاہ کی مُہر لگی ہوئی ہے
1945 میں یہ نسخہ میجر راونس کو ملا تھا
اُس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا تھا
جو اَب انڈیا آفس کے کُتب خانے میں محفوظ ہے

اس میں 118 صفحات ہیں، فی
صفحہ 16 سطریں ہیں، سورتوں
کے نام ٹیڑھے خطوط میں لکھیں
ہیں، اور دس آیتوں کے بعد ایک
نشان ایسے حروف کی صورت میں
ہے جو ایک قدیم مغربی زبان کے
حروف کی طرح ہے. اور دو سو
آیتوں کے بعد حاشیہ پر ایک نشان
ہے

طول و عرض میں 6.75×9.5 ہے

مغلیہ شہنشاہ قرآن پر عمل نہیں
کرتے تھے
وہ اپنی شریعت کی کتاب

یاسائے چنگیزی پر عمل کرتے تھے



مغلوں کے آبا و اجداد چنگیز خان مسلمان نہیں تھا تینگری ازم مزہب کا ماننے والا تھا

جس کا خدا تینگری تھا

مغل، منگول، چنگیز خان کا خدا تینگری
مغلوں کے آبا و اجداد چنگیز خان مسلمان نہیں تھا
تینگری ازم مزہب کا ماننے اولا تھا



خان، خانم، خاتون خاقان، لفظ غیر اسلامی ہیں

لفظ اللّٰہ غیر اسلامی ہے

اسلام سے پانچ سو سال پہلے موجود تھا

مغلوں کی عمارتوں پر عربی لکھا ملتا ہے جو سجانے کے لئے تھا

جیسے مسجدوں میں سجانے کے لئے جھاڑ فانوس ہوا کرتے تھے

اگر محمد پیامبر می تواند باشد چرا چنگیز خان پیامبر نباشد ؟





ماده یازده یاسا نامه:او دستور داد، سراسرادیان را باید پاس داشت و هیچ یک را بر دیگری برتری ندارد. او این فرمان ها را برای خشنودی خدا داد .

یاسائے چنگیزی



چنگیز خان

گئورگی ایوانوویچ واسیلیان

ترجمهٔ محمّد پورهرمزان





علماء جھوٹ بولتے ہیں کہ قدیم تمام
سائنسدان مسلمان تھے
جابر بن حیان، خوارزمی، الکندی،
جابر بن سنان، فرغانی، ابوبکر
الرازی ،فارابی، المسعودی ،بیرونی،
ابن سینا وغیرہ وغیرہ
تمام معتزلہ تھے جو قرآن کو اللّٰہ کا
کلام نہیں مانتے تھے
اُن کا کہنا تھا کہ تمام چیزیں عقلاً
معلوم کی جا سکتی ہیں

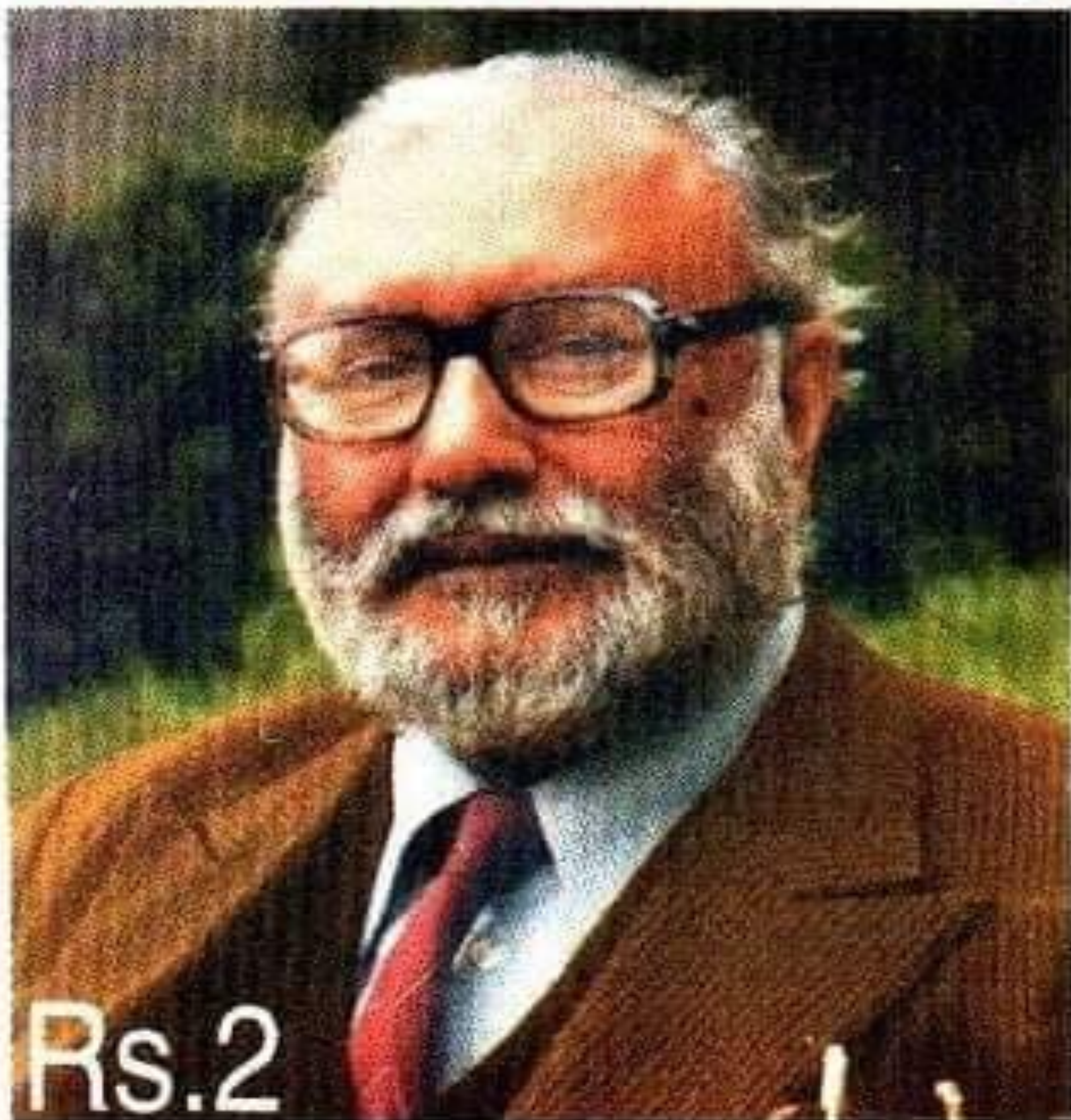
خلافتِ عباسیہ میں مشرقِ وسطیٰ میں
معتزلہ کے ہاتھوں سائنس میں ہو رہی
ترقی کو
امام غزالی اور اُن کے اسلام نے تباہ کر
دیا
سائنس دانوں کو قتل کرایا، ان کی
کتابوں کو جلوا دیا
جو تھوڑی بہت بچ گئیں تھیں یورپ
پہنچیں اُسی سے یہود و نصاریٰ نے
سائنس میں چار چاند لگا دیا

21 - نوبل انعام 1901 سے
مل رہا ہے
2020 تک سائنس میں
1394 لوگوں کو نوبل انعام
مل چکا ہے
لیکن مسلمان صرف تین کیوں
؟

ساری دنیا کے مسلمانوں سے میرا سوال

نمبر ایک
عبدالسلام، پاکستان

1979 میں، طبیعیات میں نوبل انعام



نمبر دو

مصری نژاد ،امریکی احمد حسن زیویل

1999 میں، کیمسٹری میں نوبل انعام

تاریخ و تمدن طلایی اسلام - #برنده_ی_جای...



پروفسور احمد زویل :
غربی ها نابغه نیستند و ما نیز احمق نیستیم
اما تفاوتمان در این است که آنها
فرد شکست خورده را آنچنان تشویق میکنند تا پیروز شود
ولی ما با فرد پیروز آنچنان میجنگیم تا شکست بخورد.



تاریخ و تمدن طلایی اسلام

#برنده_ی_جایزه_نوبل:

دانشمند (Ahmed Hassan Zewail) ”احمد حسن زویل
مصری-آمریکایی بود که در سال ۱۹۹۹ جایزه نوبل شیمی به
وی برای مطالعه درباره انتقال واکنش‌های شیمیایی با

نمبر تین

ترکی نژاد ،امریکی عزیز سانکار

2015 میں، کیمسٹری میں نوبل انعام



دو مسلم ممالک سے
ہیں لیکن تعلیم امریکہ
میں حاصل کی
صرف ایک اللّٰہؐ والا
اسلامی ملک، پاکستان
سے
جسے اسلام کافر کہتا
ہے
یہود و نصارٰی یہی چاہ
رہے تھے

مولانا مودودی کو
جس کام کے لئے لگایا گیا
تھا
مولانا مودودی نے خوش
اصلوبی سے کر دکھایا
مولانا مودودی کے ،شریعت
کا یہی انجام ہونا تھا
موجودہ اسلام
اَب بھی سو سال تک
عالمی پیمانے پر
مسلم سائنسدان پیدا نہیں
ہونے دے گا

بیسویں صدی میں بنیں
پردے پر چلنے والی
لاکھوں فلموں کی طرح

بیسویں صدی کا مولانا

مودودی کا اسلام تھا / ہے

جیسے افغان اسلامی جہاد
جو امریکہ اور اسرائیل کے
لئے لڑی گئی
جس کے پروڈیوسر،
ڈائریکٹر اور ہدایتکاروں
امریکی تھے

جس کے ستارے مسجد
اور مدرسے کے
علماء، طلبہ، طالبان
اور مجاہدین تھے
قرآن سورة النساء آیت
82 میں اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ
اور بہت سی جگہ قرآن
میں بار بار غور کرنے
کو کہا گیا ہے

لہٰذا میں نے
قرآن میں
غور کیا
قرآن میں جو
ملا وہی لکھ
رہا ہوں

بیسویں صدی کا
مولانا مودودی جیسے کذّاب
علماؤں کے
ہاتھوں رائج کرائے ہوئے
مصنوعی اسلام پر
1950 عیسوی
کے بعد بنائے گئے
تمام 57 مسلم ممالک میں اسلامی
قوانین کو
جو تمام مسلم ممالک کو
پستی کی طرف لے جا رہے
ہیں

مسلم ممالک کو ختم کرنا
پڑے گا
جس کی شروعات
سعودی عرب اور متحدہ
عرب امارات سے ہو گئی
ہے
عنقریب چند سالوں میں حج
اور عمرہ بند کرا دیا جائے
گا
خانہ کعبہ کو

سیاحتی مرکز میں تبدیل کر
دیا جائے گا
جہاں پر تمام مزاہب کے
لوگ
سیاحت کے لئے جا سکیں
گے
جس کی شروعات اکتوبر
2021 سے ہو چکی ہے
تقریباً پچاس یہودی
سیاحوں کی جماعت کی

خانہ کعبہ میں ٹہلتے ہوئے ویڈیو



LINK

https://youtube.com/shorts/I483-WiyzTk?feature=share

ایران نے بھی دلیری کے ساتھ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے


urduvoa.com





خواتین

ایرانی خواتین کو 40 سال بعد اسٹیڈیم میں فٹ بال میچ دیکھنے کی اجازت

آخری بار اپ ڈیٹ کیا گیا: اکتوبر 09, 2019



تبصرے دیکھیں

ایرانی خواتین فٹ بال پرستاروں کو کئی دہائیوں بعد جمعرات سے اسٹیڈیم جا کر فٹ بال میچ دیکھنے کی باضابطہ اجازت مل گئی ہے۔

پاکستان میں بھی عدالتیں دھیرے، دھیرے اپنا قبلہ تبدیل کرنا شروع کر دیا

کراچی: سپریم کورٹ کا کڈنی ہل پارک کی زمین پر بنی مسجد، مزار گرانے کا حکم

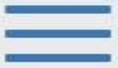
شفیع بلوچ | اپ ڈیٹ 28 دسمبر 2021



ایک سماعت میں جسٹس گلزار احمد نے استفسار

سپریم کورٹ پاکستان کا
28 دسمبر اور 4 جنوری کا فیصلہ
دیکھا جا سکتا ہے


urduvoa.com


پاکستان

کراچی کی مدینہ مسجد نہ گرانے کی اپیل مسترد؛ 'مسجد بنانی ہے تو اپنی جیب سے بنائیں، تجاوزات غیر مذہبی اقدام ہے'

آخری بار اپ ڈیٹ کیا گیا: جنوری 04, 2022

عاصم علی رانا



لاہور ہائی کورٹ کا 27 جنوری کا فیصلہ بھی






پاکستان

کسی کو بھی جہاد کے نام پر چندہ جمع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی: عدالت

جنوری 27، 2022

ضیاء الرحمن

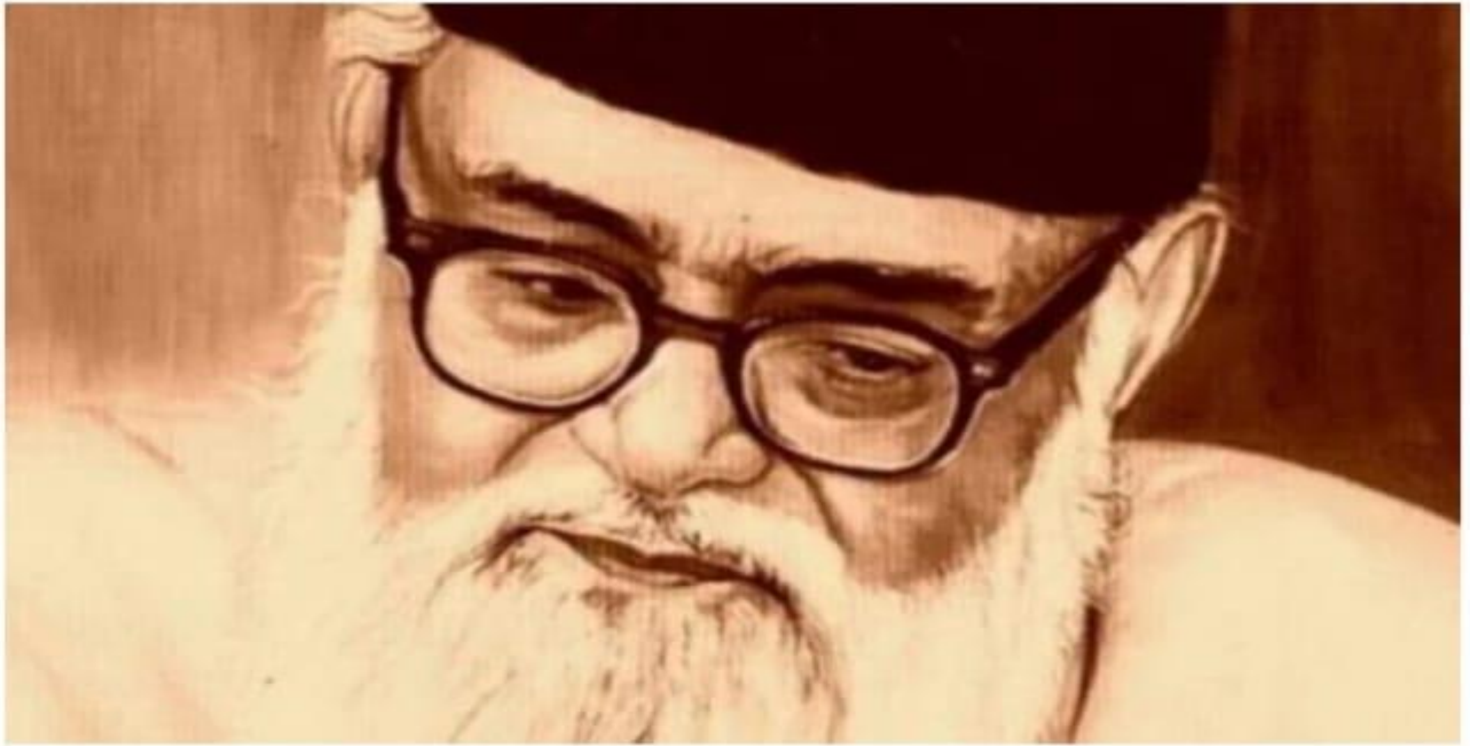


لاہور ہائی کورٹ کے دو رکنی بینچ نے فیصلہ جاری کیا ہے کہ کوئی بھی شخص ذاتی حیثیت میں یا کوئی بھی غیر سرکاری تنظیم جہاد کے لیے فنڈ جمع نہیں کر سکتی۔ ایسا

بہادری کے ساتھ پیچھے ہٹنے کی زندہ مثال ہے

مسلم ممالک میں جماعت اسلامی ،اہل الحدیث اور دیوبندی علماؤں کی کتابوں پر پابندی لگ جائے گی پاکستان کو چھوڑ کر سعودی عرب نے 2015 سے ہی لگا رکھی ہے

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت کے بعد سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابوں پر بھی پابندی




By ممتاز حیدر on دسمبر 13, 2021

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت کے بعد سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابوں پر بھی پابندی

باغی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جماعت اسلامی کے بانی رہنما سید ابوالاعلیٰ مودودی سمیت دیگر کئی مصنفین کی کتابیں سعودی حکومت نے لائبریریوں سے ہٹانے کی ہدایت کر دی ہے

احباب عنقریب
بہت تیزی سے
بدلاؤ دیکھنے کو
ملیں گے
علماء کے لئے
اُلٹی گنتی شروع ہو
گئی ہے

22 - قرآن میں غیر مسلموں، ملحدوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو گالیاں

(الْـكٰفِرِيْنَ) (الْمُشْرِكِيْنَ)

(الْمُنٰفِقِيْنَ) (لَعَنَ)

الْكَافِـرِيْنَ) (قِرَدَةً)

(وَالْخَيْلَ) (وَالْبِـغَالَ)

(وَالْحَمِيْرَ) (الْكَلْبِۚ)
(الذِّئْبُ) (ثُعْبَانٌ)
(الضَّفَادِعَ) (ثُعْبَانٌ)
(عَقْرَب) (تَبَّتْ يَدَآ)

كافر ،مشرک ،منافق
،لعنتی کافر ،بندر
،گھوڑے ،کھچّر
،گدھے ،کُتّا ،بھیڑیا
،اژدھا، مینڈک ،سانپ

بِچھّو اور ٹوٹ جائیں
تمھارے ہاتھ
جو لفظ کسی
دوسرے کو تکلیف
پہنچائے
شائستہ معاشرے
میں آج گالی سمجھی
جاتی ہے

ہندوستانی علماء کو معلوم ہی نہیں شانِ نزول کس چڑیا کا نام ہے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفدا ابن کثیرؒ

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھیؒ

مکتبہ قدوسیہ



ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ کا

جھوٹا مفہوم بتا کر

ہندوستانیوں کو

گمراہ کر رہے ہیں

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ

المتوفی ۷۷۴ھ

تفسیر ابن کثیر

١ ٢ ٣ ٤ ٥

مکتبہ قدوسیہ

مکّہ میں ایک مرتبہ
مکّہ کے چند رُوساء
جن میں ولیدبن
مغیرہ
عاص بن وائل وغیرہ
شامل تھے
حضور اقدس ﷺ سے
عرض کیا کہ

تفسیر ابن کثیر میں
سورۃ الکافرون کا شانِ نزول دیکھیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ
مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ
مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

میں پڑھتا ہوں اللہ کے نام کی برکت سے جو رحمان اور رحیم ہے O

کہہ دے کہ اے کافرو! O نہ میں تمہارے معبودوں کو پوجوں O نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو O اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا O نہ تم اس کی پرستش کرو گے جس کی عبادت میں کر رہا ہوں O تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے O

مشرکین الگ اور موحدین الگ : ☆☆ (آیت:۱-۶) اس سورۂ مبارکہ میں مشرکین کے عمل سے بیزاری کا اعلان ہے اور خدا کی عبادت کے اخلاص کا حکم ہے' گو یہاں خطاب مکہ کے کفار قریش سے ہے لیکن دراصل روئے زمین کے تمام کافر مراد ہیں۔اس کی شان نزول یہ ہے کہ ان کافروں نے حضورؐ سے کہا تھا کہ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں تو اگلے سال ہم بھی خدا کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی برحق ﷺ کو حکم دیا کہ ان کے دین سے اپنی پوری بیزاری کا اعلان فرما دیں کہ میں تمہارے ان بتوں کو اور جن جن کو تم خدا کا شریک مان رہے ہو ہرگز نہ پوجوں گا گو تم بھی میرے معبود برحق خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ کو نہ پوجو' پس ما یہاں پر معنی میں من کے ہے' پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ میں تم جیسی عبادت نہ کروں گا' تمہارے مذہب پر میں کاربند نہیں ہو سکتا نہ میں تمہارے پیچھے لگ سکتا ہوں بلکہ میں تو صرف اپنے رب کی عبادت کروں گا اور وہ بھی اس طریقے پر جو اسے پسند ہو اور جسے وہ چاہے' اسی لئے فرمایا کہ نہ تم میرے رب کے احکام کے آگے سر جھکاؤ گے نہ اس کی عبادت اس کے فرمان کے مطابق بجا لاؤ گے بلکہ تم نے تو اپنی طرف سے طریقے مقرر کر لئے ہیں۔ جیسے اور جگہ ہے اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ الخ' یہ لوگ صرف اٹکل اور گمان کے اور خواہش نفسانی کے پیچھے

ایک سال آپ ہمارے
معبودوں کی عبادت کریں
ایک سال ہم آپ کے معبود
کی عبادت کریں گے
اِس پر رسول اللّٰہؑ نے
جواب دیا کہ
آپ اپنے دین پر رہیں
مَیں اپنے دین پر
رہوں گا

پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت پہنچ چکی ہے پس جناب نبی خدا احمد مجتبیٰ محمد ﷺ نے ہر طرح اپنا دامن ان سے چھڑا لیا اور صاف طور پر ان کے معبودوں سے اور ان کی عبادت کے طریقوں سے علیحدگی اور ناپسندیدگی کا اعلان فرما دیا- ظاہر ہے کہ ہر عابد کا معبود ہوگا اور طریقہ عبادت ہوگا پس رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور طریقہ عبادت ان کا وہ ہے جو سرور رسل ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے۔

اسی لئے کلمہ اخلاص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا راستہ وہی ہے جس کے بتانے والے محمد ہیں جو خدا کے پیغمبر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم- اور مشرکین کے معبود بھی خدا کے سوا غیر ہیں اور طریقہ عبادت بھی خدا کا بتلایا ہوا نہیں اسی لئے فرمایا کہ تمہارا دین تمہارے لئے میرا میرے لئے جیسے اور جگہ ہے وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ یعنی اگر یہ تجھے جھٹلائیں تو تو کہہ دے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے تم میرے اعمال سے الگ ہو اور میں تمہارے کاموں سے بیزار ہوں اور جگہ فرمایا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ہمارے عمل ہمارے ساتھ اور تمہارے تمہارے ساتھ- صحیح بخاری شریف میں اس آیت کی تفسیر میں ہے تمہارے لئے تمہارا دین ہے یعنی کفر اور میرے لئے میرا دین ہے یعنی اسلام یہ لفظ اصل میں دینی تھا لیکن چونکہ اور آیتوں کا وقف نون پر ہے اس لئے اس میں بھی یا کو حذف کر دیا جیسے فَهُوَ يَهْدِيْنِ میں اور يَسْقِيْنِ میں۔ بعض مفسرین نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ میں اب تو تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا نہیں اور آگے کے لئے بھی تمہیں ناامید کر دیتا ہوں کہ عمر بھر میں کبھی بھی یہ کفر مجھ سے نہ ہو سکے گا اسی طرح نہ تم اب میرے خدا کو پوجتے ہو نہ آئندہ اس کی عبادت کرو گے اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کا ایمان نہ لانا خدا کو معلوم تھا جیسے قرآن میں اور جگہ ہے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا یعنی تیری طرف جو اترتا ہے اس سے ان میں کے اکثر تو سرکشی اور کفر میں بڑھ جاتے ہیں- ابن جریرؒ نے بعض عربی دان حضرات سے نقل کیا ہے کہ دو مرتبہ اس جملے کا لانا صرف تاکید کے لئے ہے جیسے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا میں اور جیسے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ پس ان دونوں جملوں کو دو مرتبہ لانے کی حکمت میں یہ تین قول ہوئے ایک تو یہ کہ پہلے جملے سے مراد معبود دوسرے سے مراد طریق عبادت دوسرے یہ کہ پہلے جملے سے مراد حال دوسرے سے مراد استقبال یعنی آئندہ تیسرے یہ کہ پہلے جملے کی تاکید دوسرے دونوں جملوں سے ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہاں ایک چوتھی توجیہ بھی ہے جسے حضرت امام ابن تیمیہؒ اپنی بعض تصنیفات میں قوت دیتے ہیں وہ یہ کہ پہلے تو جملہ فعلیہ ہے دوبارہ جملہ اسمیہ ہے تو مراد یہ ہوئی کہ نہ تو میں غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں نہ مجھ سے کبھی بھی کوئی امید رکھ سکتا ہے یعنی واقعہ کی بھی نفی ہے اور شرعی طور پر ممکن ہونے کا بھی انکار ہے یہ قول بھی بہت اچھا ہے واللہ اعلم-

حضرت امام ابو عبداللہ شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ کفر ایک ہی ملت ہے اس لئے یہود نصرانی کا اور نصرانی یہود کا وارث ہو سکتا ہے جبکہ ان دونوں میں نسب یا سبب ورثے کا پایا جائے اس لئے کہ اسلام کے سوا کفر کی جتنی راہیں ہیں وہ سب باطل ہونے میں ایک ہی ہیں- حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے موافقین کا مذہب اس کے برخلاف ہے کہ نہ یہودی نصرانی کا وارث ہو سکتا ہے نہ نصرانی یہود کا کیونکہ حدیث ہے دو مختلف مذہب والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے -سورۂ قل یاایھا الکافرون کی تفسیر ختم ہوئی فالحمدللہ احسانہ-

یہ مکّہ میں
بُت پرستوں کو
رسول اللّٰہؐ کا جواب تھا
آج کے غیر مسلموں کے
لئے نہیں
آج کے غیر مسلموں کے
سوال پر
سورۃ الکافرون کی آیت 6
کی مثال جواب نہیں ہو
سکتا

23- یہ

اکیسویں صدی چل رہی ہے اَب مسلمانوں کو انسان بننا پڑے گا

انسان بننے کے
بعد
قرآن کو عقل لگا
کر، غور سے
پڑھنا پڑے گا کہ
قرآن میں لکھا کیا
ہے

اَب ساتویں صدی
عیسوی کے جنگل
کے قانون کو
دنیا تسلیم نہیں کرے
گی
قرآن پر مسلمانوں
کو

دنیا کو جواب دینا پڑے گا
مسلمان
قرآن کی سورۃ التوبۃ پوری غور سے پڑھیں کہ

LINK https://quranurdu.org/9

قرآن، سورۃ التوبۃ میں

آج علماء

یہود و ہنود

یہود و نصاریٰ کے

خُون کے پیاسے

کیوں ہیں ؟

وجہ ہے قرآن

اُن لوگوں سے

لڑو

جو اللہ پر

اور آخرت کے

دن پر

ایمان نہیں لاتے

سورة التوبة

فَإِذَا انسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ
وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا
لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ (5)

غیر مسلموں کو جہاں پائو
قتل کرو
اور تلاش کرو اور گھیر و اور
ان کے لئے
ہر گھات کی جگہ بیٹھو
پھر اگر وہ توبہ کر کے نماز
قائم کریں
اور زکوٰۃ ادا کریں تو چھوڑ دو

سورة التوبة

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا
حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ
دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ
يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (29)



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
میں لوگوں سے
اس وقت تک لڑوں
جب تک کہ وہ
لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں



6924. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنْ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پس جو شخص یہ کہے کہ اللہ نہیں ہے، بلکہ اللہ ہی ہے۔

صحیح بخاری : کتاب : باغیاں اور مرتضیٰ کہو توبہ کارنیا کا بیان باب

مترجم : 1۔ شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد (دارالسلام)

قرآن ،خود شدّت پسند بننے کو کہتا ہے

مولانا عبدالعزیز، لال مسجد، اسلام آباد



LINK

https://youtu.be/sH_AKwmBMd8

قرآن مجیدمسلمانوں کوحکم دیتاہے کہ تم
(مسلمان)"دہشت گرد"بنو۔
ISIکےہیڈکوارٹرواقع آبپارہ اسلام آباد کےبالمقابل
لال مسجدکےامام ومنتظم اعلیٰ مولاناعبدالعزیزکا
فتویٰ۔
اس فتوےپر پاکستان کےتمام مفتیان،علمائےکرام
اورمذہبی جماعتوں کی تاحال خاموشی انتہائی
معنی خیز ہے۔
وڈیودیکھیں اورسنیں



Translate Tweet

قرآن مجید میں کافروں سے محبت کرنے کی آیات مبارکہ

1. ان کو جہاں دیکھو، قتل کردو۔ 2:191
2. ان کو قتل کرو۔ تاکہ فتنہ باقی نہ رہے۔ 2:193
3. قتل کرنا، تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ 2:216
4. اور اللہ کی راہ میں قتل کرو۔ 2:244
5. اللہ کی راہ میں قتل کرنے پر اجر عظیم۔ 4:74
6. ایماندار لوگ اللہ کی راہ میں قتل کریں۔ 4:76
7. اللہ کی راہ میں قتل کرو اور ترغیب دو۔ 4:84
8. جس جگہ ان کو دیکھو، قتل کر دو۔ 4:89
9. انہیں قتل کرو۔ ہاتھ پاؤں کاٹ دو۔ 5:33
10. انہیں گردنوں پر مارو۔ پور پور کو مارو۔ 8:12
11. انہیں تم نے نہیں بلکہ اللہ نے قتل کیا۔ 8:17
12. اتنا قتل کرو کہ غلط عقیدہ نہ رہے۔ 8:39
13. کافروں کیلئے گھوڑے، ہتھیار تیار رکھو۔ 8:60
14. مومنین کو قتل کرنے کی ترغیب دو۔ 8:65
15. مشرقین کو جہاں چاہو، قتل کرو۔ 9:05
16. اسلام کو برا کہیں تو انہیں قتل کر دو۔ 9:12
17. قتل کرو۔ یہ سزا اللہ کی طرف سے ہے۔ 9:14
18. جو اللہ پر ایمان نہ لائے، اسے قتل کر دو۔ 9:29
19. مشرقین کو قتل کرو۔ جیساکہ تمہیں کریں۔ 9:36
20. اے نبی، کفار اور منافقین سے جہاد کرو۔ 9:73
21. اہل کتاب کو قلعے سے اتارا تم قتل کرنے لگے 33:26
22. کافروں کی گردنیں اڑا دو۔ 47:04
23. صلح کی طرف مت بلاؤ۔ تم غالب ہو گے۔ 47:35
24. ان سے لڑو۔ وہ اسلام قبول کرلیں گے۔ 48:16

مسلمانوں سے غیر مسلموں کے ساتھ
کیا کرنے کو کہا جا رہا ہے

سورت نمبر 9 آیت نمبر 1



(9) سورة التوبة (مدنی — کل آیات 129)

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ
عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ (1)

اللہ اوراس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں سے بیزاری ہے
جن سے تم نے عہد کیا تھا۔

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ
وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ (2)

سو اس ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو
گے، اور بے شک اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ
يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۚ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (3)

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں، پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز کرنے والے نہیں، اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا
لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَاٰتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (5)

پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑو اور انہیں گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ
عَاهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا
اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۗ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (7)

بھلا مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں عہد کیونکر ہو سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا ہے، اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو، بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِىْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ (10)

یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ رشتہ داری کا خیال کرتے ہیں اور نہ
عہد کا، اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاٰتَوُا الزَّكَاةَ
فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (11)

اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے
بھائی ہیں، اور ہم سمجھ داروں کے لیے کھول کھول کر احکام بیان
کرتے ہیں۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (14)

ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور تمہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِـمْ بِالْكُفْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُـهُـمْ وَفِى النَّارِ هُـمْ خَالِـدُوْنَ (17)

مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں، ان لوگوں کے سب اعمال بے کار ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَاٰتَى الزَّكَاةَ
وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ
يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (18)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا، سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت والوں میں سے ہوں۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوٓا
آبَاءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ
اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ (23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٓ ۚ اِنْ شَآءَ ۚ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (28)

اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں، اور اگر تم تنگدستی سے ڈرتے ہو تو آئندہ اللہ اگر چاہے تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا، بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى
يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ
صَاغِرُوْنَ (29)

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور
نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا
ہے اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں
یہاں تک کہ عاجز ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَاعْلَمُوٓا اَنَّ
اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (36)

بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے، ان میں سے چار عزت والے ہیں، یہی سیدھا دین ہے، سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو، اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (41)

نکلو تم ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُـهُـمْ وَلَآ اَوْلَادُهُـمْ ۚ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَـهُـمْ بِـهَا فِى الْحَيَاةِ الـدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُـمْ وَهُـمْ كَافِرُوْنَ (55)

سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکلیں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا
فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (63)

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا، یہ بڑی ذلت ہے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ
مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ (66)

بہانے مت بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے، اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کر دیں گے تو بعض کو عذاب بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (73)

اے نبی! کافروں اور منافقوں سے لڑائی کر اور ان پر سختی کر، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور وہ بری جگہ ہے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۚ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّـٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الـدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ (85)

اور ان کے مالوں اور اولاد سے تعجب نہ کر، اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا
كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ
اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ
يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (74)

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا، اور بے شک انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے قصد کیا تھا ایسی چیز کا جو نہیں پا سکے، اور یہ سب کچھ اسی کا بدلہ تھا کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے دولتمند کر دیا، سو اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لیے بہتر ہے، اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا، اور انہیں روئے زمین پر کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا
يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا
وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ (85)

اوران کے مالوں اوراولاد سے تعجب نہ کر، اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب دے اوران کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں۔

لَا يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ
قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ (110)

جو عمارت انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر جب ان کے دل ٹکڑے ہوجائیں، اوراللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ
مُنٰفِقُوۡنَ ؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ؔ مَرَدُوۡا
عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ
سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى
عَذَابٍ عَظِيۡمٍ (101)

اور تمہارے گرد و نواح کے بعضے گنوار منافق ہیں، اور بعض مدینہ والے بھی، نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں، ہم انہیں دوسری سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

وَرِضْوَانٍ خَيْـرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى

شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْـهَارَ بِهٖ فِىْ نَارِ

جَهَنَّـمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَـهْدِى الْقَوْمَ

الظَّالِمِيْنَ (109)

بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اس کی رضامندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے گری، اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ
مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا
نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا
يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ
عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ (120)

مدینہ والوں اور ان کے آس پاس دیہات کے رہنے والوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں، یہ اس لیے ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا ماندگی کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں جو کافروں کے غصہ کو بھڑکائے اور یا کافروں سے کوئی چیز چھین لیتے ہیں ہر بات پر ان کے لیے عمل صالح لکھا جاتا ہے، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةًۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (123)

اے ایمان والو! اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

جبکہ
بقول قرآن
رسول اللّٰہ کو

صرف عرب قوم کے لئے بھیجا گیا تھا غیر عرب کے لئے نہیں

قرآن، سورۃ ابراہیم ،آیت 4

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِـيُبَيِّنَ لَـهُمْ ؕ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ (4)

قرآن عربوں کے لئے تھا جنہیں عربی زبان معلوم تھی

قرآن، سورۃ یوسف آیت 2، سورۃ فصلت آیت 3، سورۃ الشوریٰ آیت 7، سورۃ الزخرف آیت 3

اِنَّــآ اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (2) ↖

ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں تمہارے سمجھنے کے لیے نازل کیا۔

كِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (3) ↖

کہ جس کی آیتیں عربی زبان میں علم والوں کے لیے واضح ہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (3) ↖

ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى
الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ (7)

اور اسی طرح ہم نے آپ پر عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور قیامت کے دن سے بھی ڈرائیں جس میں کوئی شبہ نہیں، (اس روز) ایک جماعت جنت میں اور ایک جماعت جہنم میں ہوگی۔

پاکستانی نژاد، سعودی
قرآن ایکسپرٹ
اِبن مریم



LINK

https://youtu.be/no6TIa0VAPk

عجمیوں

ہندوستان، پاکستان اور
بنگلہ دیش کے لئے نہیں تھا
علماء نے ،یہود و نصاریٰ سے
ڈالر لینے کے چکّر میں
تعلیم یافتہ مسلمانوں کو
پھنسا دیا

اگر قرآن کی یہ
آیتیں
جیسا کہ اَب علماء
کہہ رہے ہیں کہ
یہ نبی اور صحابہ
کے دَور کے لئے
تھیں

تو آج قرآن

میں یہ آیتیں

کیوں موجود

ہیں ؟

کیوں تمام مسلمانوں
کو یہ آیتیں آج بھی
پڑھائی جا رہیں ہیں
علماء آج بھی پورے
قرآن پر قیامت تک
مسلمانوں کو کیوں
عمل کرنے کو کہہ
رہے ہیں ؟

کیوں غیر مسلموں کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کو اکسایا جا رہا ہے قرآن میں ؟

قرآن کی انہیں آیتوں پر
عمل کرتے ہوئے مسلمانوں
نے
انسانوں (غیر مسلموں)
کو

مُولی، گاجر کی طرح کاٹا
ہے
آج جو مسلم حکمرانوں پر
الزام لگتا ہے
وہ غلط نہیں ہے
یہی آیتیں طالبان اور
مجاہدین پیدا کرتیں ہیں
قرآن کی آیتوں میں غیر
مسلموں کو

قتل کی دھمکیاں دی جا
رہیں ہیں
آج یہی قتل کی دھمکی جب
انسان دیتا ہے تو
اُس پر قتل کا مقدمہ چلایا
جاتا ہے
ساری دنیا میں مسلم
حکمرانوں نے

ہزاروں کی تعداد میں
مورتیوں اور مندروں
کو توڑا ہے
قرآن میں ابراہیم
علیہ السلام نے
ایک بُت کو چھوڑ
کر تمام بتوں کو
توڑ ڈالا

قرآن، سورۃ الانبیاء آیت 57 اور 58

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ
تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ (57)

اور اللہ کی قسم! میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا جب تم پیٹھ پھیر کر جا چکو گے۔

فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ
لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ (58)

پھر ان کے بڑے کے سوا سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ اس کی طرف رجوع کریں۔

اسلام کے نبی محمد اور
صحابہ کرام نے
غیر مسلموں کے کعبہ
کے 360 بُتوں کو توڑا
اور کعبہ سے نکال کر
باہر پھینک دیا
قدیم اسلامی کُتب میں
واقعات تفصیل سے
موجود ہیں

بخاری شریف

جلد اول

دارالاشاعت

رسول اللّٰہؐ
فتح مکّہ کے بعد غیر
مسلموں کے
کعبہ کے چاروں
طرف جو 360 بُت
تھے
توڑتے جاتے اور
قرآن، سورۃ الاسراء

کی یہ آیت پڑھتے
جاتے
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا (81)
اور کہہ دو کہ حق
آیا اور باطل مٹ گیا،

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (81)

اور کہہ دو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا۔

بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا

بخاری شریف، جلد پنجم، صفحہ نمبر 528-527

٤٢٨٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ

(۴۲۸۷) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا' کہا ہم کو سلیمان بن عیینہ نے خبر دی' انہیں ابن ابی نجیح نے' انہیں مجاہد نے' انہیں ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف

سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ : ((جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِىءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ)). [راجع: ٢٤٧٨]

تین سو ساٹھ بت تھے۔ حضور اکرم ﷺ ایک چھڑی سے جو دست مبارک میں تھی' مارتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ "حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا' حق قائم ہو گیا اور باطل سے نہ شروع میں کچھ ہو سکا ہے نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے۔

تشریح پہلی آیت سورۂ بنی اسرائیل میں اور دوسری آیت سورۂ سبا میں ہے۔ حق سے مراد دین اسلام اور باطل سے بت اور شیطان مراد ہے۔ باطل کا آغاز اور انجام سب خراب ہی خراب ہے۔

٤٢٨٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ، وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الأَزْلاَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَاتَلَهُمُ اللهُ، لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ)) ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٣٩٨]

(۴۲۸۸) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے میرے والد عبدالوارث نے بیان کیا' ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا' ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا۔ انہیں میں ایک تصویر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ ان مشرکین کا ناس کرے' انہیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں پھینکا۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی پھر باہر تشریف لائے' آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی۔ عبدالصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا' ہم سے ایوب نے بیان کیا' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

رسول اللّٰہَ نے
کہا کہ مجھے اللّٰہَ
نے پیغام دیا ہے کہ
بُتوں کو تُوڑوں
مسلم شریف، جلد
دوئم، صفحہ 311،
حدیث نمبر 1930

يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

مردوں کے دفن سے۔ ایک تو جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

۱۹۳۰- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((أَنَا نَبِيٌّ)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((أَرْسَلَنِي اللَّهُ)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ ((أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((حُرٌّ وَعَبْدٌ)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي))

۱۹۳۰- عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہؓ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب بتوں کو پوجتے تھے (یعنی چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام باڑہ چبوترے مشرک بنا لیتے ہیں) غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے نرمی کی (یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا نبی کسے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے پیغام دیا ہے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔ میں نے آپ سے پھر عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں اس دین پر؟ آپ نے فرمایا آزاد اور غلام۔ راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سنا کہ میں غالب

اسلام کے نبی محمد نے یمن کے ذوالخلصہ کعبہ کو ٹُڑوا دیا

LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D9%88%D9%81%D8%AF_%D8%A8%D8%AC%DB%8C%D9%84%DB%81 - :~:text=%22%20%D8%AF%D9%88%D8%B3%20%22%20%DB%8C%D9%85%D9%86%20%DA%A9%DB%92%20%D8%A7%DB%8C%DA%A9%20%D9%82%D8%A8%DB%8C%D9%84%DB%81,%D8%A7%D8%A8%D9%86%20%D8%B9%D8%A8%D8%AF%20%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81%20%D8%A8%D8%AC%D9%84%DB%8C%20%DA%A9%D9%88

قبیلة دوس، یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے اور ذوالخلصہ " یمن میں ایک بت خانہ تھا

جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا

كِتَابُ الْمَغَازِي

کتاب: غزوات کے بیان میں

٦٣. بَابُ غَزْوَةُ ذِي الْخَلَصَةِ:

63. باب: غزوہ ذوالخلصہ کا بیان۔

English Show/Hide | Tashkeel Show/Hide | مکررات | حدیث نمبر: 4356

حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى، حدثنا إسماعيل، حدثنا قيس، قال: قال لي جرير رضي الله عنه: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: "الا تريحني من ذي الخلصة؟"، وكان بيتا في خثعم يسمى الكعبة اليمانية، فانطلقت في خمسين ومائة فارس من احمس وكانوا اصحاب خيل، وكنت لا اثبت على الخيل، فضرب في صدري حتى رايت اثر اصابعه في صدري، وقال: "اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا"، فانطلق إليها فكسرها، وحرقها، ثم بعث إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول جرير: والذي بعثك بالحق، ما جئتك حتى تركتها كانها جمل اجرب، قال: "فبارك في خيل احمس ورجالها خمس مرات".

رسول اللّٰہَ نے
صحابہ کرام کو بھیج کر
یمن کے ذوالخلصہ کعبہ کو
تڑوا دیا
اور ذوالخلصہ کے کعبہ میں
آگ لگوا دی
بخاری شریف حدیث نمبر
3036/3076/3823
4355/4356/4357
6089/6333

(۴۳۵۶) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل ابن ابی خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا' کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ سے کیوں نہیں بے فکر کرتے؟ یہ قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا۔ اسے کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احمس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے۔ مگر میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا' پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دے اور اسے راستہ بتلانے والا اور خود راستہ پایا ہوا بنا دے' پھر وہ اس بت خانے کی طرف روانہ ہوئے اور اسے ڈھا کر اس میں آگ لگا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر کے ایلچی نے آکر عرض کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا' میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح جل کر (سیاہ) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

لے کالے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جل بھن کر' بالکل یہی حال ذی الخلصہ کا ہو گیا۔

سازشیں کرتے رہتے تھے۔

٤٣٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ : قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟)) وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)) فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ: ((فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا)) خَمْسَ مَرَّاتٍ.

[راجع: ٣٠٢٠]

(۴۳۵۶) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل ابن ابی خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا' کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ سے کیوں نہیں بے فکر کرتے؟ یہ قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا۔ اسے کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احمس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے۔ مگر میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کرپاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا' پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دے اور اسے راستہ بتلانے والا اور خود راستہ پایا ہوا بنا دے' پھر وہ اس بت خانے کی طرف روانہ ہوئے اور اسے ڈھا کر اس میں آگ لگا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر کے ایلچی نے آکر عرض کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا' میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح جل کر (سیاہ) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

(۴۳۵۷) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو خبر دی ابواسامہ نے' انہیں اسماعیل بن خالد نے' انہیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذوالخلصہ سے مجھے کیوں نہیں بے فکری دلاتے! میں نے عرض کیا میں حکم کی تعمیل کروں گا۔ چنانچہ قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے' لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا جس کا اثر میں نے اپنے سینہ میں دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! اسے اچھا سوار بنا دے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا بنا دے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں کبھی کسی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی نے بیان کیا کہ ذوالخلصہ ایک (بت خانہ) تھا' یمن میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ کا' اس میں بت تھے جن کی پوجا کی جاتی تھی اور اسے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جریر

اس بت خانہ میں
ایک بت تھا جس کا
نام " خلصہ " تھا
اسلام سے پہلے کے
زمانہ میں یمن کے
قبائل دوس خثعم اور
بجیلہ اس بت کو
پوجتے تھے

جب اسلام کا زمانہ آیا
تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے
جریر ابن عبد اللہ
بجلی کو یمن بھیج کر
اس بت خانہ کو تباہ
کرا دیا تھا

جو کام اسلام کے نبی
محمد اور صحابہ کرام
کرتے تھے
اُنہیں پر عمل کرتے
ہوئے
مسلم حکمرانوں نے
غیر مسلموں کے
سیکڑوں

مندروں، گرجا گھروں،
یہودیوں کے عبادت
خانوں اور آتش
پرستوں کے عبادت
خانوں میں یا اوپر
مسجدِیں بنا رکھّیں ہیں
اور آج بھی نماز پڑھ
رہے ہیں

24

فتح نامہ سندھ

عرف

چچ نامہ

نبی بخش خان بلوچ

مترجم

اختر رضوی



سندھی ادبی بورڈ



محمد بن قاسم جب
سندھ کے دبیل پہنچا
دبیل کے وسط میں
ہندوؤں کا ایک بلند و
بالا مندر تھا
مندر کی بلندی چالیس
گز اور مندر کا گنبد
بھی چالیس گز اونچا
تھا

محمد بن قاسم نے
93 ہجری میں
دبیل کی ہندوؤں کی
مندر کو
جعونہ السلمی نامی
منجنیق (اُس
زمانے کی توپ)
سے

تباہ کر دیا

مندر کی جگہ پر ہی

مسجد تعمیر کی

جدید، اردو ترجمہ

فتح نامہ سندھ عرف

چچ نامہ صفحہ نمبر

127-126

جعونہ[2] کا منجنیق سے بت خانہ کے جھنڈے کو گرانا

پھر محمد بن قاسم نے جعونہ السلمی منجنیقی کو بلا کر کہا کہ "[کیا تو] بت خانے کا یہ پرچم اور بیرقیں منجنیق کے پتھر سے گرا سکتا ہے؟ اگر گرائے گا تو تجھے دس ہزار درہم انعام دوں گا۔" جعونہ نے کہا "یہ دار الخلافہ کی خاص منجنیق [ہے] جسے 'عروسک' کہتے ہیں، اگر اسے دو گز کاٹ دیا جائے (یعنی چھوٹا کیا جائے) تو میں تین پتھروں سے جھنڈا اور بیرقیں گرا کر بت خانے کی چوٹی مسمار کر دوں گا۔" محمد بن قاسم نے کہا کہ "اگر تو پتھر سے بت خانے کی چوٹی اور جھنڈے کو گرا دے گا تو میں تجھے دس ہزار درہم انعام دوں گا، لیکن اگر تو منجنیق بھی برباد کر دے اور بت

1. اصل عبارت "چہار زبانہ" ہے۔
2. اصل متن میں اس جگہ پر اور آگے "جعوبہ" ہے جو نام کہ عربوں میں غیر معروف ہے یہ تصحیح علامہ استاذ عبدالعزیز المیمنی کی طرف سے ہے جس کے مطابق ہر جگہ "جعونہ" لکھا گیا ہے۔ (ن-ب)

خانے بھی نہ ٹوٹے تو پھر کیا شرط ہے؟" جعونہ نے کہا کہ "اگر [نشانہ] خطا کر جائے تو پھر جعونہ کے ہاتھ کاٹ دیجئے۔"

محمد بن قاسم نے ملک الامراء حجاج بن یوسف کے پاس خط لکھا، جس میں جعونہ کی شرط درج کی۔ نویں دن کرمان سے جواب آیا اور فرمان میں بھی وہی شرط درج کی گئی تھی [اور مزید] لکھا تھا کہ "جب جنگ کے لئے آگے بڑھو تو مناسب یہ ہے کہ سورج کی طرف پشت رکھو، تاکہ دشمن کو اچھی طرح دیکھ سکو اور جنگ شروع کرنے کے پہلے ہی دن اللہ تعالیٰ سے امداد و اعانت طلب کرنا۔ سندھ کا جو بھی آدمی امان طلب کرے اسے امان دینا، مگر دیبل کے کسی آدمی کو کسی صورت سے پناہ نہ دینا۔

پھر قلعہ کے کاہنوں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ "ہم جب بھی اپنی کتابوں سے نتیجہ نکالتے تھے تو ہمیشہ [یہی] ظاہر ہوتا تھا کہ ہند کے بادشاہ کے حکمران [کی مدت] پوری ہو چکی ہے اور مسلمانوں کا دور آنے والا ہے [چنانچہ] مسلمان قیدیوں کو اسلامی لشکر کے آنے کی تسلی دی جاتی رہی۔ اب اگر امیر [105] میرے اہل و عیال کو پناہ دیں اور ایسا پروانہ لکھ دیں تو میں ابھی واپس جا کر انھیں تسلی دوں۔ محمد بن قاسم نے اسے امان دے کر واپس بھیجا تاکہ وہ اپنے متبعین کو [مسلمان] قیدیوں کے قرب و جوار میں لا کر اکٹھا کر دے۔ پھر اس برہمن نے قلعہ میں جا کر قیدیوں کو رہائی کا مژدہ سنایا [اور بتایا] کہ محمد بن قاسم حجاج کا عم زادہ[1] [آیا] ہے اور اس کے [ہاتھوں] قلعہ فتح ہوگا اور تمہیں آزادی نصیب ہوگی۔

قدیم فتح نامہ
سندھ عرف چچ
نامہ

تمام ہندو مردوں
کو قتل کر دیا اور
لڑکیوں کو لُوٹ لیا

محمد بن قاسم نے
اسلامی دارالخلافہ
دمشق
تقریباً 20 ہزار
ہنود لڑکیوں کو
بھیج دیا
محمد بن قاسم نے

قرآن کے مطابق لُوٹے ہوئے مال کا پانچواں حصہ (20 فیصد) امیرالمومنین کے پاس، دارالخلافہ دمشق بھیج دیا

محمد بن قاسم نے
دیبل کے مندر
کے بعد
سندھ کے اُن تمام
مندروں کو
مسمار کر دیا
جن میں بے پناہ

مال و دولت،
سونا، چاندی
ہیرے و جواہرات
تھے
اور اُنہیں مندروں
کی جگہ مسجدیں
تعمیر کرائیں

مقصد صرف اور
صرف تھا غیر
مسلموں کو لُوٹنا
جسے آج عرفِ
عام میں ڈکیت اور
ڈکیتی کہا جاتا ہے

راجہ داھر کی
دونوں بیٹیوں
سوریا دیوی اور
پیرامل دیوی کو
امیرالمومنین کے
لئے تحفہ کے طور
پر بھیجا

امیرالمومنین ولید
بن عبدالملک نے
جب دونوں بہنوں
سے سیکس کرنا
چاہا تو
دونوں بہنوں نے
کہا کہ

اَب ہم دونوں آپ کے
لائق نہیں رہ گئیں
ہیں
آپ کے محمد بن
قاسم نے
پہلے ہی ہم دونوں
سے سیکس کر چکا
ہے

امیرالمومنین نے
فوراً سندھ حکم نامہ
لکھا کہ
محمد بن قاسم کو
گدھے کی کھال میں
بھر کر
دارالخلافہ بھیجا
جائے

محمد بن قاسم دَم
گھنٹے سے راستے
میں ہی مَر گیا
دارالخلافہ میں جب
گدھے کی کھال سے
محمد بن قاسم نکالا
گیا تو اُس کی لاش
نکل

نیا زمانہ

Sunday, June 5, 2022

تاریخ

محمود غزنوی: لٹیرا یا بت شکن

July 7, 2017 2:45 am · 5 comments

خالد تھتھال



LINK

http://nyazamana.com/2017/07/mehmood-of-ghazna1/

محمود غزنوی، لُٹیرا
سلطان محمود
انتہائی بدصورت
آدمی تھا
منہ پر چیچک کے
داغ تھے، اسے خود
بھی اپنی بدصورتی
کا احساس تھا

محمود غزنوی نے
1001 عیسوی سے
قندھار، پشاور میں
ہندوؤں کی تمام
مندروں کو توڑتا ہوا
1025-26 عیسوی
کو سومنات پہنچا

تمام مرد ہندوؤں کو
قتل کر دیا، مندر کو
توڑ کر تباہ کر دیا
سومنات کے مندر
کے بڑے بُت کو
ٹکڑے ٹکڑے کر
کے

مندر کے تمام سونا،
چاندی، ہیرا و
جواہرات کو لُوٹ لیا
ہندوؤں کی ہزاروں
لڑکیوں کو پکڑ کر
اپنے ساتھ لے گیا
سومنات سے جاتے
وقت مندر کے بڑے

بُت کے تمام ٹکڑے
ساتھ لے گیا
مندر کے بڑے بُت
کے دو ٹکڑے مکّہ
اور مدینہ بھیجا
تیسرا ٹکڑا غزنی،
کی جامع مسجد کے
صحن میں اور چوتھا

ٹکڑا جامع مسجد کے دروازے پر رکھا تعکہ تمام مسلمان قرآن کی سورة التوبة کی

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (14)

آیت پر عمل کرتے ہوئے، تمام ہندوؤں کو ذلیل کرتے ہوئے اُسی بُت کو پیروں تلے کُچلتے ہوئے مسجد میں جائیں

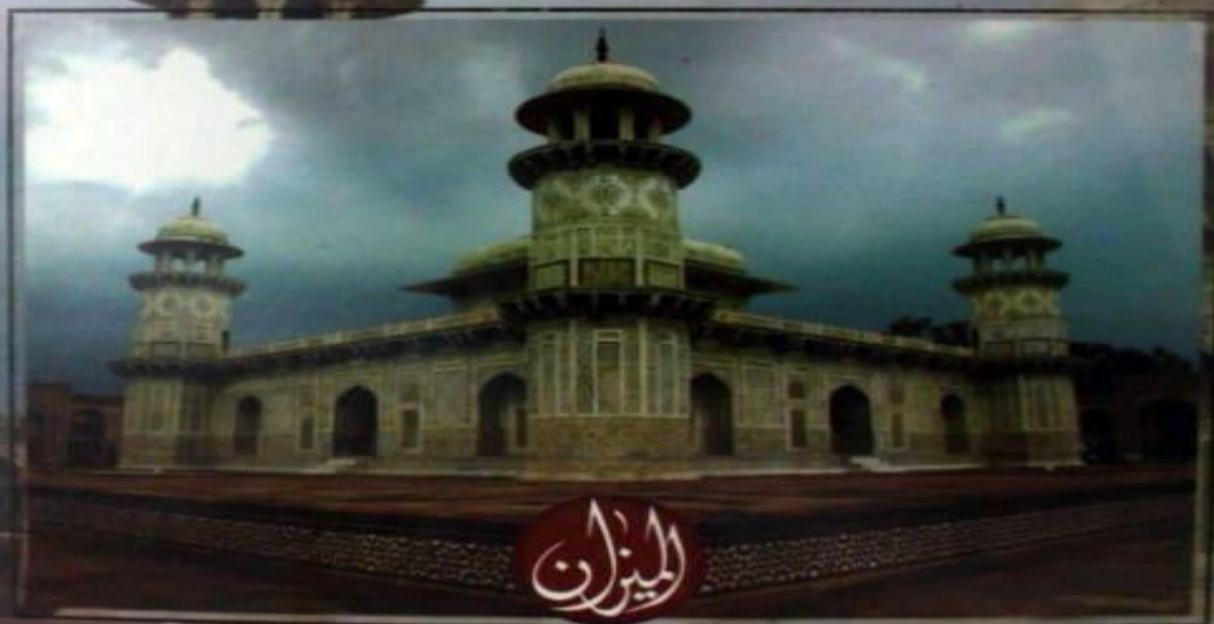
ہندوستان کی مکمل تاریخ

تاریخ فرشتہ

اوّل

محمد قاسم فرشتہ

ترجمہ
عبدالحئی خواجہ (مشفق خواجہ)



ہندوستان کی مکمل تاریخ

تاریخ فرشتہ

محمّد قاسم فرشتہ

اوّل

سومنات کے مندر کے
بڑے بُت کا وہ ٹکڑا آج
بھی غزنی میں وہیں
رکھا ہوا ہے اور
مسلمان آج بھی قرآن
پر عمل کر رہے ہیں
محمد قاسم فرشتہ کی
تاریخ فرشتہ، جلد اوّل،
صفحہ نمبر 80

کے ان کی کشتیوں کو غرق آب کر دیا۔

فتح سومنات کے بعد

جب ہندوؤں کی طرف سے پوری طرح اطمینان ہو گیا تو سلطان محمود اپنے بیٹوں اور معززین سلطنت کو ساتھ لے کر قلعے میں داخل ہوا۔ اور قلعے کے ہر ہر حصے کو بغور دیکھنے لگا عمارت کو دیکھنے کے بعد سلطان محمود ایک اندرونی راستے کے ذریعے بت خانے میں پہنچا اس نے دیکھا کہ بت خانہ اپنے طول و عرض کے لحاظ سے اچھا خاصہ بڑا تھا اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کی چھت چھپن (۵۶) ستونوں پر قائم تھی۔ بت خانے میں سومنات رکھا ہوا تھا۔ اس بت کی لمبائی پانچ (۵) گز تھی جس میں دو (۲) گز زمین کے اندر گڑا ہوا تھا۔ اور تین (۳) گز اوپر نظر آتا تھا' یہ بت پتھر کا بنا ہوا تھا۔ جب محمود کی نظر اس پر پڑی تو اس کی اسلامی غیرت کے جوش نے شدت اختیار کی۔ لہٰذا اس نے گرز سے جو اس کے ہاتھ میں تھا' ایک کاری ضرب لگائی اور اس بت کا منہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد سلطان محمود نے حکم دیا کہ اس بت میں سے پتھر کے دو ٹکڑے کاٹ کر علیحدہ کیے جائیں اور غزنی بھجوا دیئے جائیں ان میں سے ایک ٹکڑا جامع مسجد کے دروازے پر اور دوسرا ایوان سلطنت کے صحن میں رکھا جائے۔ (اس حکم کی تعمیل کی گئی) چنانچہ اس وقت سے لے کر اب تک چھ سو (۶۰۰) سال کا زمانہ گزرنے کے باوجود یہ ٹکڑے وہیں رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سومنات کے بت سے دو اور ٹکڑے علیحدہ کیے گئے' جو مکے اور مدینے بھیجے گئے تاکہ انہیں عام راستے میں رکھ دیا جائے اور لوگ انہیں دیکھ کر سلطان محمود کی ہمت و جرات کی داد دیں۔

تاریخ میں یہ واقعہ پوری صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت سلطان محمود نے سومنات کے بت کو پاش پاش کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت برہمنوں کے طبقے نے معززین سلطنت کے توسط سے سلطان سے درخواست کی کہ اس بت کو نہ توڑا جائے اور یونہی چھوڑ دیا جائے۔ ہندوؤں نے اس کے عوض دولت کی ایک بہت بڑی مقدار دینے کا وعدہ کیا معززین سلطنت نے ہندوؤں کی اس درخواست کو سلطان تک پہنچاتے وقت یہ خیال ظاہر کیا کہ اس درخواست کو قبول کر لینے میں ہمارا فائدہ ہے۔ بت کو توڑ ڈالنے سے نہ تو بت پرستی کی رسم اس شہر سے مٹ سکتی ہے اور نہ ہمیں کوئی فائدہ ہو گا اگر ہم اس بت کو نہ توڑنے کے معاوضے میں کوئی معقول رقم قبول کر لیں گے تو اس سے غریب مسلمانوں کا فائدہ ہو گا۔ اس کے جواب میں محمود نے ان سے کہا تم جو کہتے ہو وہ صحیح ہے لیکن اگر تمہارے کہنے پر چلوں گا تو میرے بعد دنیا مجھے "محمود بت فروش" کے نام سے یاد کرے گی اور اگر میں اس بت کو پاش پاش کروں گا تو مجھے "محمود بت شکن" کے نام سے یاد کرے گی۔ مجھے تو یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں مجھے محمود بت شکن پکارا جائے۔ نہ کہ "محمود بت فروش" محمود کی نیک نیتی اسی وقت رنگ لائی اور جس وقت اس بت کو توڑا گیا تو اس کے پیٹ میں سے ان گنت اور بیش قیمت جواہر اور اعلیٰ درجے کے موتی نکلے۔ ان سب جواہرات کی قیمت برہمنوں کی پیش کردہ رقم سے سو (۱۰۰) گنا زیادہ تھی۔

لفظ سومنات کی اصل

"حبیب السیر" میں لکھا ہے کہ تمام مورخین اس امر سے متفق ہیں کہ "سومنات" اس مخصوص بت کا نام تھا جسے ہندوستان کے تمام باشندے بتوں کا سردار مانتے ہیں' لیکن حضرت "شیخ فرید الدین عطار" کے قول کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ "سومنات" سوم "اور نات" سے مرکب ہے "سوم" مندر کا نام ہے اور "نات" اس بت کا جو مندر میں رکھا ہوا تھا۔ اس عاجز مورخ فرشتہ کی رائے یہ ہے کہ جو کچھ قدیم مورخین نے لکھا ہے وہ درست ہے اور حضرت عطار کا قول بھی ان مورخین کے بیان کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ لفظ "سومنات" "سوم" اور "نات" سے مرکب ہے۔ لیکن "سوم" اس راجہ کا نام ہے جس نے یہ بت بنایا اور "نات" خود اس بت کا علم ہے دونوں لفظ استعمال کی کثرت کی وجہ سے "بعلبک" کی طرح ایک ہو گئے۔ اور یہ مفرد لفظ اس بت کا نام پڑ گیا بلکہ یہاں تک ہوا کہ

هُوَ السُّلطان

طبقاتِ ناصری

مصنفہ

منہاج سراج

مع مقدمہ و فہارس وغیرہ

بسعی کمترین بندگاں

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی

کتاب خانہ نورس کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

باراول — ۱۹۵۲ء — قیمت ۱۲/۳

منہاج سراج نے بھی
اپنی تصنیف
تبقات ناصری میں
صفحہ نمبر 19، 20
اور 21 پر
محمود غزنوی کا
سومنات کے مندر کو
توڑنے کا واقعہ تفصیل
سے لکھا ہے

داد که حق تعالیٰ ترا پسری داد، سبکتگین شادمانہ گشت و گفت پسر را محمود نام کرد م
و ہم دران شب که ولادت او بود بت خانهٔ بہند که در حدودِ پرشاور بود بر لب آب
سندھ شکست و او را مناقب بسیار است و مشہور و طالع او با طالع صاحب ملت
اسلام موافق بود۔ و در سنه سبع و ثمانین و ثلثمائة ببلخ رفت بر تخت بادشاہی
نشست و تشریف دار الخلافة پوشید و درین عہد مسند خلافت بامیر المومنین القادر
باللہ مزین بود۔ چون به بادشاہی نشست اثر او در اسلام بر جہانیان ظاہر گشت که
چندین ہزار بت خانه را مسجد گردانید و شہرہای ہندوستان بکشاد و رایان ہند
را مقہور گردانید و جے پال را که بزرگ ترین رایان ہند بود بگرفت و در من یزید بخراسان
بداشت و بفرمود تا بہشتاد درم او را بخریدند و لشکر بجانب نہرواله و گجرات برد
و منات را از سومنات بیاورد و چہار قسمت کرد یک قسم بر در مسجد جامع غزنین نہاد و یک
قسم بر در کوشک سلطنت و یک قسم به مکه و یک قسم بمدینه فرستاد۔ و درین فتح عنصری
قصیدهٔ مطول گفته است این دو بیت آورده شد۔

شعر

تا شاہِ خسروان سفرِ سومنات کرد
آثارِ غزو را علمِ معجزات کرد
شطرنجِ ملک باخت ملک با ہزار شاه
ہر شاه را بلعبِ دگر شاه مات کرد

و درین سفر آنچه از کرامات او ظاہر شد یکی آن بود که چون از سومنات باز
گشت بزمین سندھ و منصوره خواست تا براهِ بیابان لشکر اسلام را ازان دیار بیرون آورد

فرمود تا امیران را حاصل کرد تا هندوئی پیش آمد و دلالت راه قبول کرد، شاه
با لشکر اسلام رو براه آورد چون یک شبا روز راه قطع کردند و وقت منزل کردن لشکر
آمد چندانکه آب طلب کردند بهیچ طرف نیافتند، سلطان فرمود تا دلیل را پیش آوردند
و تفحص کردند، آن هندو که دلیل بود گفت من خود را فدائی بت سومنات کردم و
ترا و لشکر ترا درین بیابان آوردم که هیچ طرف آب نیست تا هلاک گردند، سلطان
فرمان داد تا آن هندو را بدوزخ فرستادند و لشکر را منزل فرمود و صبر کرد تا شب
در آمد از لشکر بیک طرف رفت و روئی بر زمین نهاد و از حضرت ذوالجلال والاکرام
بتضرع خلاص طلبید، چون شب پاسی بگذشت بر طرف شمال از لشکر روشنائی ظاهر شد
سلطان فرمود تا لشکر در عقب او بدان طرف روان شدند چون روز شد حق تعالی لشکر
اسلام را منزلی رسانید که آب بود و همه مسلمانان بسلامت ازان بلا خلاص یافتند
رحمه الله۔ حق تعالی آن بادشاه را کرامات و علامات بسیار داده بود و از آلت
وحدت و تجمل آنچه او را بود بعد از و هیچ بادشاهی را جمع نشد و دو هزار و پانصد
پیل بود بر درگاه او و چهار هزار غلام ترک وشاق که در روز بار بر میمنه و میسرهٔ تخت
بایستادندی و دو هزار ازان غلامان با کلاه چهار پر با گرزهای زرین بر استای او
بودندی ۔ و دو هزار غلام با کلاه دو پر با گرزهای سیمین بر چپای او ایستادندی
آن بادشاه بمردی و شجاعت و عقل و تدبیر و رایهای صواب ممالک اسلام را که بر
طرف مشارق بود بگرفت و تمامت عجم از خراسان و خوارزم و طبرستان و عراق
و بلاد نیم روز و پارس و جبال و غور و طخارستان همه در ضبط بندگان او آمد و
ملوک ترکستان او را منقاد گشتند و پل بر جیحون بست و لشکر را بر زمین توران

برد و قدر خان با او دیدار کرد و خانانِ ترک با او دیدار کردند و او را خدمت کردند و در بیعت او آمدند و بالتماسِ ایشان پسر سلجوق را که همه خانانِ ترک بجلادت او درمانده بودند با اتباعِ ایشان از جیحون بطرف خراسان بگذرانید و عقلای آن عصر این معنی را از روی خطا دیدند که ملک فرزندانِ او در سرِ ایشان شد و بزمین عراق رفت و آن بلاد را فتح کرد و عزیمت خدمت دار الخلافة کرد و هم بفرمان امیر المومنین بازگشت و بغزنین آمد و در گذشت و مدت عمر او شصت و یک سال بود و عهد ملک او سی و شش سال بود. و وفات او در سن احدی و عشرین و اربعمائة بود رضی الله عنه حق تعالی سلطان معظم ناصر الدنیا و الدین ابو المظفر محمود بن التمتش السلطان را بر تخت سلطنت باقی و پاینده داراد آمین رب العالمین ❖

الثالث محمد بن محمود جلال الدولہ

جلال الدولہ محمد مردی فاضل و نیکو سیرت بود و از وی اشعار غریبہ بسیار روایت کنند و چون سلطان محمود رحمہ اللہ پدرش از دار فنا بدار البقا رحلت کرد سلطان مسعود رحمہ اللہ برادرش بعراق بود ملوک و اکابر دولت محمودی باتفاق سلطان محمد را بہ تخت غزنین نشاندند در سنہ احدی و عشرین و اربعمائة اما او مردی نرم مزاج بود و قوت دل و ضبط ممالک نداشت جماعتی کہ دوستداران مسعود بودند بہ نزدیک او مکتوب فرستادند بعراق و سلطان مسعود از عراق بر عزیمت غزنین لشکر عراق و

---

(۱) اسمائی اولاد سلطان محمد - مؤید الدولہ احمد - عبد الرحمن - عبد الرحیم (این نام ہا فقط در دو نسخہ است) ❖

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو (ہند) نمبر ۱۵۰

کتاب الہند

البیرونی

جلد اول

ترجمہ

از جناب سید اصغر علی صاحب

بہ نظر ثانی

جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے

سابق ناظم تعمیرات سرکار عالی

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

سنہ ۱۹۴۱ء

قیمت ([illegible])

LINK

ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی المعروف البیرونی (ستمبر 973ء - دسمبر 1048ء) نے

اپنی کتاب، کتاب
اُلہند
انگریزی ترجمہ
والیوم، دو،
صفحہ 102 اور
103 پر

Albêrûnî's INDIA



Dr Edward C. Sachau

raised was the stone of Somanâth, for *soma* means the moon and *nâtha* means *master*, so that the whole word means *master of the moon*. The image was destroyed by the Prince Maḥmûd—may God be merciful to him!—A.H. 416. He ordered the upper part to be broken and the remainder to be transported to his residence, Ghaznîn, with all its coverings and trappings of gold, jewels, and embroidered garments. Part of it has been thrown into the hippodrome of the town, together with the *Cakrasvâmin*, an idol of bronze, that had been brought from Tâneshar. Another part of the idol from Somanâth lies before the door of the mosque of Ghaznîn, on which people rub their feet to clean them from dirt and wet.

ciliate him, so that he ceased from his wrath. Then he spoke to them: 'But what am I to do with the fire of my wrath?' and they advised him to throw it into the ocean. It is this fire which absorbs the waters of the ocean. Others say: 'The water of the streams does not increase the ocean, because Indra, the ruler, takes up the ocean in the shape of the cloud, and sends it down as rains.'"

Page 252.

The man in the moon.

Again the *Matsya-Purâṇa* says: "The black part in the moon which is called *Śaśalaksha*, *i.e.* the hare's figure, is the image of the figures of the above-mentioned sixteen mountains reflected by the light of the moon on her body."

The *Vishṇu-Dharma* says: "The moon is called Śaśalaksha, for the globe of her body is watery, reflecting the figure of the earth as a mirror reflects. On the earth there are mountains and trees of different shapes, which are reflected in the moon as a hare's figure. It is also called *Mrigalâñcana*, *i.e.* the figure of a gazelle, for certain people compare the black part on the moon's face to the figure of a gazelle."

Story of the leprosy of the moon.

The lunar stations they declare to be the daughters of Prajâpati, to whom the moon is married. He was especially attached to Rohiṇî, and preferred her to the others. Now her sisters, urged by jealousy, complained of him to their father Prajâpati. The latter strove to keep peace among them, and admonished him, but without any success. Then he cursed the moon (*Lunus*), in consequence of which his face became leprous. Now the moon repented of his doing, and came penitent to Prajâpati, who spoke to him: "My word is one, and cannot be cancelled; however, I shall cover thy shame for the half of each month." Thereupon the moon spoke to Prajâpati: "But how shall the trace of the sin of the past be wiped off from me?" Prajâpati answered: "By erecting the shape of the *liṅga* of Mahâdeva as an object of thy worship." This he did. The *liṅga* he

raised was the stone of Somanâth, for *soma* means the moon and *nâtha* means *master*, so that the whole word means *master of the moon*. The image was destroyed by the Prince Maḥmûd—may God be merciful to him!—A.H. 416. He ordered the upper part to be broken and the remainder to be transported to his residence, Ghaznîn, with all its coverings and trappings of gold, jewels, and embroidered garments. Part of it has been thrown into the hippodrome of the town, together with the *Cakrasvâmin*, an idol of bronze, that had been brought from Tâneshar. Another part of the idol from Somanâth lies before the door of the mosque of Ghaznîn, on which people rub their feet to clean them from dirt and wet.

The idol of Somanâth.

The *liṅga* is an image of the penis of Mahâdeva. I have heard the following story regarding it:—"A Ṛishi, on seeing Mahâdeva with his wife, became suspicious of him, and cursed him that he should lose his penis. At once his penis dropped, and was as if wiped off. But afterwards the Ṛishi was in a position to establish the signs of his innocence and to confirm them by the necessary proofs. The suspicion which had troubled his mind was removed, and he spoke to him: 'Verily, I shall recompense thee by making the image of the limb which thou hast lost the object of worship for men, who thereby will find the road to God. and come near him.'"

Origin of the Liṅga.

Varâhamihira says about the construction of the *liṅga*: "After having chosen a faultless stone for it, take it as long as the image is intended to be. Divide it into three parts. The lowest part of it is quadrangular, as if it were a cube or quadrangular column. The middle part is octagonal, its surface being divided by four pilasters. The upper third is round, rounded off so as to resemble the gland of a penis.

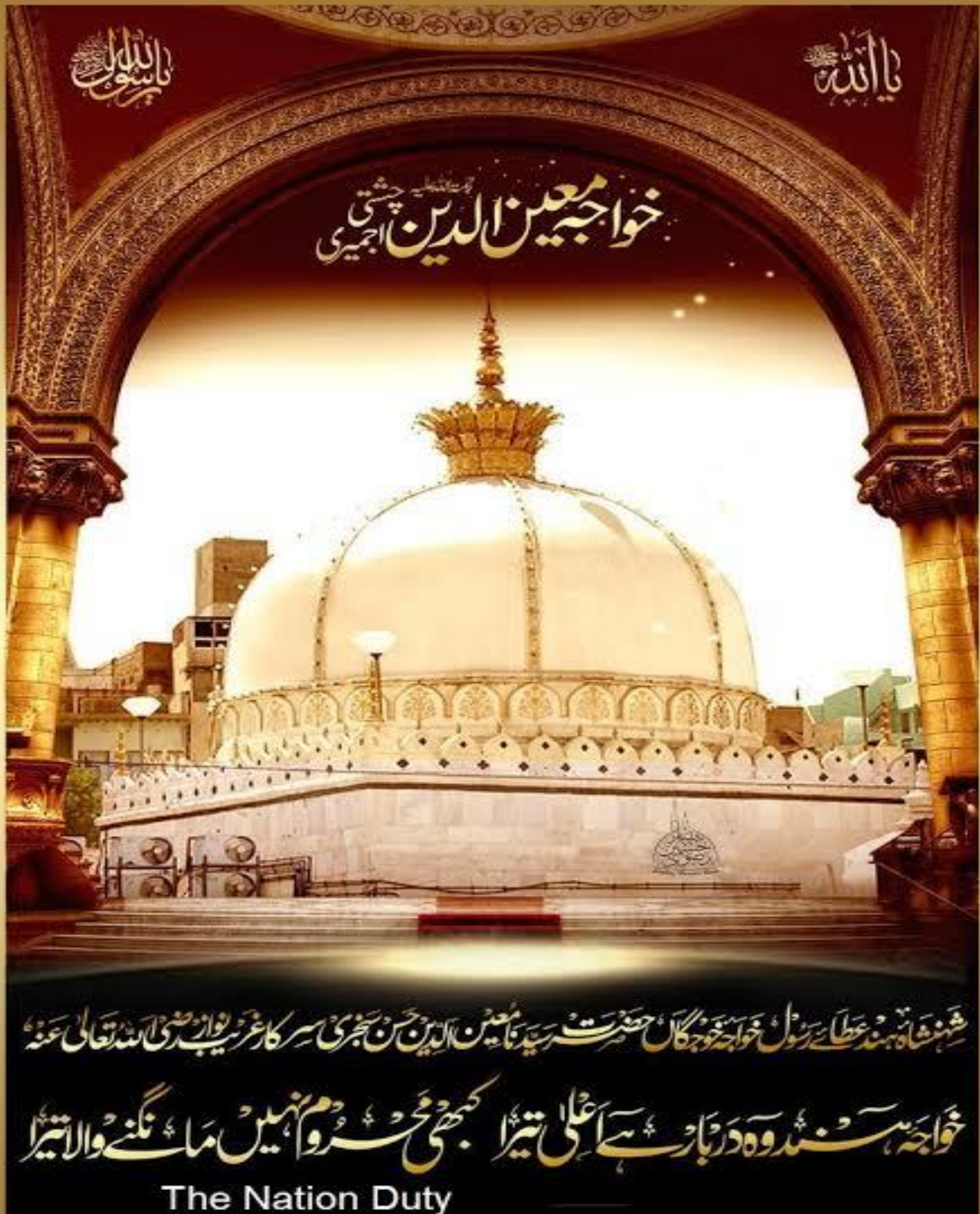
The construction of the Liṅga according to Varâhamihira. *Brihatsaṁhitâ*, chap. lviii. 53.

V. 54.—In erecting the figure, place the quadrangular third within the earth, and for the octagonal third

سومنات مندر اور
سومنات مندر کے
بڑے بُت کے
اُس ٹکڑے کو جو
غزنی کے جامع
مسجد کے راستے
میں رکھا ہے

جس کو پیروں
تلے روندتے
ہوئے مسلمان
مسجد میں جاتا
ہے
تفصیل سے لکھا
ہے

26


یا رسول اللہ
یا اللہ
خواجہ معین الدین چشتی اجمیری
شہنشاہ ہند عطائے رسول خواجہ خواجگاں حضرت سیدنا معین الدین حسن سنجری سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ
خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا
The Nation Duty

سُلطان الہند خواجہ سیّد معین الدین چشتی اجمیری کے انسانیت سوز جرائم

ہندوستان کے انسانوں پر اسلامی تلوار خوب چلائی

خواجگان چشت کے تذکرے پر مشتمل مستند و قدیم ترین کتاب کا نظرِثانی شدہ اردو ترجمہ

سیر الاولیاء رحمہم اللہ

تالیف

سید محمد بن مبارک کرمانی "میر خورد"

نظرِثانی

حکیم مہر محمد اقبال قادری

(ایم اے۔ ایم ایڈ)

ترجمہ

غلام احمد بریاں

اُس وقت کی کتاب

سِیَرُالاَولِیَاء کا

مصنف سید محمد

بن مبارک کرمانی

لکھتا ہے کہ

جس وقت معین

الدین چشتی اجمیر

آئے

اُس وقت کا ایک اور
معجزہ یہ ہے کہ
معین الدین کی آمد
سے قبل پورا
ہندوستان بت پرستی
اور کفر میں غرق
تھا. ہندوستان کا ہر
باشندہ پتھروں،

مورتیوں، درختوں،
جانوروں، گائے اور
گائے کے گوبر کے
آگے جھکتا تھا یہاں
اتنا اندھیرا تھا کہ.
سب کے دلوں پر
تالے پڑے تھے.
پورا ہندوستان

شریعت و دین سے
ناواقف تھا۔ نہ کسی
نے کعبہ دیکھا تھا نہ
اللہ کی عظمت کو
جانتا تھا. یہاں سب
اللہ اور اس کے
رسول سے ناواقف
تھے

جیوں ہی مومن
کے آفتاب اور
مومن کے دوست
معین الدین چشتی
نے یہاں قدم رکھا
اس سرزمین پر
چھائے ہوئے کفر

کے اندھیرے
چھٹ گئے اور
یہاں اسلام کی
روشنی پھیل
گئی

وہ سرزمین جہاں پر
بت اور مندر ہوا
کرتے تھے
معین الدین چشتی
کی تلوار کے زور پر
اب وہاں محرابیں،
منبر اور مسجدیں
ہیں

جہاں کبھی بت
پرستی کی آوازیں
گونجتی تھیں
اب وہاں اللہ اکبر
سنائی دے رہا ہے
جو مسلمان ہو
گئے، ان کے

وارث قیامت تک
یہیں رہیں گے
اور وہ بھی اسلام
کی تلوار کے زور
پر
دوسروں کو اسلام
قبول کروائیں گے

یہ نوزائیدہ مسلمان
قیامت تک
شیخ الاسلام معین
الدین چشتی کے
مقروض رہیں گے
کیونکہ ان کی وجہ
سے یہ لوگ اللہ کے
قریب ہوئے ہیں

اُس وقت کی کتاب
سِیَرُالاَقتاب کا مصنف
اللہ دیا چشتی لکھتا
ہے کہ
اس وقت اس جھیل
(انا ساگر جھیل) کے
اردگرد بہت سے
مندر تھے





The Shrine and Cult of Muʿīn al-dīn Chishtī of Ajmer

P.M. Currie



جب خواجہ نے
انہیں دیکھا تو
منہ سے نکلا
انشاء اللہ اگر
رسول اللّٰہ نے
چاہا تو

بہت جلد ان کو
تباہ کر دوں گا
بت خانوں کو
زمیندوج
کروں گا

ان تمام مندروں
میں سے ایک مندر
تھا جہاں بادشاہ
اور دوسرے کافر
بہت زیادہ عقیدت
رکھتے تھے اور
عبادت کے لئے
آتے تھے، اس کے

اخراجات کے لئے
زمین دستیاب تھی
جب خواجہ نے
یہاں رہنا شروع کیا
تو
ان کے یہاں ایک
نوکر ہوتا تھا

وہ روزانہ ایک
گائے خریدتے تھے
اور اسے ذبح کر
کے کھا لیتے تھے
معین الدین نے ہندو
راجہ کا نام شادی
دیو رکھا

بدبختی اور شقاوت کی علامت معصیت میں آلودہ رہنا اور اسباب کا امیدوار ہونا ہے کہ میں خداوندی دربار میں نظر قبول سے دیکھا جاؤں گا۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ کو سلگاؤ جب وہ سلگانا شروع کر دیں گے تو دوزخ ایک ایسا سانس لے گا جس سے تمام میدان محشر غبار آلود اور دھواں دھار ہو جائے گا لوگوں کا دم گھٹنے لگے گا اور سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو شخص اس روز کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہے وہ خدا کی ایسی بندگی بجالائے جو اس کے نزدیک تمام طاعتوں سے بہتر و افضل ہو حاضرین نے دریافت کیا کہ حضرت! وہ کونسی طاعت ہے فرمایا مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد کو پوچھنا ضعیفوں اور بیچاروں کی حاجت روائی کرنا۔ بھوکوں کا پیٹ بھرنا اور فرماتے تھے جس شخص میں ذیل کی تین خصلتیں جمع ہو جائیں گی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ حقیقت میں خدا اسے دوست رکھتا ہے۔ ایک دریا جیسی سخاوت دوسرے آفتاب کی سی شفقت تیسرے زمین کی مانند تواضع۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس نے جو نعمت پائی سخاوت کی وجہ سے پائی اور گذشتہ لوگوں نے جو عزت و کرامت حاصل کی باطن کی صفائی سے حاصل کی۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ حقیقت میں متوکل وہ ہے جو اپنے رنج و محنت کو خلق سے وابستہ نہ جانے اور فرماتے تھے اس راہ میں دو چیزوں کی بدولت انسان کو قرار و استقامت نصیب ہو سکتی ہے۔ ادب عبودیت کی وجہ سے حق تعالیٰ کی تعظیم و توقیر کے باعث سے۔ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں حضرت شیخ معین الدین اجمیر میں تشریف لائے تو اس وقت رائے پتھورا ہندوستان کی حکومت کرتا تھا اور اجمیر میں اس کا تسلط خاص تھا۔ جب شیخ نے اجمیر میں سکونت اختیار کی تو خود پتھورا اور اس کے مقربوں کو آپ کا وہاں رہنا نہایت شاق و ناگوار گذرا اور جوں جوں آپ کا وہاں استحکام ہوتا جاتا تھا وہ دشواری اور مشکل میں پڑتا جاتا تھا لیکن چونکہ رات دن شیخ کی عظمت و کرامات آنکھوں سے دیکھتے تھے اس لیئے دم مارنے کی گنجائش نہ تھی۔ غرضیکہ ایک مسلمان شریف جو شیخ معین الدین قدس سرہ کا دلی معتقد تھا پتھورا کے مقربوں کے سلسلہ میں داخل تھا پتھورا کا شیخ پر کچھ بس نہ چلا اس غریب مسلمان کو سخت مضرتیں اور تکلیفیں پہنچانے لگا اس نے مجبور ہو کر شیخ کی خدمت میں التجا کی آپ نے اس کے بارے میں رائے پتھورا سے نہایت نرمی کے لہجہ میں سفارش کی مگر مغرور پتھورا نے شیخ کے فرمان کی طرف ذرا التفات نہ کیا اور نخوت خیز لہجہ میں بولا کہ یہ شخص یہاں آیا ہے اور غیب کی شستہ باتیں بیان کرتا ہے۔ جب پتھورا کی یہ بیہودا باتیں شاہ اسلام خواجہ کے مبارک کان میں پہنچیں تو ایک بے اختیارانہ جوش کے ساتھ آپ کی

زبان سے نکلا کہ ہم نے پتھورا کو زندہ پکڑ کر لشکر اسلام کے حوالہ کر دیا اسی زمانہ میں سلطان معزالدین فاتح ہند کا خونخوار لشکر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ پتھورا نے لشکر اسلام کا مقابلہ کیا اور آخر کار سلطان فاتح ہند کے ہاتھوں زندہ گرفتار ہو گیا۔ کاتب حروف عرض کرتا ہے وہ کون سی کرامتیں اور بلند درجے ہیں جو اس سے زیادہ درجہ رکھتی ہیں کہ جس قدر بزرگ اس بادشاہ دین کی خدمت میں حاضر ہوئے بادشاہی کا مرتبہ پا کر اٹھے جنھوں نے ہزار ہا بندگانِ خدا کی دستگیری کی اور انہیں دنیا کے غرور اور فریب سے باہر نکالا اور آخرت کی خوشی وشادمانی سے بھری ہوئی منزل میں جگہ دی۔ قیامت تک ان شاہانِ دین کی عظمت و جبروت کے غلغلہ کا نقارہ فلک و ملک کے گوش ہوش میں بجے گا اور تمام کثیر التعداد مخلوق ان کی محبت والفت کی وجہ سے مقعدِ صدق میں جگہ پائے گی۔ حضرت شیخ معین الدین حسن سنجری کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ ہندوستان کے تمام مشرقی حصوں میں کفر و کافری کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور بت پرستی کی طوفان خیز آندھی مغرب سے لیکر مشرق تک کے تمام ملکوں پر بڑے زور وشور سے چل رہی تھی ہندوستان کے متمرد وسرکشوں میں سے ایک ایک نا ہنجار "انا ربکم الاعلیٰ" کا مدعی تھا اور شرک و بت پرستی کے ڈنکے ہر طرف بج رہے تھے۔ خدائے واحد و یکتا کے ساتھ کھلم کھلا شرک کیا جاتا تھا۔ اور پتھر مٹی کے ڈھیلوں، گھر، درخت، گائے، بیل، گوبر، کو برابر تعظیمی سجدے ہو رہے تھے۔ کفر کی تاریکی کے مضبوط مستحکم قفل دلوں پر جڑے ہوئے تھے تمام لوگ جہل و کفر کے تاریک گڑھوں میں گرے ہوئے تھے۔

همه غافل از حکم دین و شریعت — همه بے خبر از خدا و پیمبر
نه هر گز کسے دیده هنجار قبله — نه هر گز شنیده کس الله اکبر

(سب کے سب دین وشریعت کے حکم سے غافل اور خدا اور پیغمبر کے حکم سے بے خبر تھے۔ کسی آنکھ نے کبھی قبلہ کو نہ دیکھا اور نہ اللہ اکبر کی آواز کسی کان نے سنی تھی)

یہ اسی آفتاب اہل یقین کا چمکارہ تھا جو حقیقت میں دین ومذہب کا مددگار ومعاون تھا کہ ہندوستانی بلاد نورِ اسلام سے منور اور روشن ہو گئے۔

از تیغ او بجائے صلیب و کلیسا — در دارِ کفر مسجد و محراب و ممبر است
آنجا که بود نعره و فریاد مشرکان — اکنون خروش نعرهٔ الله اکبر است

(اس کی تیغ اسلام سے صلیب وگرجا کی جگہ بلاد کفر میں مسجد اور محراب اور ممبر نے جگہ پائی۔

اور جہاں مشرکوں کے نعرہ وفریاد کا شور تھا اب اللہ اکبر نے غلغلہ پیدا کیا)

جو شخص ان شہروں میں اسلام کے شرف سے ممتاز ومعزز ہوا انکی اولاد بھی نسلاً بعد نسل قیامت کے زمانہ تک مسلمان رہے گی اور جن لوگوں کو تیغ اسلام کی بدولت دارِ حرب سے نکال کر دیارِ اسلام میں لایا جائے گا ان سب کے ثواب قیامت تک شیخ الاسلام کے دفترِ اعمال میں درج ہوں گے اور جو لوگ آپ کی متابعت کریں گے وہ اس متابعت کی وجہ سے آپ کے باجاہ وجلال دربار میں ہمیشہ آپ سے واصل ومتوصل رہیں گے۔ منقول ہے کہ جس شب کو شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری قدس سرہ انتقال کرنے کو تھے اس رات کو چند بزرگوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں۔ خدا کا دوست معین الدین حسن سنجری آنے کو ہے اس لیئے ہم اس کے استقبال کے لیئے آئے ہیں۔ جب خواجہ نے انتقال کیا تو آپ کی پیشانی مبارک پر لوگوں نے یہ الفاظ لکھے دیکھے حبیب اللہ مات فی حب اللہ۔ یعنی خدا کے دوست نے خدا کی محبت میں انتقال کیا۔ خواجہ کا انتقال اجمیر میں ہی ہوا اور وہیں آپ کا روضہ مبارک ہے۔ اس بزرگ کے مزار کی خاک پاک دردمندوں کے دلوں کی دوا ہے خدا تعالیٰ تمام لوگوں کو اس کی سعادتِ زیارت سے بہرہ مند کرے آمین۔

شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین کے حالات

شیخ علی الاطلاق قطب باتفاق، اسرار کے سرچشمہ، انوار کے مطلع، دنیا جہان کی شمع، بنی آدم کے بادشاہ نامدار شیخ الاسلام قطب الحق والدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز ہیں۔ آپ جناب شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری کے مشہور اور نامور خلیفہ اور اکابر اولیاء کے سرتاج۔ اجلہ اصفیا کے مقتدا ہیں تمام اولیاء وقت اور اصفیاء عصر آپ کے معتقد وفرمانبردار تھے اور نہایت وقعت و قبول کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ "لی مع اللہ" کے شغل کے ساتھ موصوف اور ترک وتجرید کے ساتھ مخصوص تھے۔ آپ رجب المرجب کے مہینے ۵۲۲ ہجری میں شہر بغداد امام ابواللیث سمرقندیؒ کی مسجد میں شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحد کرمانی اور شیخ برہان الدین چشتی اور شیخ محمد صفاہانی کے سامنے شیخ الاسلام شیخ معین الدین سنجری کی بیعت کے شرف سے ممتاز ہوئے اور آپ کے اعتقاد وارادت کا حلقہ اطاعت کے کان میں ڈالا۔

شیخ الاسلام قطب الدین قدس سرہ العزیز کے مجاہدہ کا بیان

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین فرماتے تھے کہ ایک دفعہ شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ایک یار نے پوچھا کہ شیخ الاسلام قطب الدین کا نسہ اور کندوری رکھتے تھے فرمایا نہیں ابتدا میں انکی زندگی نہایت عسرت اور تلخی سے بسر ہوتی تھی اول اول خواجہ ایک مسلمان بقال سے جو آپ کے پڑوس میں سکونت رکھتا تھا کچھ قرض لے لیا کرتے تھے اور آپ نے اس سے بتاکید فرما دیا تھا کہ جب تیرے تین سو درم ہو جائیں تو اس سے زیادہ قرض نہ دیجیو۔ چنانچہ بقال آپ کو قرض دے دیا کرتا اور جب کہیں سے کوئی تحفہ آپ کے پاس پہنچتا تو بقال کا قرض ادا کر دیا جاتا لیکن چند روز کے بعد خواجہ نے اس پر عزم بالجزم کر لیا کہ اب میں کسی سے کچھ قرض نہ لوں گا۔ ازاں بعد خدا کے فضل وکرم سے روزمرہ ایک بڑا کاک آپ کے مصلے کے نیچے سے پیدا ہوتا تھا جو سارے گھر کو کافی ہو جاتا تھا۔ بقال کو خیال ہوا کہ شاید شیخ مجھ سے ناراض ہیں جو اب قرض نہیں لیتے یہ سوچ کر اس نے اپنی بی بی کو شیخ کے حرم محترم کے پاس بھیجا کہ وہ اس بات کو دریافت کرے۔ دریافت کرنے کے بعد شیخ کے حرم محترم نے جواب دیا کہ اب شیخ کو قرض لینے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ ہر روز ایک کاک آپ کے مصلے کے نیچے سے پیدا ہو جاتا ہے جو تمام اہلِ خانہ کو بس کرتا ہے بقال کی عورت یہ سن کر چلی گئی اور اب کاک کا ظاہر ہونا موقوف ہو گیا۔ شیخ نے اپنے حرم محترم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے کاک کے ظاہر ہونے کی حکایت کسی کے آگے بیان کی ہے جواب دیا کہ ہاں بقال کی عورت سے اس کاک کا اظہار کیا گیا تھا۔ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ معین الدین حسن سنجری نے شیخ قطب الدین کو پانچ سو درہم تک قرض کرنے کی اجازت دی تھی لیکن جب آپ کا کمال انتہائی درجہ کو پہنچ گیا تو پھر آپ نے اس سے کنارہ کشی کی۔

(معین الدین کو
راجہ کی لڑکی
پسند آ گئی)
جس کے بارے
میں کتاب میں
کچھ اِس طرح
لکھا ہے

ہو المعین

Jahan-Ara Bigam

کتاب مستطاب متضمن سوانح حالات قدسی آیات و تذکرہ کرامات و

وقائع حضرت خواجۂ خواجگان

سلطان العارفین قطب المشائخ ولی الہند خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری رح

Mu'in al-Arvah

الموسوم بہ

معین الارواح

ترجمہ

مونس الارواح

مصنفہ شاہزادی نیک نہاد رابعہ ثانی حضرت جہاں آرا بیگم بنت اعلیٰ حضرت شاہجہاں بادشاہ

جسکو بایمائے مالک مطبع ہٰذا

ناثر بے مثال شاعر نازک خیال مولوی محمد عبد الصمد صاحب کلیم قادری اویسی متوطن علیگڑھ

نے ترجمہ کیا

منصور حیدر راجہ

مطبع رضوی دہلی میں سید میر حسن کے اہتمام سے چھپی

LINK

https://www.rekhta.org/ebooks/detail/moin-ul-arwah-tarjuma-monis-ul-arwah-jahan-ara-begam-ebooks

قول ضعیف ہیں صحیح یہ ہے کہ آپ دو اہل رکھتے تھے اور فرزند بھی پیدا ہوئے جیسا کہ شیخ
عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ آپ کی دو منکوحہ تھیں ایک
بی بی عصمت رح جنکا حال پہلے تحریر ہوا دوسری بی بی امۃ اللہ رح انکے نکاح میں آنیکا
سبب یوں لکھا ہی کہ خواجہ صاحب نے ایک شب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب میں دیکھا کہ فرمایا کہ ای نور نظر تو نے ہماری سنتوں سے ایک سنت ترک کی ہے
اتفاقاً حاکم قلعہ بہٹلی ملک خطاب نام جو آپ کا مرید تھا حدود کفار پر تاخت کرکے

راجہ کی لڑکی کو جو اسیر ہوئی تھی حضور کی خدمت میں لایا آپ نے قبول کی اور امۃ اللہ
اسکا نام رکھا ان دونوں خاتونوں سے اولاد ہوئی حضرت بی بی حافظ جمال رح بی بی
امۃ اللہ رح سے پیدا ہوئیں بی بی حافظ جمال رح کی قبر پدر بزرگوار کی پائنتی ہے۔
انکے شوہر شیخ رضی تھے شیخ موصوف کا مرقد ناگور کے قصبات سے ایک قصبہ میں
حوض منڈلا کے کنارے پر ہے اس بی بی سے دو لڑکے پیدا ہوئے وہ عالم
طفولیت میں انتقال کر گئے اور عوام کا قول ہے کہ بی بی حافظ جمال خواجہ صاحب
کی دختر خواندہ تھیں مگر یہ بات نامعتبر ہے۔ لکھا ہے کہ آپ کے تین فرزند تھے
شیخ ابوسعید اور شیخ فخرالدین اور شیخ حسام الدین اور اس میں اختلاف ہے کہ
یہ بی بی عصمت سے ہیں یا بی بی امۃ اللہ سے سید محمد گیسو دراز کہ شیخ نصیر الدین
چراغ دہلی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید ہیں جماعت قلیل کے ساتھ اس بات پر
ہیں کہ یہ تینوں فرزند بی بی عصمت سے ہیں اور سید شمس الدین طاہر ایک جماعت

معین الدین کی
ایک اور بیوی
بھی تھی
جس کا قصہ کچھ
یوں ہے
ایک دن اس نے
ایک خواب دیکھا

نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم نے
فرمایا
اگر تم میری سنت
سے انحراف کرو
گے تو
تم میرے دین میں
نہیں رہو گے

اسی رات پاٹلی قلعہ
کے قلع دار ملک
خطاب نے
کفار پر حملہ کیا اور
وہاں کے بادشاہ کی
بیٹی
اس کے ہاتھ لگ
گئی

اس نے لڑکی معین
الدین کو تحفے میں
دی
معین الدین نے
اسے قبول کر لیا
اور
اس کا نام بی بی
امت اللہ رکھا

اجمیر کے
راجہ اور تمام
ہندوؤں کے قتل
کے بعد ہی
راجہ کی لڑکی
لُوٹی گئی ہو گی

معین الدین
چشتی راجہ کی
لڑکی کے ساتھ
زنا بالجبر کر
رہے تھے)

معین الدین نے راجہ
شادی دیو کے گھر
کو ہی
اپنے رہنے کے لئے
انتخاب کیا

یہ وہی جگہ ہے
جہاں آج خواجہ کا
مقبرہ کھڑا ہے

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

سلطان الہند

معین الدین کی
پہلی بیوی بی بی
عصمت تھی
معین الدین کے
لڑکے خواجہ
فخرالدین، خواجہ
ضیاء الدین ابو

سعید اور خواجہ
حسام الدین ابو
صالح
معین الدین چشتی
کی لڑکی بی بی
حافظ جمال تھی

27 - مسلمان آج بھی جہاں طاقت میں ہے ہندوؤں کی مندریں اور عیسائیوں کے گرجا گھروں کو توڑ رہا ہے اور مسجدیں بنا رہا ہے

پاکستان میں ہر سال
1,000 ہنود اور
عیسائی لڑکیوں کو
اغواء کر کے
زبردستی مسلمانوں
سے شادی کرائی
جاتی ہے

DAWN

TODAY'S PAPER | JUNE 08, 2022



1,000 minority girls forced in marriage every year: report

Anwar Iqbal | Published April 8, 2014





صرف ہندو لڑکیاں ہی کیوں مسلمان ہو رہی ہیں؟

25.03.2019

اسلام، لُوٹی
(اغواء) کی ہوئی
لڑکیوں کو
ماں، بہن اور بیٹی
نہیں بناتا
صرف اور صرف
بیوی بناتا ہے

میاں مِٹھّو

جیسے لوگ

ابتدا سے یہ

ظلم کرا رہیں

ہیں







"Mom, Leave me & migrate to India so that I could give up my life with ease. These ppl blackmail me that my family would be wiped out. If I refuse to take meal but they manage to force me once a day's meal under the threat of Guns. Mayan Mithoo tells me that from if your relatives couldn't save you in Ghotki court , Shelter House & Supreme Court do you think that they could ever free you ? I said I was never a Muslim & I will never will be a Muslim either. I just want to be with my mom. They force me to ea Beef almost every day but I throw it away. I simply survive on Vegetables & Pulses just 2 be alive. Mom please tell me when you are migrating to India so that I could die. They tell me that they will be taking me to Saudi Arab during Ramzan – I refuse they threaten me with Gun. MOM I want to die but god is not permitting me that too.

I came to know that my brother had got married. Look at my fate I could not even sing Sehra (Sindhi Marriage songs) in my lone brother's marriage!! I planned a lot for my Pavan's marriage. Mom even putting all effort you couldn't save me. I cried in front of media that this country is or Muslims. Hindus won't get justice here. Mom today I cried for the entire day, nobody is there so provide me



3 FEB 2019
CHANDRI KOLHI, 12 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



15 FEB 2019
SADAF MASIH, 13 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



16 SEP 2019
NAMRITA CHANDANI, 22 YEARS
RAPE AND MORDERED



16 OCT 2018
ZAINAB ANSARI, 6 YEARS
RAPE AND MORDERED



27 DEC 2019
MEHAK KESWANI, 22 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



20 JAN 2020
MEHAK KUMARI, 14 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



3 JAN 2020
JAGJEET KAUR, 19 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



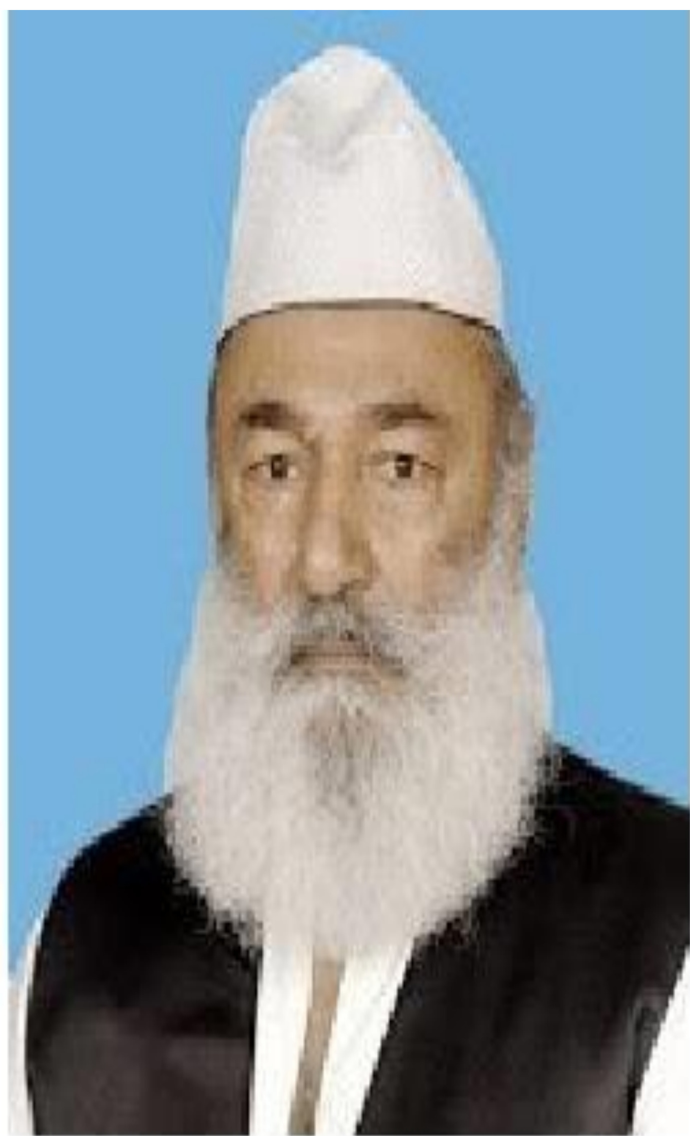
18 FEB 2020
KANWAL KUMARI, 18 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



3 FEB 2019
POOJA KUMARI, 13 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED



29 NOV 2019
HUMA YOUNOUS, 14 YEARS
ABDUCTED AND FORCIBLY CONVERTED

16 yr old Anusha Kumari



FOUR HINDU DAUGHTERS/ SISTERS LOST















ROSE PETAL

ROSE PETAL





MEHRAN CUP 2018

28 - یہودیوں کی 35 ایکڑ اراضی پر بنی

پچاس فِٹ اونچی مندر کی چھت پر ہی

یہودیوں کی ہی ایک عمارت کو

مسلمانوں نے قبلہِ اوّل، مسجدِ اقصٰی بنا رکھا ہے

8 Facts you didn't know about Al-Aqsa

THE HOLY MOSQUE



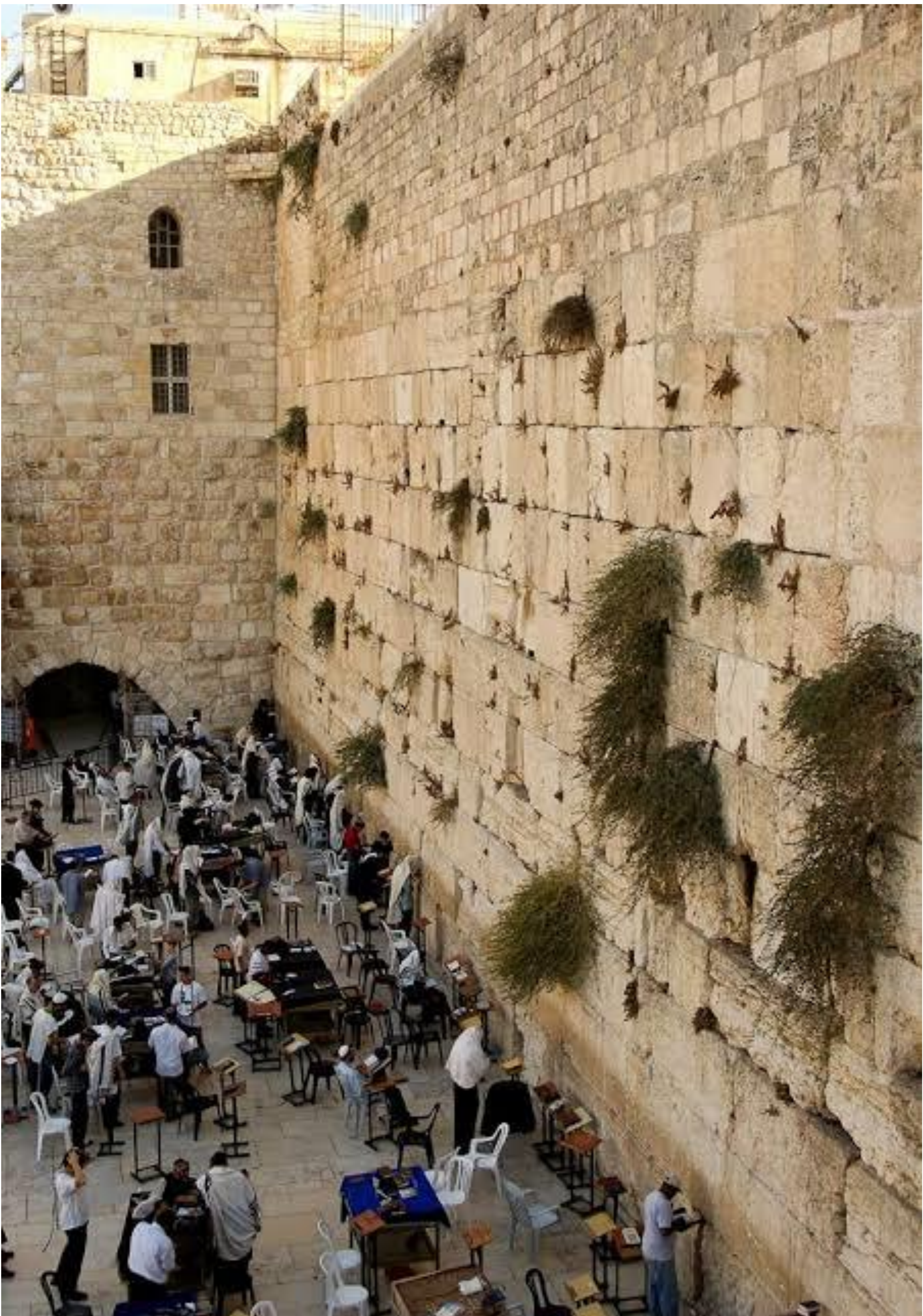






www.islamichistoryandtravel.com

قبلہِ اوّل کے
پچاس فٹ نیچے
یہودی آج بھی
اپنے مندر میں
اپنی عبادت کر
رہے ہیں



29 - ترکی کے
استنبول میں
عیسائیوں کے آیا
صوفیہ گرجا گھر میں
ہی مسلمانوں نے
مسجد بنا رکھا ہے
اور نماز پڑھ رہے ہیں

آیا صوفیہ

استنبول، ترکی میں بازنطینی یادگار

آیا صوفیہ (قدیم یونانی: Ἁγία Σοφία؛ (لاطینی: *Sancta Sophia*) یا (لاطینی: *Sancta Sapientia*)) یا سابقہ نام، **آیا صوفیہ گرجا گھر**، [3] موجودہ نام **آیا صوفیائے کبیر جامع شریفی** ((ترکی: *Ayasofya-yı Kebir Cami-i Şerifi*))، [4] استنبول میں واقع ایک تاریخی عبادت گاہ ہے جو ماضی میں یونانی راسخ العقیدہ مسیحی جامع کیتھیڈرل، رومی کاتھولک کیتھیڈرل، عثمانی مسجد اور سیکولر میوزیم کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ 10 جولائی 2020ء کو صدر ترکی رجب طیب اردوغان نے حکم دیا کہ اس کو دوبارہ مسجد کے طور پر بحال کیا جائے۔[5] رومی شہنشاہ جسٹینین اول کے عہد میں اس کی سنہ 537ء میں تعمیر ہوئی، اس وقت یہ دنیا کی سب سے زیادہ جگہ رکھنے والی اور پہلی مکمل محراب دار چھت رکھنے والی جائے عبادت تھی۔ اسے بازنطینی فن تعمیر کا نچوڑ سمجھا جاتا ہے[6] اور کہا جاتا ہے کہ اس کی تعمیر سے "فن تعمیر کی تاریخ بدل گئی"۔[7]



عیسائیوں کی سب سے مقدس جگہ

جہاں پر عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے، جہاں پر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے

کلیسائے مقبرہ مقدس

(CHURCH OF THE HOLY SEPULCHRE)

پر مسلمانوں نے آج بھی قبضہ کر رکھا ہے

کلیسائے مقبرہ
مقدس کا تالہ چابی
اپنے پاس رکھا
ہے
جب مسلمان چابی
دیتا ہے تبھی تالا

کُھلتا ہے اور
عیسائی اپنے
گرجا گھر میں جا
کر
اپنے نبی کے قبر
کے پاس عبادت کر
پاتا ہے

LINK https://youtu.be/4N39r7bTezg

2:44

گرجا گھر کلیسائے
مقبرہ مقدس کے
ایک حصے پر ہی
قبضہ کر کے
مسلمانوں نے
مسجد بنا رکھا ہے
مسجد عمر
(یروشلم)



مسجد عمر بن الخطاب رضي الله عنه

Mosque of Omar

ممنوع الدخول لغير المصلين

FOR PRAYERS ONLY

مسجد عمر بن الخطاب

Mosque of Omar

For Prayers Only

للمصلين فقط

آگرہ کے تاج محل
میں کوئی ممتاز
دفن نہیں ہے
چاہے اُوپر والی
قبریں ہوں یا
نیچے والی قبریں



ممتاز محل یا
ارجمند بانو بیگم
آہو خانہ
(AAHUKHANA)
زیناباد، برہان پور،
مدھیہ پردیش میں
دفن ہے





AHUKHANA, BURHANPUR

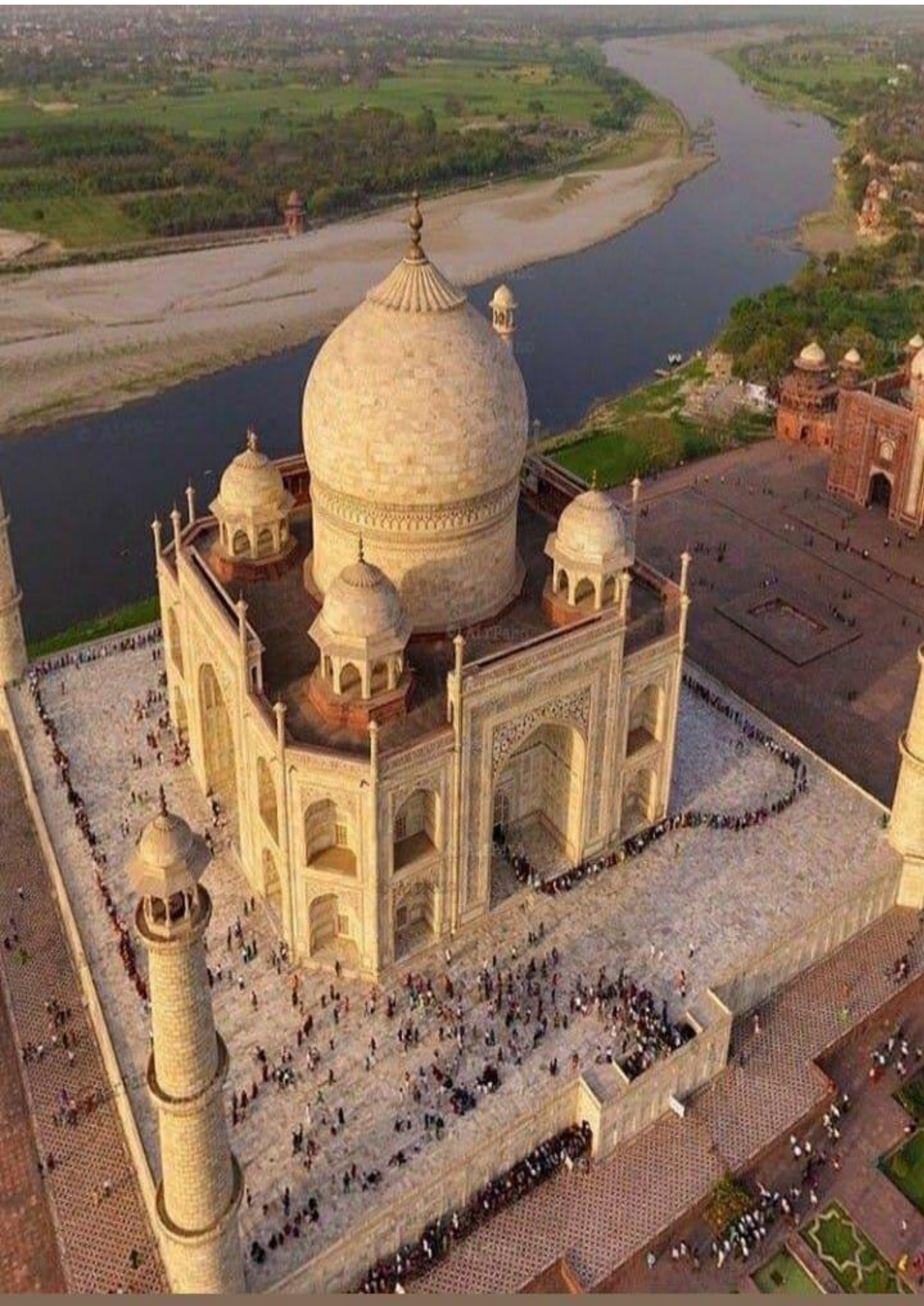
WHERE MUMTAZ MAHAL ONCE RESTED
BEFORE BEING TAKEN TO TAJ MAHAL

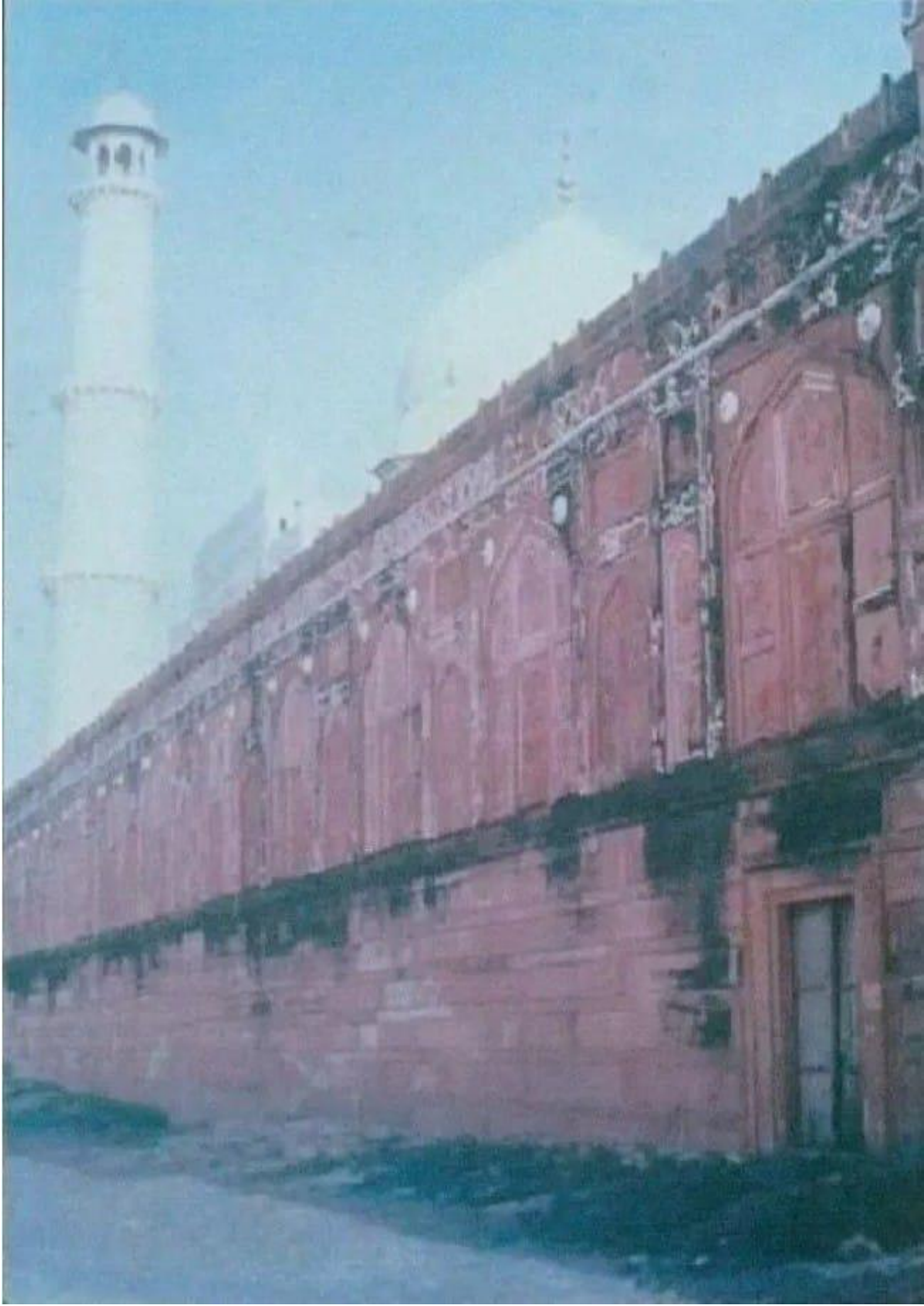


آگرہ کے تاج محل کے
قبروں میں اُوپر بھی
اور نیچے بھی
اُسی مندر کے شیو
لنگ کو چُھپایا گیا ہے
عنقریب تاج محل کی
قبریں کھولی جائیں
گی

تاج محل ایک راجہ
کا محل ہے
جس میں 400 سے
لے کر 500 کمرے
ہیں
تاج محل کے نیچے
سیکڑوں کمروں

میں سے 22 کمروں
میں تالہ بند ہے
جس میں بہت کچھ
چھپایا گیا ہے
جو دریائے جمنا کی
طرف سے دکھائی
پڑ رہا ہے

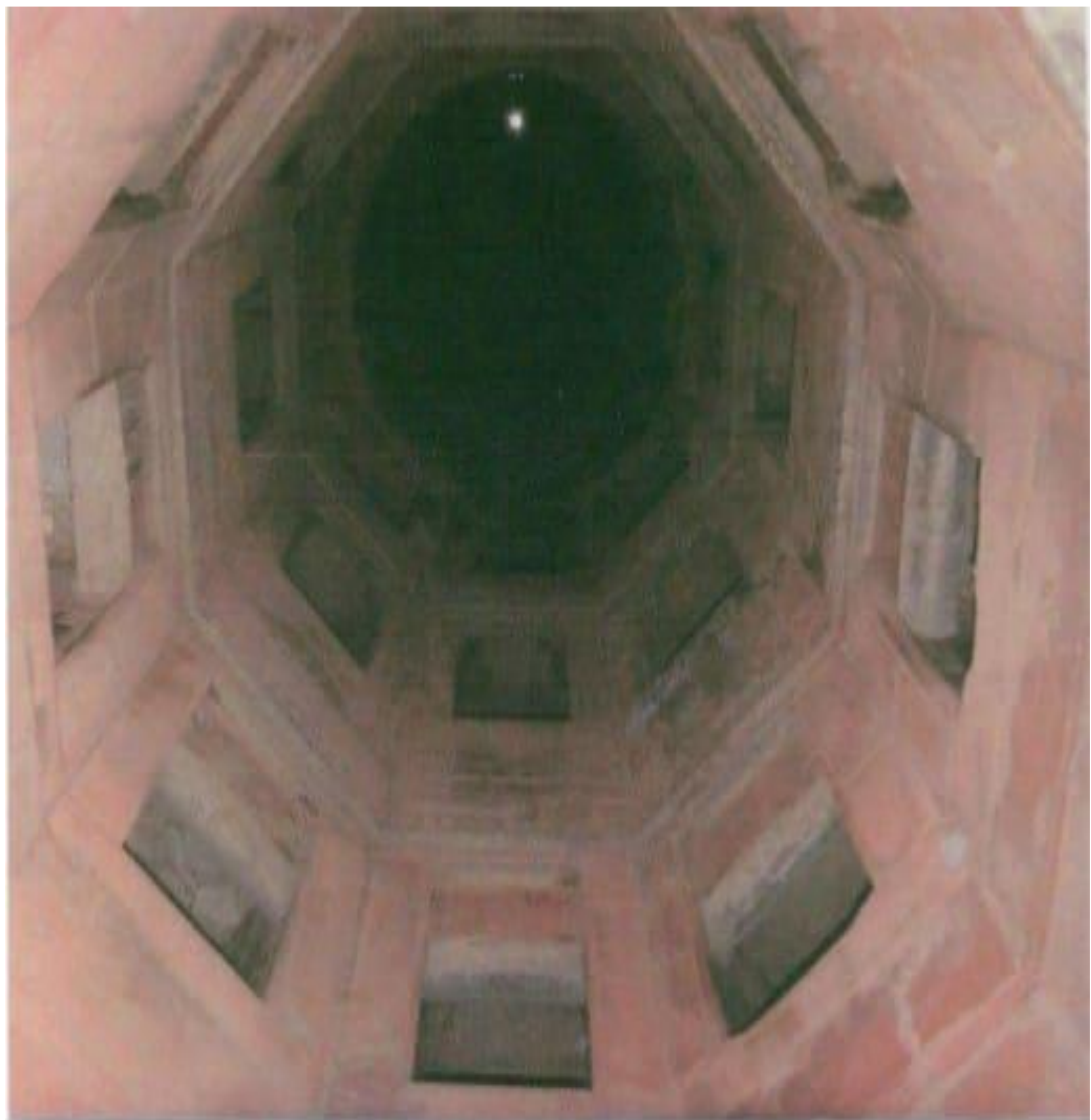




تاج محل کے نیچے کی
چار منزلہ عمارتیں
لال پتّھروں سے بنی ہوئیں ہیں

تاج محل کے پلیٹ فارم پر موجود سات منزلہ کنواں میں

ہر منزل پر چاروں طرف
بڑے بڑے دروازے لگے ہیں



جس میں سے
ٹھنڈی ہوائیں
تاج محل کے
نیچے کی تمام
منزلوں میں
جاتی تھی

تاج محل کے
نیچے کے
سیکڑوں فوٹو
گراف ہمارے
پاس موجود
ہے

31 - اَب غیر مسلم مسلمانوں کی طرف سے قرآن میں کافر، مشرک، منافق اور مُلحد

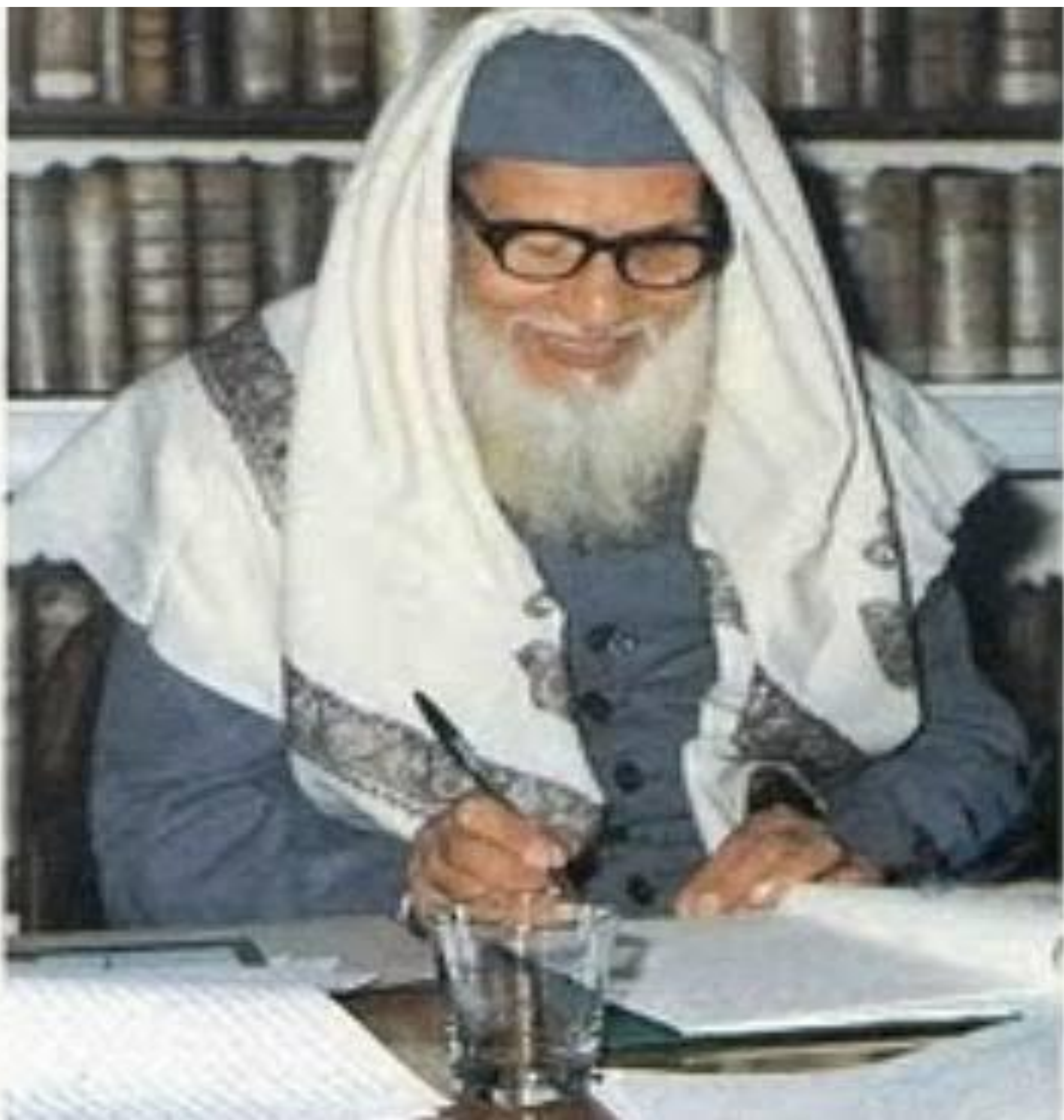
کہنا برداشت نہیں
کرے گا
جواب آئے گا اور
ایسا جواب آئے
گا جو دکھائی
نہیں پڑے گا

آج بھی صرف
ہندوستان میں
مسلم حکمرانوں
نے جن مندروں کو
توڑ کر
مسجدِیں، امام
بارگاہ ،مقبرے اور

قبرستان بنا رکھّیں
ہیں
اُن کی تفصیل
کتابوں میں موجود
ہے
جن کی تعداد 1800
سو سے زائد ہے

32 - مولانا

علامہ ابو الحسن علی حسنی ندوی



ہندوستان اور دنیا
کے معروف
مولانا
علامہ ابو الحسن
علی حسنی ندوی
(مشہور بہ علی
میاں) کے والد



الدَّاعِيَة الحَكِيم، المفكِّر الإسلامي الكبير
العلامة السيد أبي الحسن علي الحسني الندوي

عية الحكيم، المفكر الإسلامي ال
لامة السيد أبي الحسن علي الحسني الن

علامہ حکیم سید عبد الحی حسنی (1869-1923ء)

مشہور ہندوستانی عالم، مؤرخ، ادیب اور ندوة

العلماء کے ناظم
نے
اپنی کتاب الہند فی
العہد الاسلامی
کے
صفحہ نمبر 349
سے 355 پر

الهند في العهد الإسلامي

(جنة المشرق ومطلع النور المشرق)

للعلامة الشريف عبد الحي بن فخر الدين الحسني

مجمع الإمام أحمد بن عرفان الشهيد
لإحياء المعارف الإسلامية

اُن بہت سی مساجد
کو تفصیل سے لکھ
رکھّا ہے
جنہیں ہندوستان کی
مندروں کو توڑ کر
بنایا گیا ہے
نیچے تفصیل سے
پڑھیں

الفصل الرابع
في ذكر الجوامع والمساجد بالهند

اعلم أنَّ الملوك الإسلاميين قدأسَّسوا الجوامع والمساجد بالهند، ولاتكاد تُضبط كثرةً، وكذلك الأمراء، قدأسسوا في كلّ بلدة، وعمالة، وقرية، وبذلوا عليها أموالاً طائلةً، لايقدر أحد أن يضبط كلّ ذلك، فلنذكر المعروف هاهنا، ولنطو ذكر الباقي، فأول جامع أسس بمدينة دهلي ـ على ماأحفظ ـ الجامع الذي يسمونه قبة الإسلام أو قوة الإسلام، بناه قطب الدين أيبك سنة ٥٨٧ هـ، ولما رجع من بلدة غزنة سنة ٥٩٢ هـ . شرع في بناء الجامع الكبير بأمر السلطان شهاب الدين الغوري من حمر الحجارة المنحوتة أبدع نحت ، ثم لما ولي الملك بعده شمس الدين أيلتمش ، أضاف إلى جانبيه أبنيةً كثيرةً من بيض الحجارة ، وفي أحد جانبيه المنارة العظيمة ، لايكاد يوجد مثلها في الدنيا في الحسن والمتانة ، ولما ولي الملك علاء الدين محمد شاه الخلجي ، أصلح بعض بنائه ، وأمر ببناء المنارة الثانية سنة ٧١١ هـ ، فلم يتم له البناء لحلول الأجل قبل بلوغه إلى منتهى الأمل ، ثم لما ولي الملك محمد شاه تغلق تصدىً بتجديد البناء من الحجارة المنحوتة أبدع نحت ، وهذا الجامع رآه الشيخ محمد بن بطوطة المغربي ، ووصفه في كتابه ، قال: "إنه كبير الساحة ، حيطانه ، وسقفه ، وفرشه كلُّ ذلك من الحجارة البيض المنحوتة أبدع نحت، ملصقة بالرصاص أتقن إلصاق، وفيه ثلاث عشرة قبة من حجارة، ومنبره أيضاً من الحجر، وله أربعة من الصحون، وفي وسط الجامع العمود الهائل الذي كان من "هفت جوش" انتهى.

ومنها الجامع الذي بناه فيروزشاه الدَّهلوي عند ضريح الشيخ نظام الدين البدايوني ببلدة غياث بور بدهلي سنة ٧٩٥ هـ ، وقيل : إنه بناه خضرخان وشادي خان ابنا السلطان علاء الدين الخلجي نحو سنة ٦٩٥ هـ ، وهذا المسجد في غاية من الحسن والمتانة ، كله من حمر الحجارة المنحوتة أبدع نحت ، وفيه ثلاثةَ أصحن متسعة ، عليها قبابٌ عاليةٌ البناء ، كلُّها من حمر الحجارة .

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه فيروز شاه المذكور ببلدة فيروز آباد ، بدهلي ، وكان جميل الصنعة ، متقن البناء ، ذا قباب عالية ، إحداها كانت مثمنة ، من الحجارة المنحوتة ، بديعة المثال ، نحت فَي جوانّبها الثمانية ثمانية أبواب (من كتابه «الفتوحات الفيروزية») وليس له عين ولا أثر في هذا العصر .

ومنها الجامع الكبير؛ الذي أسسه سكندر شاه الكشميري ببلدة «سرى نكر» سنة ٧٩٥ هـ في غاية الحسن والمتانة ، أحرقته النار بعد مدَّة من الزمان ، فأمر ببنائه حسين شاه الكشميري على أساسٍ قديم ، ولكنه مات قَبل أن يتم البناء ، فشمر له وزيره إبراهيم الماكري ، وأتمَّ بناءه سَنة ٩٠٩ هـ ، وهو من أبدع الأبنية بأرض كشمير ، استحسنه جهانكير ، وذكره في كتابه المعروف بتزك جهانكيري .

ومنها الجامع الكبير بقلعة «كلبركه» من أبنية الملوك البهمنيين على مثال الجامع الكبير بقرطبة من بلاد الأندلس ، فيه مئة وإحدى عشرة قبة ، أكبرها مرتفع من الأرض بقدر خمسة وسبعين قدماً ، أما السقف منها ، فطوله شرقاً وغرباً (٢٢٥) قدماً ، وعرضه شمالاً وجنوباً (١٦٨) قدماً ، وله بابان شمالاً وجنوباً ، وهذا المسجد يسع ستمئة ألف رجل ، كما في تاريخ «بيجابور» .

ومنها الجامع الكبير ، الذي بني في عهد أحمد شاه الكجراتي بمدينة أحمد آباد سنة ٨١٧ هـ على ثلاثمئة واثنتين وخمسين سارية ، غير سواري الإيوانات الشمالية والجنوبية ، وطوله َغير طول الصحن مئة ذراع ، وعرضه غير عرض الصحن خمسون ذراعاً ، وارتفاع المنارتين مئة وست وثمانون ذراعاً ، وله منارتان مرتفعتان غاية الارتفاع ، وثلاثة أبواب عالية البناء ، كما في «مرآة سكندري» .

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه إبراهيم الشرقي بمدينة «جونبور» من

الحجارة المنحوتة، وهو يشتهر بمسجد "أثاله" بفتح الهمزة، كان يصلى فيه السلطان الجمعة والعيدين، والقاضي شهاب الدين الدولة آبادي يدرس به، وحول حجراتٌ كثيرةٌ للطلبة.

ومنها الجامع الكبير أسسه إبراهيم الشرقي المذكور ببلدة جونبور سنة ٨٤٢هـ . ومات قبل أن يتم البناء ، فاعتني به محمود والحسين وبذلا عليه أمولاً طائلة، وتمَّ بناؤه في سبع سنين من الحجارة المنحوتة العظيمة ، كأنه جبل شامخ فوق الأرض، وهو ممالانظير له بأرض الهند في العظم والرفعة.

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه شاه احمد البهمني ببلدة أحمد آباد "بيدر" بكسر الموحدة ، طوله مئة ذراع، وعرضه أربع وعشرون ذراعاً، وأروقته في الطول سبعة عشر ذراعاً ، وفي العرض عشرة أذرع، أنفق على بنائه مئتي ألف ربية، كما في "مختار الأخبار".

ومنها الجامع الكبير، الذي بناه محمود شاه الخلجي صاحب "مالوه" ببلدة "ماندو" (مندو) ، شامخ البنيان من الحجارة المنحوتة ، استحسنه جهانكير، وذكره في كتابه المعروف بتزك جهانكيري ، وقال: إنَّه من أبنية "هوشنك" ، والصواب أن هوشنك شرع في بنائه ، وأتمه محمود، وأضاف إليه.

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه على عادل شاه البيجابوري بمدينة بيجابور بغاية الفساحة والرفعة سنة ٩٨٥ هـ ، وهو مما يعجب المتفرجين ، كما في "بساتين السلاطين".

ومنها الجامع الكبير ببلدة قنوج داخل القلعة في مكان مرتفع، وهو من أبدع المساجد قيل: إنه بناه إبراهيم الشرقي سنة ٨٠٩ هـ ، كما في "غرابت نكار".

ومنها الجامع الكبير ببلدة "أثاوه" ، قريباً من نهر "جمنا " في مكان مرتفع، وهو على شكل مسجد قنوج المذكور، لعلّه من أبنية ملوك الشرق.

ومنها الجامع الكبير بمدينة برهانبور، وبناه عادل شاه بن المبارك الفاروقي

البرهانبوري من الحجارة المنحوتة سنة ٩٧٧ هـ، وهو من أبدع مساجد الهند.

ومنها المسجد الكبير الذي بناه بابر شاه التيموري ببلدة ، "أجودهيا" من الحجارة المنحوتة سنة ٩٢٣هـ.

ومنها "مكّةَ مسجد" بحيدر آباد، شرع في بنائه محمد قطب شاه سنة ١٠٢٣هـ من الحجارة المنحوتة ، وأنفق على بنائه عشرين ألف "هن" . وسماه البيت العتيق " (١) ، ومات قبل أن يتم البناء ، فاعتنى به عبدالله قطب شاه ثم أبوالحسن تانا شاه ، ثم عالمكير بن شاهجهان الدهلوي ، وهوالذى أتمه سنة ١٠٩٨ هـ، وبدّل اسمه بمكة مسجد، طوله سبعون ذراعاً ، وعرضه ثلاث وأربعون ذراعاً، وارتفاعه تسع وأربعون ذراعاً ، كما في "حديقة العالم.

ومنها "جهان نما" الجامع الكبير ببلدة شاهجهان آباد ، بناه شاهجهان بن جهانكير الدّهلوي في ست سنين، وأنفق عليه ألف ألف ربية ، وهوعلى أكمة خارج القلعة المعلاة على مسافة ألف ذراع منها على جهة المغرب، وهو كبير الساحة ، حيطانه وسقفه وفرشه من حمر الحجارة ، وفي جهاته الأربع إيوانات ، وأربع قباب من تلك الحجارة ، وفي داخل المسجد ثلاث أصحن، وعليها ثلاث قباب من بيض الحجارة المنحوتة أبدع نحت، ملصقة بالرصاص أتقن إلصاق ، وفيه منارتان مرتفعتان غاية الارتفاع من بيض الحجارة ، تتخللها الحجارة السوداء ، وعليها قبتان ، وفيه ثلاثة أبواب منيعة مرتفعة في الجهات الشمالية والجنوبية والشرقية ، وفي الساحة الكبيرة حوض ملآن من الماء للوضوء ، وفي أبواب المسجد وطاقاته كتاباتٌ من الحجارة السود المنحوتة من الآيات الكريمة ، وهو مما لانظير له في الدنيا.

ومنها "موتى مسجد" ببلدة أكبر آباد داخل القلعة ، بناه شاهجهان بن جهانكير المذكور في سبع سنين ، وبذل عليه ثلاثمئة ألف ربية، كله من

---

(١) وتسميته مبنية على حساب الجمل، أي : تاريخ بدء بنائه (١٠٢٣)

المرمر ، ارتفاعه من سطح الأرض أحد عشر ذراعاً ، وفيه ثلاث قباب ، قطر كلّ واحدة منها تسعة أذرع ، وفيه ثلاث ساحات ، منها إحدى وعشرين أود وستة أبراج ، وعلى كلٍّ واحدة منها قباب على الشكل المثمن ، قطر كلٍّ واحدة منها أربعة أذرع ، وطول المسجد ست وخمسون ذراعاً ، وعرضه إحدى وعشرون ذراعاً ، وارتفاع المسجد عن الساحة الكبيرة بقدر ذراع ، وفي جهتيه منارتان مرتفعتان ، طول كلٍّ واحدة منهما مئة وسبعون ذراعاً ، والعرض ثلاث أذرع ونصف ، وعلى ظاهره كتابةً من الحجارة السوداء ، وفي الساحة الكبيرة حوض ملآن من الماء للوضوء ، وفي جهاته الثلاث إيوانات من المرمر ، وأبواب ثلاثة في الشرق ، والجنوب ، والشمال ، غاية في الحسن والارتفاع .

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه شاهجهان المذكور ببلدة أجمير في مقبرة الشيخ معين الدين السِّجزي ، كله من المرمر ، وفيه أحد عشر محراباً ، وطوله خمس وخمسون ذراعاً ، وعرضه عشرة أذرع ، وطول الساحة سبعون ذراعاً ، وعرضها أربعة عشر ذراعاً ، وأمر ببنائه سنة ١٠٣٧ هـ .

ومنها الجامع الكبير ، الذي بنته نواب جهان آرابيكم بنت شاهجهان المذكور ببلدة آكره خارج القلعة من حمر الحجارة المنحوتة ، وأنفقت عليه خمسمئة ألف ربية ، كما في «بادشاه نامه» .

ومنها المسجد الفتحبوري ببلدة شاهجهان آباد ، بنته نواب فتحبوري بيكم زوجة شاهجهان المذكور سنة ١٠٦٠ هـ ، طوله خمس وأربعون ذراعاً ، وعرضه اثنان وعشرون ذراعاً ، كلُّه من حمر الحجارة المنحوتة ، وفرشه من بيض الحجارة المنحوتة .

ومنها المسجد الذي ينسب إلى وزير خان ببلدة لاهور ، وهو من أبنية الحكيم عليم الدين الجنوتي الملقب بوزير خان ، بناه أيام ولايته بلاهور في عهد شاهجهان المذكور ، وهو عامر إلى اليوم .

ومنها «موتى مسجد» ببلدة دهلي داخل القلعة المعلاة ، بناه عالمكير بن شاهجهان ، وكان متعوداً للصلاة بالجماعة في المسجد في كل وقت من أوقاتها ، فبناه بين «دولت خانه» وبين الحديقة «حياة بخش» ، لئلا تفوته الصلاة

بالجماعة في المسجد ، وهذا المسجد كله من بيض الحجارة المنحوتة ، تربو على اللآلي في الحسن والصفاء ، وبذل عليه مئة ألف وسبعة آلاف ربية ، وتم بناؤه في خمس سنين .

ومنها الجامع الكبير ببلدة لاهور من أبنية عالمكير المذكور، بناه من حمر الحجارة المنحوتة ، وبيضها ، في غاية الحسن والحصانة ، وأنفق عليه خمسمئة ألف ربية ، وهو المشهور "بشاهي مسجد".

ومنها الجامع الكبير بمدينة "بنارس" ، بناه عالمكير من الحجارة المنحوتة ، وهو امن أشهر المساجد في بلاد الهند.

ومنها الجامع الكبير ، بناه عالمكير ببلدة بنارس على شاطئ "نهر كنك" من الحجارة المنحوتة ، وهذا المسجد أيضا من أشهر المساجد بأرض الهند، مناراته ٢٨ ، وارتفاع كلٍّ منها ثمان وثلاثون ومئتا قدم، فوق سطح "كنك" ، وأساسها يمتدُّ إلى حافة الماء.

ومنها الجامع ، الذي بناه عالمكير ببلدة "متهرا"، وهو مسجد رفيع، جميل الصنعة ، متقن البناء.

ومنها الجامع الكبير ، الذي بناه نواب مسعود خان ببلدة "أدهوني" من بلاد دكن سنة ١٠٧٧ هـ ، وهو من أبدع المساجد ، بناه من الحجارة المنحوتة وأنفق على بنائه مئتي ألف ربية، وتاريخ بنائه أيضاً من أبدع التواريخ ، استخرجه بعض الفضلاء من هذه الآية : ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ وآخر بالفارسية وهو هذا "مسعود خان باني إين مسجد بوده" ، وفي هذا المسجد كتابات بديعة.

ومنها "موتى مسجد " ببلدة دهلي القديمة عند ضريح الشيخ قطب الدين بختيار الكعكي، بناه شاه عالم بن عالمكير سنة ١١١٢ هـ. كله من بيض الحجارة المنحوتة رصعت فيه الحجارة السود ترصيعا بالغاً.

منها "زينة المساجد" ، مسجد رفيع على نهر "جمن " ببلدة دهلي ، أسسته نواب زينت النساء بيكم بنت عالمكير سنة ١١٢٢ هـ ، كله من حمر الحجارة المنحوتة،وقبابه الثلاث من بيض الحجارة، رصعت فيه الحجارة السود أبدع الترصيع، وفي ساحته حوض، وبفنائه مقبرةٌ لبانية المسجد.

ومنها "سنهرى مسجد" مسجد ببلدة دهلي ومعناه المسجد المذهب ، بناه "روشن الدولة " في عهد محمد شاه التيموري سنة ١١٣٤هـ، ولما كانت بروجه وقبابه كلُّها مذهبةً سموه "سنهري مسجد".

ومنها "سنهري مسجد" ببلدة لاهور، بناه "روشن الدولة" المذكور، وقبابه مطلية بالذهب، ولذلك يسمُّونه "سنهري مسجد".

ومنها "سنهري مسجد" ببلدة دهلي، بناه نواب جاويد خان في عهد أحمد شاه التيموري، كله من الحجر الألماسي من الصحون إلى المنارتين، وقباب المنارتين مطليةٌ بالذهب، ولذلك سمَّوه : "سنهري مسجد".

ہندوستان اور دنیا کے معروف مولانا



متعدد زبانوں میں پانچ سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں



Syed Abul Hasan Ali Nadwi with Lord Neill of Bladen, Vice Chancellor of the University of Oxford, at the foundation of the Centre, 1985

علامہ، ابوالحسن
ندوی عرف علّی
میاں نے
اپنے والد علامہ
حکیم سید عبد

الحی حسنی کی
کتاب
الہند فی العہد
الاسلامی جو عربی
میں تھی کا 1973
ء میں اردو میں
ترجمہ کر دیا تھا

ہندوستان اسلامی عہد میں

مسلمانوں کے عہد کے ہندوستان کا مفصل انتظامی تعمیری اور تمدنی جائزہ
نظم مملکت، مالیہ، عدلیہ، فوجی نظام، حکمرانوں کے آئین و رسوم، رفاہ عام و امور خیر
اور وہ ضروری اور بنیادی معلومات جن کے بغیر اسلامی عہد کی تاریخ کا سمجھنا
مشکل ہے

تالیف

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی مرحوم (سابق ناظم ندوۃ العلماء)

مولوی شمس تبریز خان

(رکن مجلس تحقیقات و نشریات اسلام)

مولانا ابوالحسن علی ندوی

کے

مبسوط مقدمہ کے ساتھ

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

LINK

ہندوستان کی مسجدیں

ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے اس کثرت سے یہاں مسجدیں بنائیں کہ ان کا شمار مشکل ہے، اسی طرح حکام و رؤسا نے ہر شہر، ہر قصبہ اور دیہات میں مسجدیں بنائیں اور ان پر گراں قدر رقمیں خرچ کیں، ان سب کی تفصیلات کا احاطہ بہت مشکل ہے، اسی لئے ہم چند معروف مسجدوں کا ذکر کر کے باقی کو قلم انداز کرتے ہیں۔

مسجد قوت الاسلام

میری معلومات کے مطابق دہلی کی پہلی مسجد قُبّۃ الاسلام یا قوۃ الاسلام ہے، جسے کہا جاتا ہے کہ قطب الدین ایبک نے ۵۸۷ھ میں پرتھی راج کے بنائے ہوئے مندر کو منہدم کر کے اور اس کے بعض حصہ کو چھوڑ کر بنایا، اور جب غزنی سے ۵۹۲ھ میں لوٹا تو شہاب الدین غوری کے حکم سے بے مثل سرخ پتھروں کی ایک بڑی مسجد بنانا شروع کی اور اس مندر کے بعض حصوں کو مسجد میں شامل کر لیا اس کے بعد جب شمس الدین التمش بادشاہ ہوا تو اس کے دونوں جانب سفید پتھروں کی عمارتیں بنوائیں اور

اس کے ایک طرف وہ بلند ترین مینار بنانا شروع کیا جس کے حسن و مضبوطی کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی اور جب علاء الدین محمد شاہ خلجی بادشاہ ہوا تو اس نے اس عمارت کی مزید اصلاح کی اور ایک دوسرا مینار بنانے کا حکم دیا، ۷۱۱ھ، لیکن اس آرزو کے بر آنے سے پہلے ہی اجل نے آلیا، محمد شاہ تغلق نے بادشاہ ہونے کے بعد منقش پتھروں سے دوبارہ تعمیر شروع کی اس مسجد کو محمد بن بطوطہ مراکشی نے دیکھا اور اس طرح اس کا ذکر کیا تھا:۔

"اس کا صحن وسیع اس کی دیواریں چھتیں، اور فرش سفید منقش پتھروں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی جڑائی بہت مضبوط ہے، اس میں پتھر کے ۱۳ قبے ہیں، اس کا منبر بھی پتھر کا ہے، اس کے چار صحن ہیں، اور وسط مسجد میں ہفت جوش پتھر کا بنا ہوا مرعوب کن بلند ستون ہے[1]"

جامع فیروز شاہ

اسے فیروز شاہ نے حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی محبوب الٰہیؒ کے مقبرہ کے قریب غیاث پور (دہلی) میں ۷۵۴ھ (۱۳۵۳ء) میں بنایا تھا، کہا جاتا ہے کہ اسے علاء الدین خلجی کے بیٹوں: خضر خاں اور شادی خاں نے ۶۹۵ھ میں بنایا تھا، یہ مسجد حسن و مضبوطی میں انتہا پر ہے اور سرخ منقش پتھروں سے بنائی گئی ہے، اس میں تین وسیع صحن ہیں، اور ان پر بلند گنبد بنے ہوئے ہیں، یہ سب سرخ پتھر کے ہیں، ایک اور جامع مسجد فیروز شاہ نے فیروز آباد دہلی میں بنائی تھی، اس کی تعمیر میں بہت خوبصورتی اور مضبوطی تھی، اس پر بلند گنبد بھی بنے ہوئے تھے، ان میں سے ایک گنبد ہشت پہل تھا جس کے آٹھوں طرف پتھر پر کندہ کاری تھی، اور اس میں آٹھ دروازے تھے یہ تفصیلات اس کی کتاب "فتوحات فیروزیہ" سے لی گئی ہیں،

---

[1] قلقشندی م ۸۲۱ھ کا کہنا ہے کہ دنیا میں اس جیسا مینار نہیں اس کی بلندی منارہ اسکندریہ کی طرح ہے۔

(صبح الاعشیٰ ۵/۶۸) مترجم

اب اس مسجد کا نام و نشان بھی نہیں[۱]۔

جامع سکندر کشمیری

اسے سلطان سکندر شاہ کشمیری نے سرینگر میں بنایا تھا ۷۵۵ھ (۱۳۵۴ء) خوشنمائی اور مضبوطی میں اپنی آپ مثال تھی، ایک مدت کے بعد اس میں آگ لگی تو سلطان حسین شاہ نے پرانی بنیادوں پر اسکی دوبارہ تعمیر کا حکم دیا، لیکن تعمیر سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے وزیر ابراہیم ماکری نے ۹۰۹ھ میں اس کی تکمیل کی، وہ کشمیر کی عمارتوں میں خوبصورت ترین عمارت ہے، جہانگیر نے اسے پسند کیا اور اپنی توزک میں اس کا ذکر کیا تھا۔

مسجد قلعہ گلبرگہ

بہمنی سلاطین کی قلعہ میں بنائی ہوئی یہ مسجد، اندلس کی مسجد قرطبہ کے طرز پر ہے، اس میں ایک سو گیارہ گنبد ہیں، جن میں سب سے بڑا زمین سے ۷۵ فٹ اونچا ہے، اس کی چھت دوسو پچیس ۲۲۵ فٹ لمبی ہے اور اس کا عرض ایک سو ساٹھ ۱۶۰ فٹ ہے، شمال وجنوب میں اس کے دو دروازے تھے، تاریخ بیجاپور کے مطابق اس میں چھ ۶ لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔

مسجد احمد آباد

یہ مسجد احمد شاہ گجراتی کے عہد میں احمد آباد میں ۸۱۶ھ میں بنی، ایوان شمالی وجنوبی کے علاوہ

---

[۱] سرسید کا کہنا ہے کہ اسکے گنبد پر فیروز شاہ نے اپنی تصنیف فتوحات فیروز شاہی کا خلاصہ کندہ کرایا تھا شاید یہ گنبد جہانگیر کے زمانہ تک ثابت تھا، ۸۰۱ھ سنہ ۱۳۹۶ء میں جب تیمور نے دلی کو فتح کیا تو اسی مسجد میں تیمور کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، (آثار الصنادید ۱۹۸)

اس میں ۵۲ ۳ کھمبے تھے، صحن کو چھوڑ کر اس کی لمبائی سو ہاتھ اور عرض بدون صحن پچاس ہاتھ تھا، اسکے بلند منارے ۱۰۶ ہاتھ لمبے تھے، اس کے تین دروازے بہت بلند تھے، جیسا کہ مرآۃ سکندری میں مذکور ہے

مسجد جونپور

اسے سلطان ابراہیم شرقی نے ترشے ہوئے پتھروں سے بنایا تھا، یہ شروع میں ایک مندر تھا، جسے منہدم کر کے اس نے مسجد کی تعمیر کی، یہ اٹالہ مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے، اس میں سلطان جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھتا تھا، اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی اس میں درس دیتے تھے، اس کے دونوں جانب طلبہ کے لئے بہت سے کمرے بنے ہوئے تھے۔

ابراہیم شرقی نے ۸۴۲ھ میں ایک اور جامع مسجد کی بنیاد رکھی لیکن تکمیل سے پہلے قضا کر گیا اسکے بعد محمود اور حسین نے اس پر توجہ کی اور زر کثیر کے صرف سے تعمیر کرائی، کندہ پتھروں سے اس کی تعمیر سات برسوں میں ہوئی، وہ اپنی شان و شکوہ میں ایک بھاری پہاڑ نظر آتی ہے[۱] ہندوستان میں اس مسجد کی عظمت و رفعت کی دوسری نظیر مشکل ہے۔

مسجد احمد آباد

اسے احمد شاہ بہمنی نے احمد آباد بیدر میں بنایا تھا، اس کی لمبائی سو ہاتھ اور چوڑائی ۴۲ ہاتھ تھی دورویہ (شمالی و جنوبی) مسقف حصوں کا طول ۱۰۷ ہاتھ اور عرض ۱۰ ہاتھ تھا، اس کی تعمیر پر دو لاکھ روپئے خرچ ہوئے، جیسا کہ مختار الاخبار میں ذکر ہے۔

---

[۱] یہ مسجد جونپور میں اب بڑی مسجد کے نام سے مشہور ہے، اور شہر کی مرکزی جامع مسجد شمار ہوتی ہے اس کی کرسی دہلی کی جامع شاہجہانی کی طرح بلند ہے۔

جامع منڈو

اسے محمود شاہ خلجی والیٔ مالوہ نے مانڈو (مندو) میں بنایا تھا، منقش پتھروں کی شاندار عمارت تھی اسے جہانگیر نے پسند کیا اور توزک جہانگیری میں اس طرح ذکر کیا تھا، "کہتے ہیں کہ وہ ہوشنگ کی تعمیر ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ہوشنگ نے اسے شروع کیا لیکن محمود نے اس کی تکمیل کی"۔

مسجد بیجاپور

اسے علی عادل شاہ بیجاپوری نے ۹۸۵ھ میں تعمیر کیا تھا، وہ بیحد وسیع اور بلند تھی، بساتین السلاطین میں ہے کہ فرنگی ماہرین تعمیر بھی اسے دیکھ کر تعجب کرتے ہیں[1]۔

مسجد قنوج

یہ مسجد قلعہ قنوج کے اندر ایک بلند جگہ پر واقع ہے، مشہور ہے کہ یہاں کے کسی مندر کے آثار پر بنایا گیا تھا، یہ خوبصورت مسجد ہے کہتے ہیں کہ ابراہیم شرقی نے ۸۰۹ھ میں اسے بنایا تھا، جیسا کہ "عزابت نگار" میں ہے۔

جامع اٹاوہ

اٹاوہ میں دریائے جمنا کے کنارے یہ مسجد واقع ہے، یہاں کوئی مندر تھا، جس کی جگہ پر یہ مسجد تعمیر کی گئی، وہ بھی مسجد قنوج کے طرز پر ہے، غالباً وہ بھی سلاطین شرقیہ کی عمارتوں میں سے ہے۔

---

[1] اس کی محراب میں ایسی صفت رکھی گئی ہے کہ امام کی آواز ساری مسجد میں اسطرح پہنچتی ہے، جیسے مائیکروفون لگا ہو۔

جامع برہان پور

اسے عادل شاہ بن مبارک فاروقی نے بنایا تھا، اس کی تعمیر کندہ پتھروں سے ۹۷۶ھ میں ہوئی تھی، یہ بھی ہندوستان کی خوبصورت ترین مسجدوں میں سے ہے[1]۔

بابری مسجد اجودھیا

یہ مسجد بابر نے اجودھیا میں تعمیر کی تھی، جسے ہندو رامچندرجی کی جائے ولادت کہتے ہیں، انکی بیوی سیتا کا واقعہ مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ سیتا کا یہاں ایک مندر تھا، جہاں وہ رہتیں اور اپنے شوہر کیلئے کھانا پکاتی تھیں، اسی جگہ بابر نے ۹۲۳ھ میں یہ مسجد تعمیر کی۔

---

[1] اس مسجد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس پر عربی فارسی کے علاوہ سنسکرت میں بھی کتبہ لگا ہوا ہے، اسے خاندیس کے فرمانروا عادل شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی نے تعمیر کرایا تھا، وہ ۹۸۴ھ میں تخت نشیں ہوا اور ۱۰۰۵ھ میں وفات پائی، صاحب مآثر رحیمی لکھتا ہے۔

"مسجد جامع ایں شہر عمارتے ست عالی و بنائے متعالی واز آثار عجیبہ و غریبہ کہ دریں ولایت ہست بہتر ازیں عالی بنا چیزے نیست"۔ (۶۰۲/۲)

خافی خاں لکھتا ہے:- "بخوبیٔ مسجد برہان پور سوائے مسجد شاہجہاں آباد کمتر مسجد بنظر آمدہ" منتخب اللباب (۴۳۲/۳)

مسجد کی تاریخ آغاز و انجام اس مصرع سے کہی گئی ہے، ع مسجد فیض بنا گشت بہ فیض عادل۔
(۹۹۷ھ — ۱۰۰۲ھ)

مسجد کا طول ۱۴۰ فٹ، اور عرض ۵۲ فٹ ہے، اسکی چھت ۱۵ فٹ بلند ہے جو ۶۰ چوکور ستونوں پر قائم ہے کئی ستون ایک ہی سالم پتھر کو تراش کر بنائے گئے ہیں اور جہاں دو پتھروں کو جوڑا گیا ہے وہاں ذرا بھی شگاف نہیں دکھائی دیتا۔ نہ چونا یا مسالہ نظر آتا ہے اسکی چھت گنبددار نہیں بلکہ اوپر سے ہموار اور نیچے سے محرابی ہے پوری عمارت میں کہیں کوئی سوراخ یا شگاف نہیں جہاں کوئی پرندہ آشیانہ بنا سکے، اسکے دونوں مینارہ ۱۲۵ فٹ لمبے ہیں اور میلوں سے نظر آتے ہیں، اور اوپر تک زینے بنے ہوئے ہیں، اس کے ۱۶۰ فٹ لمبے صحن میں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے (تلخیص از مقالہ جاوید انصاری صاحب: معارف اپریل ۱۹۶۴ء) مترجم

مکہ مسجد حیدرآباد

محمد قطب شاہ نے ۱۰۲۳ھ میں اس کی تعمیر کندہ پتھروں سے شروع کی اور بیس ہزار شخص اس پر صرف کئے، اور اس کا نام "بیت عتیق" رکھا لیکن اس کی تکمیل سے پہلے ہی انتقال کرگیا۔ اس کے بعد عبداللہ قطب شاہ نے اسپر توجہ کی پھر ابوالحسن تانا شاہ، پھر عالمگیر نے آخر میں توجہ کرکے ۱۰۹۸ھ میں اسے پورا کیا اور مکہ مسجد نام رکھا اس کا طول ۷۰ ہاتھ اور عرض ۴۲ ہاتھ، اور بلندی ۴۹ ہاتھ ہے، جیسا کہ حدیقۃ العالم میں ہے۔

جامع مسجد دہلی

اسے شاہجہاں آباد میں شاہجہاں نے تعمیر کیا تھا، اس کی تعمیر ۶ سال میں ہوئی تھی، اور اس پر ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا، وہ قلعہ معلےٰ سے باہر ایک ہزار ہاتھ کی مسافت پر ایک ٹیلہ پر اس کے پچھم میں واقع ہے، اس کا صحن وسیع، چھت، دیواریں اور فرش سب سرخ پتھر کے بنے ہوئے ہیں، اس کے چاروں طرف ایوان اور چار گنبد انہی پتھروں کے بنے ہوئے ہیں مسجد کے اندر تین دالان اور ان پر تین گنبد سفید تراشیدہ پتھروں کے بنے ہوئے اور سیسے سے مضبوطی سے جوڑے گئے ہیں، اس میں سفید پتھر کے ۲ بلند منارے ہیں، جنکے بیچ بیچ میں سنگ سیاہ بھی استعمال ہوا ہے، اس پر بھی دو گنبد بنے ہوئے ہیں، اس کے شمال وجنوب اور مشرق میں تین عظیم الشان دروازے تھے، اور وسیع صحن میں پانی سے بھرا حوض وضو کے لئے بنا ہوا تھا، مسجد کے دروازوں اور محرابوں میں سنگ سیاہ کی پٹیوں سے آیات کریمہ اس طرح نقش تھیں، جنکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔[1]

---

[1] مصنف اپنی دوسری کتاب میں اسکے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

"جامع مسجد پہنچ کر اس کے حسن وخوبی کے لحاظ سے حیرت ہوگئی ہیں دیر تک ششدر اس کے نقش ونگار کو دیکھتا رہا

(باقی ص۱۴۳ پر)

موتی مسجد آگرہ

یہ قلعہ آگرہ کے اندر بنی ہوئی تھی، اور اسے شاہجہاں نے ۷ سال میں بنوایا تھا، اور اس پر ۳ لاکھ روپیہ خرچ کیا تھا، پوری مسجد سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے، سطح زمین سے اس کی بلندی ۱۱ ہاتھ ہے، اس میں تین قبے ہیں، ہر ایک کا قطر ۹ ہاتھ ہے، اس میں تین دالان ہیں، اس میں ۲۱ [illegible] اور ۶ برج ہیں ان میں سے ہر ایک پر ہشت پہل گنبد بنے ہوئے ہیں، ہر ایک کا قطر ۴ ہاتھ ہے، مسجد کی لمبائی ۵۶ ہاتھ، عرض ۲۱ ہاتھ، بڑے صحن سے مسجد کی اونچائی ایک ہاتھ ہے، اس کے دونوں طرف دو بلند مینارے ہیں جن کا طول ۱۷۰ ہاتھ اور عرض ۳½ ہاتھ ہے، اس کے سامنے سنگ سیاہ کی ایک تختی ہے، بڑے صحن میں وضو کے لئے پانی

(باقی صفحہ ۱۴۲ کا) مجھ میں واقعی اتنی قدرت نہیں کہ اس کی واقعی تعریف کرسکوں اور اس کے واسطے ایک دفتر درکار ہے وہ خدا کی عظمت کا ایک نمونہ ہے گویا فرشتوں نے اپنے پاک ہاتھوں سے اسکی تعمیر کی ہے یا شاہجہاں کی نیک نیتی کی مجسم تصویر ہے جب تک رہا محو حیرت رہا۔" (دہلی اور اس کے اطراف ۲۶)

سر سید لکھتے ہیں :- "اس کی لطافت و نزاکت، خوبی و خوشنمائی بیان سے باہر ہے آدمی کی طاقت نہیں کہ اسکا بیان کرسکے ایسی خوش قطع اور خوشنما مسجد روئے زمین پر نہیں سر سے پاؤں تک ایک رنگ کے سنگ سرخ کی ہے، اور اندر سے اجالے تک سنگ مرمر کی، ایسے مہندس بے بدل نے یہ مسجد بنائی ہے کہ کوئی در و دیوار طاق و محراب، مرغولہ و کنگوہ تناسب سے خالی نہیں، ۱۰ ارشوال سنہ ۱۰۶۰ھ (سنہ ۱۶۵۰ء) سال بست و چہارم جلوس میں اس مسجد کی بنیاد باہتمام سعداللہ خاں دیوان اعلیٰ اور فاضل خاں خانساماں پڑنی شروع ہوئی، اور ہر روز ... ۵ راج مزدور بیلدار سنگتراش کام کرتے تھے باوجود اس اہتمام کے ۶ برس میں ۱۰ لاکھ روپے کے خرچ ہو کر یہ مسجد تمام ہوئی اس مسجد کے تین گنبد ہیں نہایت خوشنما۔ شمالی مینارہ بجلی سے گر پڑا تھا، عمارت اور صحن کا فرش بھی جابجا سے بگڑ گیا تھا، سرکار انگریزی نے سنہ ۱۲۳۳ھ (سنہ ۱۸۱۸ء) میں اکبر شاہ کے عہد میں اس مینار کو بنوادیا اور فرش بھی درست کروادیا، کثرت نمازیوں کی ماشاءاللہ

(باقی صفحہ ۱۴۴ پر)

سے بھرا حوض ہے، تینوں طرف سنگ مرمر کے ایوان، شمال وجنوب اور مشرق میں تین بلند اور حسین دروازے ہیں۔

مسجد اجمیر

اسے شاہجہاں نے حضرت شیخ معین الدین سجزی چشتیؒ کے مقبرہ کے اندر تعمیر کرایا، پوری مسجد مرمر میں ہے، اس میں ۱۱ محرابیں، اس کی لمبائی ۵۵ ہاتھ، چوڑائی دس ہاتھ، صحن کی لمبائی ۷۰ ہاتھ اور عرض ۱۴ ہاتھ ہے، تعمیر کا حکم ۱۰۳۷ھ کو جاری ہوا تھا۔

مسجد آگرہ

اسے جہاں آرا بنت شاہجہاں نے قلعہ کے باہر سرخ کندہ پتھروں سے بنوایا، اور اس پر ۵ لاکھ روپے صرف کئے تھے، جیسا کہ بادشاہ نامہ میں ہے۔

مسجد فتحپوری

دہلی میں یہ مسجد فتحپوری بیگم زوجۂ شاہجہاں نے ۱۰۶۰ھ بنوائی تھی، اس کا طول ۵۴ گز اور

(باقی ص۱۴۳ کا) اس مسجد میں مور و ملخ سے زیادہ ہوتی ہے، جانب شمال کے دالان میں کچھ تبرکات جناب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رکھے ہیں اور وہ مقام درگاہ آثار شریف کہلاتا ہے، اس صحن کا نہایت دلکشا اور بشاشت فرح بخش ہے، اس کا طول وعرض ۱۳۰ گز ہے، اس کے بیچوں بیچ میں حوض ہے، فرحت بخش، روح افزا، دلکش اور دلربا ۱۵ سے ۱۲ گز کا نرا سنگ مرمر کا، اس حوض کے غربی گوشہ پر محمد تحسین خاں محلی بادشاہی نے ۱۱۸۰ھ مطابق ۱۷۶۶ء میں یہ بات بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس جگہ بیٹھے دیکھا ہے۔ وہاں ایک چھوٹا سا کٹھرہ پتھر کا لگا ہوا ہے" الخ (آثار الصنادید ۲۷۷) (مترجم)

عرض ۲۲ گز تھا، پوری مسجد سنگ سرخ، اور اس کا فرش ترشے ہوئے سفید پتھروں کا ہے[۵۱]۔

مسجد وزیر خاں لاہور

یہ مسجد حکیم علیم الدین چنیوٹی ملقب بہ وزیر خاں کی تعمیر ہے، جسے انھوں نے عہد شاہجہانی میں اپنی امارت لاہور کے دوران بنوایا تھا، وہ آج تک آباد چلی آرہی ہے۔

موتی مسجد دہلی[۵۲]

لال قلعہ دہلی کے اندر یہ مسجد عالمگیر کی تعمیر کردہ ہے جس میں وہ تمام نمازیں وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرتا تھا، اس نے اسے "دولت خانہ" اور باغ "حیات بخش" کے درمیان بنوایا تھا، تاکہ

---

۵۱ سرسید لکھتے ہیں:۔ "اردو بازار اور چاندنی چوک سے آگے بڑھ کر یہ مسجد ہے ..... دونوں کونوں پر ۳۵، ۳۵ گز اونچے دو مینار ہیں، اس کے آگے ایک چبوترہ ہے، سنگ سرخ کا ۴۵ گز لمبا ۳۵ گز چوڑا اس چبوترے کے آگے سنگ سرخ کا حوض ہے ۱۶ گز سے ۱۴ گز کا اور اس کے آگے صحن ہے سو گز سے سو گز کا صحن کے گرد ۹۶ حجرے طالب علموں کے رہنے کے لئے بنے ہوئے ہیں"۔ (آثار الصنادید ۲۸۴)

۵۲ مصنف نے اپنی دوسری کتاب "دہلی اور اس کے اطراف" میں بھی اس کا تعارف کرایا ہے۔ سرسید لکھتے ہیں:۔

"اس کو عالمگیر نے ۳ جلوس (۱۰۷۰ھ ۱۶۵۹ء) میں بنایا ہے، اس پر وہ نبت کاری کی ہوئی ہے اور ایسے گل بوٹے بیل پتے بنائے ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں، حقیقت میں ایسی نبت کاری تمام قلعہ میں کسی مکان پر نہیں ...... اس مسجد کے جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہے واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف کے اس میں بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہے، اور اس کے گرد آئینہ بندی ہوئی ہے الخ

(آثار الصنادید ۲۸۹)

نماز باجماعت فوت نہ ہونے پائے۔

پوری مسجد سفید ترشے ہوئے پتھروں کی بنی ہے، اور حسن و پاکیزگی میں آبدار موتیوں کو بھی شرماتی ہے، اس پر اس نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ صرف کیا تھا، اس کی تعمیر ۵ سال میں مکمل ہوئی تھی۔

عالمگیری مسجد لاہور

عالمگیر نے اسے سرخ و سفید ترشے ہوئے پتھروں سے بنوایا تھا وہ حد درجہ خوبصورت اور مضبوط ہے، اس پر اس نے پانچ لاکھ خرچ کئے تھے، یہ مسجد "شاہی مسجد" کے نام سے مشہور ہے۔

عالمگیری مسجدیں

کہا جاتا ہے کہ بنارس کی مسجد عالمگیر نے بنارس کے بشیشور مندر کی جگہ بنائی تھی۔ وہ مندر بہت بلند اور ہندوؤں میں مقدس تھا، اس نے اس کی جگہ انہی پتھروں سے بلند مسجد تعمیر کی، اور اس کے قدیم پتھر مسجد کی دیواروں میں معکوس کر کے نصب کر دیئے، یہ ہندوستان کی مشہور مسجدوں میں سے ہے، بنارس کی دوسری مسجد جسے گنگا کے کنارے ترشے ہوئے پتھروں سے عالمگیر نے بنوایا تھا، یہ مسجد بھی ہندوستان کی مشہور مسجد ہے، اس میں ۲۸ منارے ہیں، جن میں سے ہر ایک منارہ کی بلندی ۲۳۸ فٹ ہے، یہ گنگا کے کنارے ہے اور اس کی بنیادیں پانی کی تہ تک چلی گئی ہیں۔

عالمگیر نے ایک مسجد متھرا میں بنائی تھی، کہا جاتا ہے کہ گوبند دیو کے مندر کی جگہ یہ مسجد بنائی گئی تھی، جو بہت مضبوط اور حسین و جمیل تھی۔

مسجد ادھونی دکن

اسے نواب مسعود خاں نے ۱۰۷۷ھ میں بنوایا تھا، یہ عمدہ ترین مسجدوں میں سے ہے، اسے ترشے ہوئے

پتھروں سے بنایا گیا تھا، اس پر دو لاکھ روپئے خرچ کئے گئے تھے، بعض فضلا نے اس کی موزوں تاریخ "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" اور دوسری فارسی میں مسعود خاں بانی ایں مسجد بودہ" سے نکالی تھی، اس میں اور بھی دوسرے کتبات ہیں۔

موتی مسجد دہلی

اسے حضرت شیخ قطب الدین بختیار کعکیؒ کے مزار کے قریب پرانی دہلی میں عالمگیر کے بیٹے شاہ عالم نے ۱۱۱۲ھ (۱۷۰۹ء) میں سفید تراشے اور گڑھے ہوئے پتھروں سے بنایا تھا جس میں سیاہ پتھر کے حاشئے دیئے گئے ہیں۔

زینت المساجد

شہر دہلی میں دریائے جمنا پر ایک بلند عمارت مسجد ہے، جو نواب زینت النساء بیگم بنت عالمگیر نے ۱۱۲۳ھ میں تعمیر کی تھی، پوری سرخ تراشیدہ پتھروں سے بنی ہے، اس کے تینوں گنبد سفید پتھروں سے بنے ہیں، جن میں سنگ سیاہ کے حاشیے بڑی خوبصورتی سے دیئے گئے ہیں، اس کے صحن میں ایک حوض اور اس کے میدان میں بانیۂ مسجد کا مقبرہ ہے۔

سنہری مسجد دہلی کوتوالی

اسے روشن الدولہ ظفر خاں نے محمد شاہ کے عہد میں ۱۱۳۴ھ ۱۷۲۱ء میں بنوایا تھا، اسکے برج اور قبے سب پر سونے کا پانی پھرا ہوا تھا، اس لئے اسے سنہری مسجد کہا جاتا تھا۔

سنہری مسجد لاہور

اسی روشن الدولہ نے لاہور میں بھی اسی طرز کی مسجد بنائی تھی، جس کے قبے سنہرے تھے،

سنہری مسجد دہلی

اسے نواب جاوید خاں نے احمد شاہ کے عہد میں بنوایا تھا، پوری مسجد الماسی پتھر سے بنی تھی،

مناروں کے قبے سنہرے تھے، اسی وجہ سے سنہری مسجد کہی گئی (سرسید لکھتے ہیں:۔

"اس مسجد کو ۱۱۶۵ھ ۱۷۵۱ء میں جاوید خاں خواجہ سرا نے جو نواب قدسیہ احمد شاہ کی ماں کا بہت مقرب تھا، بنایا ہے "مسجد بیت مقدس مطلع نور اللہ" (۱۱۶۵ھ) اسکا کتبۂ تاریخ ہے[۵۱]۔)

اضافہ از مترجم

سرسید نے دہلی کی کچھ اور مسجدوں کا ذکر کیا ہے، ہم خلاصتہً اپنے الفاظ میں ان کا ذکر کرتے ہیں:۔
بدر رفاعی نام کے ایک صوفی سیدی فولاد خاں کے بنگلہ کے قریب کی مسجد میں رہتے تھے انہی کے نام پر یہ مسجد مشہور تھی، ان کے یہاں ایک مجلس "حضرہ" ہوتی تھی جس میں مرید خاص حاضر ہوتے یہ قید تھی کہ ان کے گرد و پیش میں عورت نہ ہو ان مریدین کے ہاتھ میں چھرے ہوتے ان سب پر ایک حالت طاری ہوتی جس میں وہ کلمہ طیبہ پڑھتے اور ایک دوسرے کو چھرے مارتے مگر زخم کا اثر نہ ہوتا تھا، اور کبھی ہوا تو سید صاحب کے لب سے وہ زخم اچھا ہو جاتا تھا، اب سید صاحب کو مرے ہوئے تیس برس کے قریب ہوئے[۵۲]۔ **دائی کی مسجد**۔ یہ مسجد بہت عمدہ ایک برج کی اور بہت نامی ہے اکثر لوگ اس میں نماز پڑھتے ہیں، اس کا کتبہ تاریخ ہے۔ "گشتہ آباد کعبۂ دیگر" (۱۰۹۴ھ) **اولیاء مسجد**۔ یہ حویلی دبیر الدولہ کے آگے ہے۔
خانۂ خدا۔ (۱۲۶۱ھ) اس کی تاریخ ہے، اس کے آگے فیض بازار ہے اور ایک راستہ تاراچند کے کوچہ کو جاتا ہے[۵۳]۔

چوبی مسجد

یہ مسجد احمد شاہ نے ۱۱۶۴ھ ۱۷۵۰ء میں قلعہ شاہجہاں میں بنائی تھی، اس کے ستون اور محرابیں

---

۵۱ آثار الصنادید ۳۴۳ ۵۲ ایضاً ۳۰۴ ۵۳ ایضاً ۳۰۶

سب کی سب چوبی تھیں، ۱۸۵۰ء میں یہ مسجد سرکار کی طرف سے پھر بنی ہے (۳۴۰)

زینت المساجد

دہلی میں دریا کے کنارے یہ مسجد ہے، زینت النساء بنت عالمگیر نے قریب ۱۱۲۲ھ ۱۷۱۰ء میں یہ مسجد اور اپنے دفن ہونے کے لئے مجر بنایا، یہ مسجد سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے اور تینو برج سنگ مرمر کے ہیں اور اس میں سنگ موسیٰ کی دھاریاں بنائی ہیں، دو بلند منارے بہت دور سے دکھائی دیتے ہیں، مسجد کے شمال کے مجر میں زینت النساء کی قبر ہے، جس پر کتبہ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

"مونس ما در لحد فضل خدا شہا بس است سایۂ از ابر رحمت قبر پوش ما بس است

امیدوار حسن خاتمہ زینت النساء بیگم بنت بادشاہ محی الدین عالمگیر غازی انار اللہ برہانہ ۱۱۲۲ھ" (۴۳۳)

فخر المساجد

یہ مسجد دلی میں کشمیری دروازے کے پاس ہے، اس کو فخر النساء خانم زوجہ نواب شجاعت خاں نے ۱۱۴۱ھ ۱۷۲۸ء میں بنایا تھا، اگرچہ بہت بڑی نہیں لیکن خوش قطع بنی ہوئی ہے اس کے گنبد بہت خوبصورت اور خوش وضعی میں نامور ہیں، سنگ مرمر، سنگ سرخ اور سنگ موسیٰ اکثر استعمال ہوا ہے (۳۲۲)

کلاں مسجد

فیروز شاہ کی دہلی میں ۷۸۹ھ ۱۳۸۷ء میں خانجہاں نے بنائی تھی پھر شاہجہاں آباد میں یہ آگئی اس مسجد کو بہت کرسی دے کر بنایا ہے، ۳۲ سیڑھیاں چڑھ کر مسجد میں جاتے ہیں، اندر سے مسجد کو سہ گہا بنایا ہے، ہر گہہ میں ۵، ۵ در ہیں، (۲۰۹)

مسجد بیگم پور

اسے بھی خان جہاں نے ۹۶۷ھ میں بنایا تھا یہ مسجد صرف چونے اور پتھر کی ہے.....اور مستحکم ہے،

مسجد کھڑکی

موضع کھڑکی میں ست پلے کے پاس یہ مسجد ہے قریب ۹۶۷ھ خان جہاں نے یہ مسجد بنائی ہے، اب اس میں زمیندار بستے ہیں، اس قطع کی مسجد اس نواح میں کہیں نہیں، بلاد روم کی مسجدوں کی قطع کی معلوم ہوتی ہے۔ (۲۱۰)

مسجد اکبر آبادی[۱]

اسے دلی کے فیض بازار میں نواب اعزاز النساء بیگم عرف اکبر آبادی بیگم زوجۂ شاہجہاں نے ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ء میں بنایا تھا، اس کا طول ۶۳ گز اور عرض ۱۷ گز تھا اس کے تین برج اور ۷ در ہیں، سنگ سرخ سے بنائی گئی تھی، اس میں ایک چبوترہ ۶۳ گز لمبا اور ۷/۵ گز چوڑا تھا اس کے آگے سنگ سرخ کا ایک حوض ہے مسجد کا صحن ۱۵۴ گز لمبا اور ۱۰۴ گز چوڑا ہے، اور اس کے گرد طالب علموں کے رہنے کیلئے حجرے بنے ہوئے ہیں (۲۸۷)

مسجد سرہندی

یہ مسجد لاہوری دروازے کے باہر اب تک موجود ہے، اسے سرہندی بیگم زوجہ شاہجہاں نے ۱۰۶۰ھ

---

[۱] مسجد کے کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دو سال کے عرصہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ میں بنی تھی یہ مسجد غدر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ہاتھ برباد ہوئی اس میں شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے مقیم رہ کر ۱۲ سال میں اپنا ترجمہ تفسیر قرآن مکمل کیا تھا، اس میں حضرت سید احمد شہیدؒ کا قیام تھا یہاں وہ حضرت شاہ صاحبؒ کے زیر تربیت تھے۔ (مترجم)

میں بنایا تھا، یہ مسجد سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے۔ (۲۸۷)

مسجد اورنگ آبادی

یہ دلی میں پنجابی کٹرہ کے اندر ہے اس کو اورنگ آبادی بیگم زوجۂ عالمگیر نے اندازاً ۱۱۱۴ھ سنہ ۱۷۰۲ء میں بنایا ہے، یہ بھی سراپا سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے، اس کے حوض کے صحن میں نہر کا پانی آتا ہے۔

مسجد عیسیٰ خاں[۱]

یہ مسجد عیسیٰ خاں کے مقبرہ کے پاس ہے، اس مسجد کو عیسیٰ خاں نے ۹۵۴ھ سنہ ۱۵۴۷ء میں اسلام شاہ کے وقت میں مقبرے کے ساتھ بنایا ہے، یہ مسجد صرف چونے اور پتھر سے بنی ہے، محرابوں میں کہیں کہیں سنگ سرخ کا بھی استعمال ہوا ہے (۲۴۷)

مسجد درگاہ قطب صاحبؒ

یہ قطب صاحبؒ کے مزار کے پاس ہے، اس مسجد کے تین درجے ہیں، پہلا درجہ دو محراب کا کچا ہے، صرف مٹی کا اس درجہ کو حضرت قطب صاحبؒ نے خود بنایا تھا، ۹۵۶ھ میں سلیم شاہ کے وقت میں اس کچے درجے کے آگے ایک اور درجہ بنا، اس کے بعد سنہ ۱۱۳۰ھ سنہ ۱۷۱۷ء میں فرخ سیر نے اس کے آگے ایک تیسرا درجہ بنایا، اسکی پیشانی پر تاریخ لگائی جس کا مادۂ تاریخ "بیت ربی مستجاب" ہے۔

مسجد قلعہ کہنہ

شیر شاہ نے سنہ ۹۴۸ھ سنہ ۱۵۴۱ء میں اس مسجد کو پرانے قلعہ کے اندر شمالی دیوار کے متصل بنایا، اس

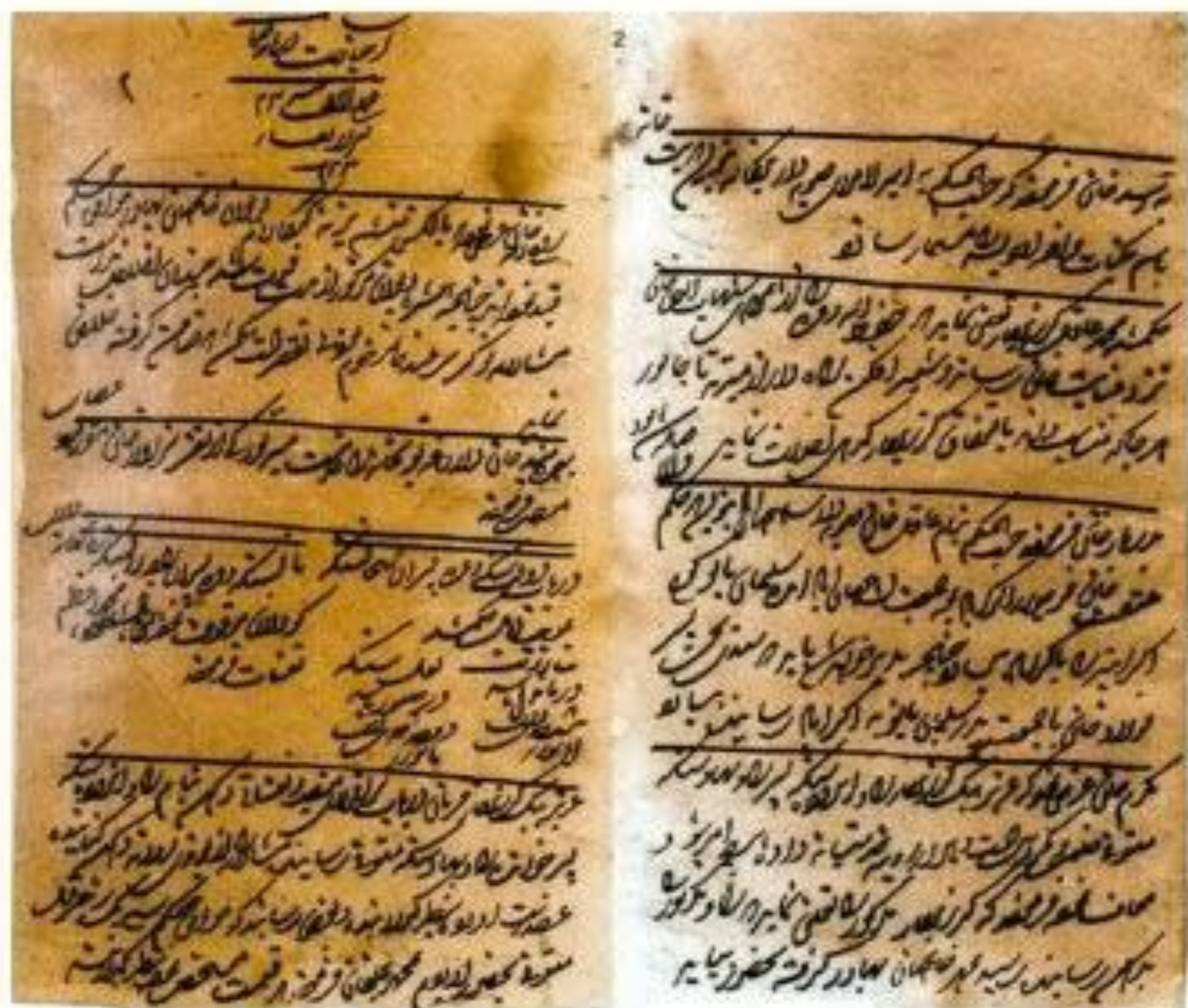
---

[۱] یہ عیسیٰ خاں پٹھان سلطنت خصوصاً اسلام شاہ کے بڑے سرگرم امراء میں تھے، ان کا مقبرہ عرب سرائے کے پاس ہے (مترجم)

سال دوازدهم   صفر ۱۰۸۹ هـ

بعرض خداوند دین پرور رسید که در صوبهٔ
تهته و ملتان خصوص بنارس برهمنان بطالت
نشان در مدارس مقرّر بتدریس کتب
باطله اشتغال دارند و راغبان و طالبان
از هنود و مسلمان مسافتهای بعیده طی نموده
جهت تحصیل علوم شوم نزد آن جماعهٔ گمراه
می آیند احکام اسلام نظام بناظمان کل
صوبجات صادر شد که مدارس و معابد
بی دینان دستخوش انهدام سازند و
بتاکید اکید طور درس و تدریس و
رسم شیوع مذاهب کفر آیینان براندازند

مآثر عالمگیری ، ۸۱



38. Orders for the demolition of Jagannath Temple, Orissa.

Siyaha Akhbarat-i-Darbar-i- Mu'alla, Julus 24, Jamadi I, 23 / 1st June 1681.

"The Emperor ordered Asad Khan to send hasbu 'l-hukm to Amir-ul-Umara, the Subedar of Bengal, to demolish the Temple (but-khana) of Jagannath in Orissa."

دولتی

اخبارات کرمان

بسم الله (۲)

منشی باشی

امروز یکشنبه ۲۳ شهر [illegible] روز [illegible] اخبار حکام فرموده

به سعد خانی فرمودند حسب الحکم به گماشته راجه لکم سنگه که در [illegible] شیخ [illegible]

که متحاشر موضع [illegible] متصل [illegible] مستمر [illegible] جوار خان [illegible] فرموده

سردار [illegible] ترتیب [illegible] فوجداران جهت [illegible] از تعمیر [illegible] سنگه

مقرری جهان [illegible] ذات یکصد سوار [illegible] افزاید [illegible] ذات [illegible] صد سوار اضافه فرموده

از اصل و اضافه [illegible] ذات [illegible] سوار [illegible] سنگه فوجدار [illegible]

[illegible] ذات [illegible] صد سوار [illegible] ذات یکصد سوار کم نمودن

تعینات دکن فرموده

عالم [illegible] خانی مقرر [illegible] صد [illegible] بود

[illegible] اضافه فرموده

مالسنگه [illegible] سنگه [illegible] فوجداران [illegible] سنگه [illegible]

خالصه

محمد کاظم [illegible] فرمودند [illegible]

سال بیست و دوم سنه ۱۰۹۰

بیست و چهارم شهر ربیع الآخر خانجهان بهادر از جودهپور

بعد از انهدامِ بتخانها و آوردنِ چندین عرابه بار

اصنام بپارگاهِ اسلام انتظام شرفِ استلامِ

عتبهٔ عرش رتبه دریافت - موردِ تحسین و

آفرین گردید - حکم مطاعِ دینداری شعاع

بعزِّ صدور پیوست که اصنام را که اکثر مرصّع و طلایی و نقره‌ای و برنجی و

مسی و سنگی بود در جلوخانهٔ دربارِ عالم مدار

و زیرِ زینهای جامعِ جهان نما بیندازند که پامال

باشند - مدّتها افتاده بودند تا نام و نشان نماند -

مآثرِ عالمگیری، ۱۷۵ -

اخبارات دربار معلی

۲

سال ... جلوس
سنه ۱۸۸۲

به جواهر چند داروغه سلحداران فرمودند که اکثر سپاه جالندهر
در راه می آیند بشمار نمودنی

محصلان از جان عرض نمود که ملک سنگه داروغه ... برادر
کاسی سنگه بی تقصیر را اوشان حکم شد که بیاوردن کم معاف
محل تشتها نشستند

بیلدار	توپ خانه	اسکره	کرکه
شتر سواری	دو مصدی	جو دی	دو مصدی
۵۰	جو دار	...	بیت
سپه سنگه	رحمن سنگه	جیچند	جو دها سنگه
خارجی	جو دی	خارجی	دو مصدی
جو ع	ع	ع	ع

10. Aurangzeb issues orders for demolition of Hindu Temples throughout the Empire (9th April, 1669)

औरंगज़ेब का साम्राज्यभर में हिन्दुओं के मन्दिरों व शिक्षा केन्द्रों को व्यापक रूप से नष्ट करने का आदेश (9 अप्रैल, 1669 ई.)

سال دوازدهم سنه ۱۰۷۹ھ

بعرض خداوند دین پرور رسید که در صوبه
تهته و ملتان خصوص بنارس برهمنان بطالت
نشان در مدارس مقرر بتدریس کتب
باطله اشتغال دارند و راغبان و طالبان
از هنود و مسلمان مسافتهای بعیده طی نموده
جهت تحصیل علوم شوم نزد آن جماعه گمراه
می آیند احکام اسلام نظام بناظمان کل
صوبجات صادر شد که مدارس و معابد
بی دینان دستخوش انهدام سازند و
بتاکید اکید طور درس و تدریس و
رسم شیوع مذاهب کفر آیینان براندازند
مآثر عالمگیری، ۸۱

Exhibit No 9

General Order for the Destruction of Temples

(9th April 1669)

"The Lord Cherisher of the Faith learnt that in the provinces of Thata Multan and especially at Benaras the Brahmin misbelievers used to teach their false books in their established schools, and their admirers and students, both Hindu and Muslim, used to come from great distances to these misguided men in order to acquire their vile learning. His Majesty, eager to establish Islam issued orders to the governors of all the provinces to demolish the schools and temples of the infidels, and with the utmost urgency put down the teaching and the public practice of the religion of these unbelievers."

Note: This is not the only instance when Aurangzeb prevented the Muslims from acquiring knowledge and wisdom of the Hindu philosophical works and other Sanskrit and Bhasha classics, or sharing spiritual and intellectual experience, and thus stifled the process of fusion, or at least bridging of the gulf between the two creeds with very different approaches, principles, values, levels of intellectual attainments and period of evolution of ideas. A general order of this type to put down the teaching and public practice of religion by the Hindus was used as a ground to demolish some of the most venerable shrines of India during the next few years, but despite the severe and comprehensive nature of the order, it failed to wrest from Banaras its unique prestige and position as the chief centre of learning of the Vedas, Dharmashastras, the Six Systems of Philosophy, Sanskrit language and literature, and Astronomy.

9. औरंगजेब का सामान्य आदेश जो हिन्दुओं के शिक्षा केन्द्रों व मन्दिरों को ध्वंस करने का आदेश (9 अप्रैल 1669)

76-2

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] بازیافت نماید [illegible]

قیمت [illegible]

[illegible] باقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حاجی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Exhibit No. 19

سال بیست و دوم — سنه ۱۰۹۰

بیست و چهارم شهر ربیع الآخر خانجهان بهادر از جودهپور
بعد از انهدام بتخانها و آوردن چندین عرابه بار
اصنام بپایگاه اسلام انتظام شرف استلام
عتبه عرش رتبه دریافت. مورد تحسین و
آفرین گردید. حکم مطاع دینداری شعار
بعز صدور پیوست که اصنام را و شان خذلان
نشان را اکثر مرصع و طلایی و نقره‌ای و برنجی و
مسی و سنگی بود در جلوخانه دربار عالم مدار
و زیر زینهای جامع جهان نما چیده اند تا همیشه پامال
باشد. مدتها افتاده بود تا نام و نشان نماند.
مآثر عالمگیری، ۱۷۵ -

Aurangzeb orders cart-loads of idols brought from Jodhpur to be cast under the steps of Jama Masjid (May 1679)

On Sunday, the 24 Rabi II / 25th May 1679, Khan Jahan Bahadur came from Jodhpur, after demolishing the temples and bringing with himself some cart-loads of idols, and had audience of the Emperor, who highly praised him and ordered that the idols, which were mostly jewelled, golden, silvery, bronze, copper or stone, should be cast in the yard (jilaukhanah) of the Court and under the steps of Jama Masjid to be trodden on. They remained so for some time and at last their very names were lost."

Note: There was no limit to the uncivilised conduct of the Muslim troops in Marwar during the war which started in 1679 following the resumption of Marwar. Aurangzeb's handling of the situation after the death of Maharaja Jaswant Singh in the Kabul Subah in 1679, rekindled in his heart the dormant fire of vengeance towards the Maharaja, and his whole plan was to eliminate the Rathors as a major power in Rajputana. The treatment of the idols brought from the temples of Marwar showed the level of degradation to which people can descend under the influence of religious rigour, but for an Emperor whose majority of the subjects respected and worshipped these idols, it was an unpardonable act and reflected poorly on his religious beliefs.

19. जोधपुर (मारवाड़) से गाड़ियों में भरकर लाई गई मूर्तियों को जामा मस्जिद की सीढ़ियों के नीचे दबाने का औरंगज़ेब का आदेश (मई 1679)

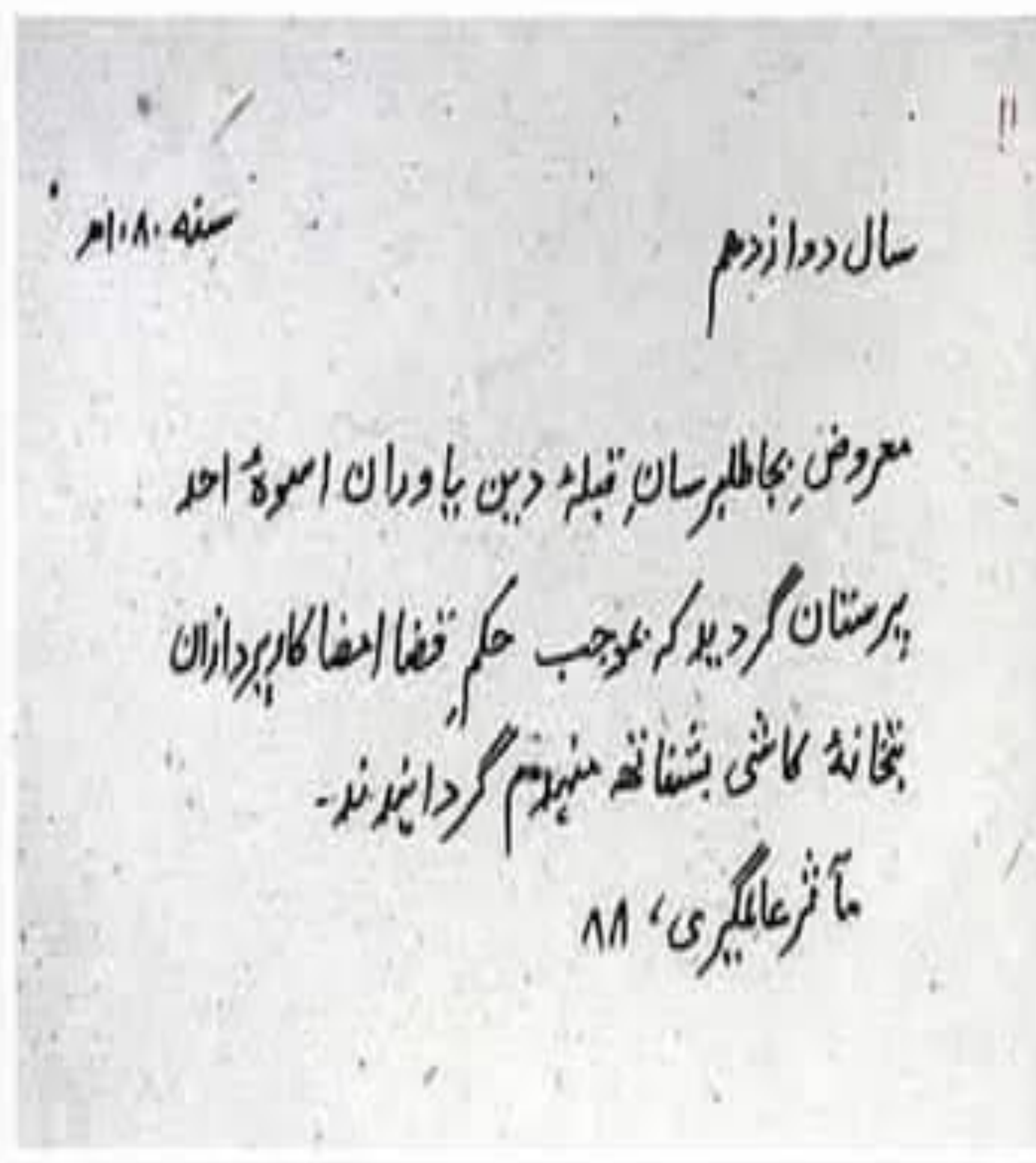
Exhibit No. 23: Orders for the destruction of temples on the bank of Maharana's lake, Udaipur. Siyah Akhbarat-i-Darbar-i-Mu'alla Julus 23, Zilqad 29 / 23rd December 1679.

"Yesterday, Yakka Taz Khan and mimar (architect or mason) Hira brought before the Emperor the tarah (plans or designs) of the temples built on the bank of Rana's lake and submitted that at a distance of about five kos, there was another lake also. It was ordered by the Emperor that Hasan Ali Khan, Ruhullah Khan, Yakka Taz Khan, Ibadullah Khan and Tahavvara Khan should go and destroy the temples".

+2

[illegible]

This exhibition mounted by FACT - India contains, and is based on Firmans, original edicts in Persian issued by Aurangzeb, preserved at the Bikaner Museum, Rajasthan, India



سنه ۱۰۸۰ھ

سال دوازدهم

معروض بجا طلبرسان قبلهٔ دین پاوران اسوهٔ احد پرستان گردید که بموجب حکم قضا امضا کارپردازان بتخانهٔ کاشی بشتافته منهدم گردانیدند.

مآثر عالمگیری، ۸۸

Exhibit No. 11: Demolition of the temple of Viswanath (Banaras). August 1669 A.D.

It was reported that, "according to the Emperor's command, his officers had demolished the temple of Viswanath at Kashi". (Maasiri-i Alamgiri, 88)

Note:

Kashi is one of the mort sacred towns in India and reference to the worship of Shiva as Vishveshvara goes back to very early times. Kashi itself enjoys highest sanctity since times immemorial. According to the Puranas, every foot-step taken in Kashi Kshetra has the sanctity of making a pilgrimage to a tirtha. Lord Vishvanatha is regarded as the protector of Kashi and the belief is that one earns great religious merit by having darshana (view) of the deity after having bathed in the Ganges. After destruction of the temple on Aurangzeb's orders, a mosque (Gyanvapi Masjid) was built which still stands there as a testimony of the great tolerance and spirit of forgiveness of the Hindus even towards those who had for centuries desecrated and destroyed their temples and other places of worship and

Exhibit No. 43

Rs.4 to a Hindu male and Rs.2 to a Hindu female on conversion

Siyah Akhbarat i Darbar i Mu'alla

Julus (R.Yr.) 28 Jamadi I, 12 / 7th April 1685

"(The Emperor) ordered Jumadat ul Mulk to write to all the Faujdars and Diwans of the kingdom that each Hindu male who becomes a Musalman is to be given Rupees four and each Hindu woman Rupees two as fixed by us, from the treasury of the place by way of inam.

Those who become Musalman out of devotion for Din (Islam), in their case the award of money in future be stopped."

Note: The amount offered as an inducement for conversion was substantial and amounted to almost one month's wages of a worker in case of a Hindu male.

The document forms one of the most unabashed statements and the severest indictment on the methods adopted for spreading Islam in India, and this was being done even more than four hundred after the establishment of Muslim rule in India (c. 1200 A.D.)

43. मुसलमान बनने पर प्रत्येक हिन्दू पुरुष को चार रुपये व हिन्दू स्त्री को दो रुपये स्थानीय खजाने से दिये जावें औरंगजेब का आदेश
(7 अप्रैल 1685)

مآثرِ عالمگیری

سُلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازیؒ

کی

پچاس سالہ حکومت کے حالات

مُصنّف

محمد ساقی مستعد خاں

مُترجم

محمد فدا علی طالب

بُک لینڈ

۱۲ محمد بلڈنگ

بندر روڈ، کراچی ۱

ٹیلیفون ۳۶۱۰۹

LINK

HINDU TEMPLES

WHAT HAPPENED TO THEM

VOLUME I

A Preliminary Survey

Compiled and Edited by

SITA RAM GOEL

HINDU TEMPLES

WHAT HAPPENED TO THEM

VOLUME II

The Islamic Evidence

SITA RAM GOEL

ہمارے واہٹس ایپ پر
رابطہ کرنے پر
کتابیں بھیج سکتا
ہوں

قرآن کی ماں
مندائیت مزہب کی
کتاب گنزا ربّا

This Ginza Rba is the Fourth Translation of the holy book of the Mandaeans in Arabic.



هذه هي الترجمة الرابعة لكتاب المندائيين المقدّس

گينزا ربّا

- %N100 مخطوطة الشيوخ المندائيين الناصورائيين
- الترجمة الرابعة هي ترجمة حرفية أمينة عن المخطوطات الأزلية الموروثة دونما حذف أو تزوير.
- تحتوي على مقارنة النص المندائي مع نصوص مندائية وأجنبية.
- لأول مرة في التأريخ المندائي القديم والحديث: هذه الترجمة تحتوي على النص الآرامي-المندائي بكامله بالحروف العربية.
- هذه ترجمة متوازية بأستعمال الأرقام.
- لأول مرة أيضاً تحتوي على إشارات الى سهوات النساخ.
- تحتوي على إشارات الى الأصول الآكدية في اللغة المندائية والسهوات مدونة باللغة العربية.
- هذه الترجمة تغني القارئ المندائي والعربي عن كلّ الترجمات التي سبقتها من حيث الدقة والشمولية!

LIVING WATER BOOKS



واہٹس ایپ پر رابطہ کرنے
پر کتابیں بھیج سکتا ہوں
میرا واہٹس ایپ نمبر
میری کتابوں پر
موجود ہے

ہماری ویب سائٹ



haqobatil230001india.in


HAQ O BATIL

230001 INDIA

محمد عارف الدین



+91 9838547733
dewhameed.29292@gmail.com




LINK HERE 

http://haqobatil230001india.in/

قرآن کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

تورات ،زبور و انجیل اور
اُن کے نبیوں کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

اہل ہنود کا شیو مزہب
ابراہیمی مزہب کی ہی ایک شاخ